خوشتر آن باشد کہ سرِّ دلبران
گفتہ آید در حدیثِ دیگران

سوانحِ عُمری مولٰنا آزاد

مصنفِ خیالاتِ آزاد کی جدید تصنیف

جس مین

شوخ طبع مصنف نے مولٰنا آزاد کی آڑ مین نئی روشنی کے چلتے پُرزون کے خوب خوب
پُرزے اُڑاے ہین

مولوی سیّد محمد عبد الغفور شہباز کی حسنِ تصحیح سے

صبح صادق پریس مین چھپی

۱۸۹۱ء

عظیم آباد

اشتہار

کتب زیرِ ترتیب

(۱) خیالاتِ آزاد کا دوسرا حصہ متضمن مضامین متعدد و اخلاق آگین۔ تفصیل مضامین یہ ہے:۔
۶۔ مرغی بیمار و مرغی بخور + (سفارش) ۔ مسلمانون کا افلاس ۔
پرستار پرستی ۔ بنگالے مین شادی ۔ سبب مقدمہ بازی و خانہ بربادی ۔
ولایت کا سفر اور مسلمان طالب علم ۔ ولایت جانے کا مالیخولیا ۔ میلۂ چھتر
۶ ۔ اے ذوق دیکھ دخترِ رز کو نہ منہ لگا + (مذمت شراب خواری) ۔ ۶
پیری مین جوانی کے مزے یاد گئے + (بڑھاپے مین شادی) ۔ عشرت ہے
آفت ہے مصیبت ہے ۔ یا قیامت ہے ۔ (بیویون کی مظلومیت) ۔ صوبہ بہار
اور رشوت ۔ بہار کے مسلمانون مین نکاح ثانی ۔ پیرِ من خس است اعتقادِ من بس است
(سریع الاعتقادی) ۔ حکام رسی اور نامور بننے کا شوق ۔ ہر کارے و ہر مردے ۔
فاجرہ عورتون کی محبت اور اُسکے نتائج ۔ کلکتہ مین مسلمانون کے ہوٹیل کی
ضرورت ۔ جیسا دیس ویسا بھیس ۔ جہان کلبی آثار عیش ہے ۔ ایک مسلمان انگریزی دان
طالب العلم کے زمانہ تحصیل کے حالات و خیالات ۔ بعض میان جی بھی غضب کے ہوتے ہین
میراثن ۔ عالی خاندانی ۔ مفت [illegible] بادگفت ۔ تو بے کسبی ہو گیا یا یا
لعنۃ اللہ علی داخل النسب و علی خارج النسب ۔ لباس انگریزی کے فوائد ۔
دعوت ہے یا عداوت ہے ۔ پان [illegible] الیون سے آفتِ جان ہے
حقہ حاضر ہے ۔ دل لگی ۔ [illegible] سلام

(۲) **نوابی دربار** ۔ ایک سادہ لوح نواب کے دربار مین وکیل مختار و رہی قسم کے اور اہل معاملہ کی دست برد ۔ پیرایۂ ظرافت ۔

(۳) **نوابی ہٹیل** ۔ کلکتے کے ہر طبقے کے چلتے پرزون کی خوش فعلیون کی ایک موثر اور دلکش تصویر ۔ پیرایۂ ظرافت ۔

یہ تین کتابین صاحبِ خیالاتِ آزاد کے قلم آزاد رقم سے ہین ۔

(۴) رباعیاتِ شہباز ۔ مذہب ۔ قدرت ۔ تعلیم ۔ تمدن ۔ اخلاق پر تقریباً تین سو نو طرز رباعیان ۔

(۵) فسانۂ سوزن ۔ ایک انگریزی تعلیمی ناول کا ترجمہ ۔

خوشتر آن باشد کہ سرّ دلبران
گفتہ آید در حدیثِ دیگران

سوانحِ عمری مولانا آزاد

مصنفِ خیالاتِ آزاد کی جدید تصنیف

جس مین

شوخ طبع مصنف نے مولانا آزاد کی آڑ مین نئی روشنی کے چلتے پرزون کے خوب خوب

پرزے اڑاے ہین

مولوی سید محمد عبد الغفور شہباز کی حسنِ تصحیح سے

صبحِ صادق پریس مین چھپی

سنہ ۱۸۹۱ء

عظیم آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ سوانح عمری مولانا آزاد

جہان افروز صانع نے جن لوگون کی جہان نما آنکھون کو عقل کی روشنی سے چمکایا ہی وہ دیکھتے ہون گے کہ نئی روشنی ہندوستان کو کس قسم کا حیرت افزا تماشا دکھا رہی ہی۔ نئی روشنی سے ہماری مُراد وہ روشنی ہی جو انگریزی تعلیم اور انگریزی تمدّن کی میجک لینٹرن ہم لوگونکی سوسائٹی کو بخشتی ہی۔ چالیس برس پیشتر یہ روشنی بہت ہی دُھندلی تھی مگر رفتہ رفتہ اِس نے وہ تعجب خیز تابانی اور درخشانی پیدا کی ہی کہ اب تو بعض وقت یورپ کے روشن خیالون کی آنکھین بھی دیکھہ کر خیرگی کرنے لگی ہین۔

لیکن کیا یہ تعجب کی بات نہین کہ اس روشنی مین نہ تو ہم اُن کیل پُرزون کو

دیکھ سکے جو یورپ کی کلبون - بیلون - اسٹیمرون - اور گھڑیون وغیرہ
مین لگے ہین - نہ اُن مقاصد کا پتا لگا سکے جو اہلِ یورپ کو تفتیش و
تلاش اور تحقیق و مشاہدہ کے کوچون مین دوڑاے پھرتے ہین - نہ اُن
اخلاقِ قومی و شخصی کی تمیز کر سکے جن سے شایستہ قومون کے ہر فرد کو
مہذب ملکون مین وہ رتبہ حاصل ہے جو کسی سُڈول اینٹ یا پتھر کو
کسی شاہجہانی عمارت مین ہو؟ - مہذب دنیا مین علوم اس غرض سے
زیادہ تر پڑھے جاتے ہین کہ اُن سے جس قدر عملی فائدے حاصل ہونے
ممکن ہون سب حاصل کیے جائین - یہان چونکہ مدتون سے ہم لفظی
نزاعون اور بے معنی کج بحثیون کے عادی ہو رہے ہین علوم کا مصرف
ہم نے یہ سوچا کہ جس طرح بعض کاہل اور نکمے حضرات مُرغ اور
بٹیر لڑایا کرتے ہین آؤ ہم مذہب اور سائنس ہی کو بیٹھے لڑایا کرین -
حاصل یہ کہ علوم کی مدد سے ہم نے کوئی صنعت تو ایجاد نہین کی
کوئی نیا جدید آلہ تو نہین نکالا - بلکہ کیا تو یہ کیا کہ غیر محسوس طور پر ایک
دہریت کی عمارت کھڑی کر دی - عقائد کا فساد اپنے ساتھ اخلاق کی
خرابی لایا - علم کی زیادتی اور مہذب اقوام کی سراپا پالیسی صحبت نے
مکر و فریب اور حیلہ و دغا کے نئے نئے رستے بتاے اور بد ذاتی
اور شرارت اور بدنیتی اور خباثت کے لیے ذہانت نے نئے نئے پُر شوکت

الفاظ تراشے۔

مولانا آزاد مصنفِ خیالاتِ آزاد کے بندۂ خاص جن کے سوانح عمری
کے یہ چند اوراق زندہ دل پبلک کو شاید مدتون محظوظ رکھین گے
اِس قسم کے خام خیالانہ عقائد۔ مہذب مکر و فریب۔ اور شرارت
دربغل مصطلحات اور الفاظ کا ایک کافی ذخیرہ اپنی تحویل مین رکھتے
ہین۔ نئی روشنی کے جدید تربیت یافتہ حضرات کا آپ ایک فرمائشی
نمونہ ہین۔ ان کی تاریخ زندگی واقع مین نئی روشنی کی تاریخ ہے
کہ پچھلے چالیس برس مین علی العموم اس نے نئے تربیت یافتہ حضرات
کے عقائد اور خیالات پر کیا اثر ڈالا۔ اُن کے طریقہ کسب معاش
مین کیا کیا انقلاب پیدا کیے۔ سوسائٹی کے فریم کو کس طرح بدلا۔
طریقۂ زندگی اور اوضاعِ لباس و پوشاک مین کیا ترمیم کی۔ دیانت
اور ایمان داری شرافت اور انسانیت کے مفاہیم اور معانی مین
کیا کیا باتین بڑھائین۔ تہذیب جدید کے تقاضون سے تازہ تازہ
ضرورتون اور تکلفاتِ زندگی اور ساز و سامانِ عیش و راحت کے
حلقے کو کس قدر وسیع کیا۔ خود غرضی۔ نفس پرستی۔ غرور۔ تن
آسانی۔ خود نمائی۔ خود بینی اور اسی قسم کے اور بیہودہ اخلاق کے
مہذب طور سے برتنے اور ان پر نو تراشیدہ مہذب الفاظ کی آڑ مین

فخر کرنے کے کیا کیا ڈھنگ ایجاد کیے - نئی روشنی کی تاریخ اس شرح وبسط کے ساتھ اور اس قدر دلچسپ اور دل آویز پیرایے مین شاید کہین قلم بند نہین ہی اور اس لحاظ سے قابل مصنّف کے نہ فقط ادیب نکتہ رس احسان مند ہون گے بلکہ تفتیش دوست مؤرخ اور کاوش پسند وقائع نگار بھی شکر گزار رہون گے -

مصنّف کی بے نظیر قوّتِ انشا پردازی - اُن کی عمیق قوّتِ مشاہدہ - اُن کا وسیع اور صحیح تجربہٗ دنیا - اُن کی غامض مردم شناسی اُن کی جبلّی شوخیِ طبیعت - اُن کی ہر روشِ زندگی مین حکیمانہ شرکت اُن کی ہر طبقہ ناس سے بالخصوص معاشرت صفحے صفحے سے ظاہر ہے - سوانح عمری کے اوراق کے دیکھنے سے ناظرین بصیرت قرین پر یہ بات صاف روشن ہوجاے گی کہ مولنا آزاد جیسے ہشت پہلو خصال اور متضاد خیال اور کج باز اولوالعزم اور بے اصول با اصول کے خیالات کی تصویر قلم سے اس خوبی کے ساتھ کھینچنا اور مختلف پیشون اور مشغلون کے اسٹیج پر ایک فرضی اور خیالی شخص سے اس لطف کے ساتھ مختلف مشکل پارٹ کامیاب طور پر ایکٹ کرانا اُسی شخص کا کام ہی جس نے مکتبِ تجربہ مین برسون دستِ تفتیش سے کتابِ انسانی کی ورق گردانی کی ہو اور ازلی

قوتِ مطالعہ کی مدد سے ہر فصل اور ہر باب کے دقیق مطالب کو
اُستادِ عقل کے آگے اچھّی طرح حل کیا ہو۔ عربی کا یہ شعر گویا مصنّف
کی زبان حال سے ہے:۔

اذا ما الناس جرّبہم لبیبٌ   فانّی قد اکلتھم وذاقا

اعلیٰ درجے کے رفارمر سے لے کر ادنیٰ درجے کے اسکول کے لونڈے
تک اور لمبی چوڑی مشیخت والے واعظ اور مُلّا اور پیر زادے سے
لے کر تیلی دال کے کھانے والے ٹٹ پونجیے طالب العلم تک ان کے
تجربے کے وسیع ایوان میں مخلّی بالطبع نظر آتے ہیں۔ داغ نے
جہاں کہیں کہا ہے انھی کی زبانِ فصاحت ترجمان سے کہا ہے:۔

مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں   جلوے مری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں

سوانح عمری مولانا آزاد حقیقت میں ایک ہزار غرفہ قصرِ رفیع الشان ہے
جس کے ہر غرفے سے ایک نئی خصلت اور نئے خیال کا آدمی آزادانہ
جھانک رہا ہے۔ کج طینت مارواڑی۔ وسیع الاخلاق کسبی۔ سریع
الاستحالہ اسکولی لونڈے۔ سرگرم اور پُرجوش برھمو مذہب کے کنورٹ۔
روشن خیال ماسٹر۔ تربیت یافتہ حکام رس۔ نفس پرست واعظ۔
دُنیا ساز وکیل۔ شکم پرور میونسپل کمشنر۔ بد اصول آنریری مجسٹریٹ
ناعاقبت اندیش سیاہ فام حکام۔ استحصال بالجبری اڈیٹر۔ بگڑے

ہوے رفارمر - مہذّب شرابی - عالی ظرف تاڑی باز - فنافی النفس فناشاہی - تبسّم دیت عشوہ خون بہا . . شہید کون صاحب ہین کہ جو یہان تشریف نہین رکھتے ہ؟ - بقول نظامی علیہ الرحمہ قطعہ

این خرابات مُغان ست درون بندانند شاہد و شمع و شراب و شکر و نائے و سرود
ہرچہ در جملہ آفاق درین جا حاضر مومن و ارمنی و گبر و نصاریٰ و یہود

رفارم کہ بہ ظاہر عبارت ہی صلح کُل - مذہبی آزادی - آزادانہ عالی ظرفی - ترویج ہمدردی عام - اشاعت تعلیم - تعلیم نسوان - آزادیِ پردہ نشینان - توسیع وسائل کسب معاش - اہتمام حصول دُنیا - اصلاح طریقہ زندگانی - انتظام صحت عامہ - ریاضت جسمانی و دماغی وغیرہ سے اُس کی شوکت ظاہری اور شہرت بے معنی کا بھانڈا مصنف نے کس پُر لطف عملی طریقے سے پھوڑا ہی کہ بڑے سے بڑے متعصب رفارمر بھی پڑھ کر وجد کرنے لگین تو عجب نہین -

ہیڈرو تھک ٹریٹمنٹ اور گلونائزنگ سسٹم یہ دو لفظ دو نمایان نمونے ہین مصنف کی اعلیٰ قوّت ایجاد اور صیقل یافتہ سلیقہ معنی آفرینی کے - یہ دو لفظ نہین دو مختصر اور خوش نما مہذب منی بیگ ہین جن مین تجربے کے سکّے مُنہ تک بھرے ہین - بہت سے الفاظ ہین کہ کسی طرح دل سے نہین بھولتے جیسے ڈاکٹر ہینیسی کا سُرخ مکسچر - گوشت کا معرّق تاجر

شناشیدن کی شایستہ گری وغیرہ وغیرہ - بعض پھبتیاں بھی یاد ہی رکھنے کے قابل ہین مثلاً چھلی ہوئی کھوپری پر سمندر کی ٹری کوڑی کی - بعض تشبیہات مین طنطنہ کی سی شوکت - واشنگٹن ارونگ کی سی ظرافت - اور روانی کی سی بیتابی ہی مثلاً کسی شوہر بے دخل کی تشبیہ غیور مرغے سے - بعض استعارے بھی اسی طرح کے نادر اور نایاب ہین مثلاً نازک کا استعارہ بہاری گاے سے - اردو لٹریچر کو ناز کرنا چاہیے کہ اُس مین ایسی عمدہ تصنیف شریک ہوئی جس مین نہ فقط لطفِ زبان اور چاشنیٔ ظرافت ہی بلکہ نازک نازک مفاہیم کے ادا کرنے کے عجیب عجیب دلچسپ اور دلکش طریقے ایجاد کیے ہین - ہر ایک معمولی بات کے مذکور مین طریقۂ اظہار کے وہ وہ چوچلے ہین کہ ہر فقرے پر طبیعت پھڑک پھڑک جاتی ہی - فلرٹیشن یعنی

دیدار می نمائی و پرہیز می کنی | بازارِ خویش و آتشِ ما تیز می کنی

کے نزاکت در آغوش مفہوم کو پندرھوین حصے مین گرہ اور رکھیون کے پردے مین کس شیرینی کے ساتھ ادا کیا ہی - جن حضرات نے یوروپین خاتونون کے اِس خاص دقت طلب علمی ناز و کرشمے کو کیمیاوی تحلیل و ترکیب کے اصول پر اجمالاً و تفصیلاً دیکھا اور آزمایا ہوگا وہ سمجھ سکتے ہین کہ اس گُر مین تجربے کا قوام کس آب و تاب کے ساتھ کھپایا گیا ہی اور اُن رکھیون کے

نیش مین کس قسم کا لطیف شہد مذاقِ سلیم کے لیے ودیعت ہی۔

سوانح عمری کے مضامین کو اِس خاص طرزِ ادا سے مطلب کے ساتھ عجب متناسب طلسماتی تعلق ہی۔ شاید مولٰنا آزاد کے سوانح عمری کے لیے مطالب کے لحاظ سے اِس دل فریب طریقۂ انشا سے بہتر کوئی طریقہ ہو نہین سکتا تھا۔ طرزِ عبارت اور حالات مین ایک عجب طرح کا مفہومی لین دین قائم ہی کہ حالات کو طرزِ عبارت چمکا رہی ہی اور طرزِ عبارت کو حالات پھر وہ معاملہ اِس اعتدال کے زینے پر ہی کہ نہ تو مطالب عبارت کو گھسیٹ لے گئے ہین نہ عبارت مطالب کو۔ گویا دو متساوی القوّۃ اشخاص ایک دوسرے کو اپنی طرف برابر قوّت کے ساتھ کھینچ رہے ہین۔

خوش سلیقہ ظریف کا کمال یہ ہی کہ ہر چند کیسی ہی ہنسی کی بات کیون نہ ہو مگر اُس کے بشرے سے یہ نہ پایا جاے کہ وہ کوئی ہنسی کی بات کر رہا ہی۔ بعض ظریفون کی نقل یہان تک سُنی گئی ہی کہ گو لوگ اُن کی باتون سے لوٹتے لوٹتے فرش ہو جاتے تھے مگر کھلکھلا کر ہنسنا تو دور کی بات ہی کسی نے اُن کو جی کھول کر کبھی مُسکراتے بھی نہین دیکھا۔ مولٰنا آزاد کے سوانح عمری مین اِس پہلو پر عجب نستعلیق طور پر نظر رہی ہی۔ جہان جہان غایت درجے کی ظرافت ہی طرزِ بیان اِس قدر متین اور سنجیدہ ہی کہ معلوم ہوتا ہی قائل کو اُس کے مُضحک ہونے کا مطلق احساس

نہین - اِس قسم کی مصنوعی متانت مضمون کو عجیب معتدل اور مہذب عنوان سے شوخ کرتی ہی کہ عام وخاص ہر مذاق کو خوش گوار معلوم ہوتا ہی۔

کامل الفن مصور صحیفۂ فطرت کے مکھی نگار نقل نویس نہین ہوتے بلکہ اُس پُرمضمون وسراپا معانی صحیفے سے لطیف معانی منتخب کر لیتے ہین اور اُن کو پھر اِس جادو اثر طریقے سے انتظام اور ترتیب دیتے ہین کہ صنعت فطرت پر سبقت لے جاتی ہی اور فطرت صنعت پر ناز کرتی ہی۔ مولٰنا آزاد کی تصویر ایک کامل الفن معنوی نقّاش کی اُستادی اور کمال کا حیرت انگیز نتیجہ ہی۔ عالمِ فطرت مین شاید مشکل سے کوئی فرد ایسا نکلے جس مین تمام صفات وکمالاتِ صوری ومعنوی مولٰنا کے جمع ہون گو فرداً فرداً ہر صفت اور ہر کمال کا وجود عالمِ خارج مین متحقق ہو۔ اُستادی فقط اِن صفات اور کمالات کے خاص انتظام مین ہی اور اِس انتظام کا کمال یہ ہی کہ فطرت کو صنعت کا دھوکا ہوتا ہی اور صنعت کو فطرت کا۔

گو بُری ہی باتین ہون مگر جب ایک شخص کو اُن باتون مین صاحبِ کمال پاتے ہین تو ہم بالطّبع اُس کی دل مین حیرت اور تعجب کی ادا سے عظمت کرنے لگتے ہین۔ حکیم سوزنی۔ عبید زاکانی۔ مُلّا دوپیازہ۔ جعفر زٹلی۔ اشرف کوکا۔ انشاء اللہ خان ان لوگون کے

چٹنے دہبجے کے مسخرے ہونے مین کس کو کلام ہی مگرجون کہ مسخرہ مین کمال رکھتے تھے ہم خواہ مخواہ اُن کے مداح ہین۔ گویا مدحت ہر قسم کے کمال کا خراج ہی ؎

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی   کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

مولنٰا آزاد کے حالات کو اوّل سے آخر تک پڑھ کر شاید متعصب سے متعصب آدمی بھی اس خیالی خراج کو روک نہین سکتا۔ کیا یہ کم تعریف کی بات ہی کہ مصائب ہین کہ برابا ندھے چلے آتے ہین اور جوان ہمت نہین ہارتا

ع اگر کوہ جُنبد نجنبد ز جاے ؂

ہر مصیبت پہلے سے زیادہ اولوالعزم بناتی ہی اور ہر آفت ہمت مین نیا جوش پیدا کرتی ہی۔ گویا واقعات کے اکھاڑے مین مصیبت اولوالعزمی پر نئے نئے پیچ کس رہی ہی اور اولوالعزمی اُسی جوش کے ساتھ برابر کاٹ کرتی جاتی ہی۔ گو اخیر مین شکست ہوئی مگر جب بھی خم ٹھونکنے کو طیّار ہی گویا پیٹھ زمین سے لگی ہی نہین۔ ہر زینہ مصیبت ہمارے دل مین غیر محسوس طور پر ایک خاص قسم کی نیم جوش ہمدردی پیدا کرتا ہی یہان تک کہ اخیر مصیبت پر ہم کسی قدر بے اختیارانہ بے قرار ہو جاتے ہین لیکن بہ قولِ مشہور:۔

تو مرسی تو اسے موسس۔

اِس مذہبی اور اخلاقی بنیاد کے ڈھانے والے چوہے کے حالِ زار پر
ہم زیادہ دیر تک رحم کی نگاہ سے نہین دیکھ سکتے - وہ ہمدردی کا
بے اختیارانہ جوش فورًا انتقام کے پُرلذت اور تیز وتند سرجوش
کے ساتھ مبدّل ہوجاتا ہی اور اِس سرجوش سے جو سرخوشی ہم کو
حاصل ہوتی ہی گویا اُسی کے خوش کیف عالم مین ہم کتاب کو جوش
وخروش کے ساتھ تمام کرتے ہین -

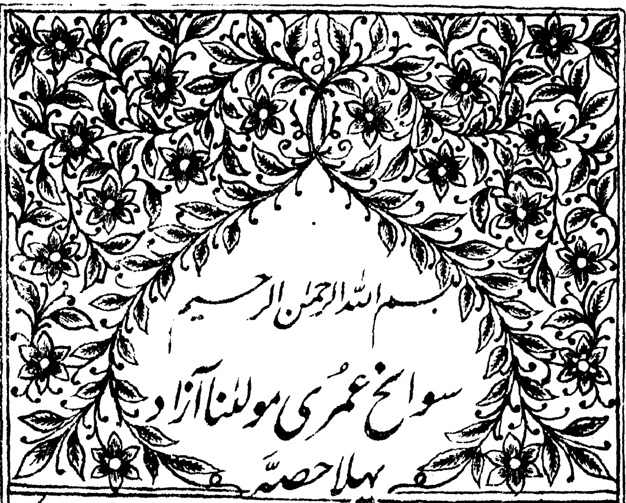
مصنّف کی کُہنہ مشقی - پختگیِ تجربہ - وُسعتِ معلومات - اور
حاضر نگاری کا اِس سے اندازہ کرنا چاہیے کہ جن دنون سوانحِ عمری
کے مختلف حصّے وہ اودھ پنچ کے کالمون کے لیے عنایت کرتے
تھے کسی حصّے کے لکھنے مین تین روز سے زیادہ وقت نہین لیا
اور کسی روز چار گھنٹے سے زیادہ نہین لکھا - اکثر حصّے دو گھنٹے
سے زیادہ کے لکھّے ہوے نہین ہین - اِس سے بعض اہل الرّاے
کے اُس خیال کی تکذیب ہوتی ہی کہ مقبول تصنیفین عمومًا بڑی کاوش
سے لکھّی گئی ہین اور مُدّتون کی محنت ومشقّت مین طیّار ہوئی ہین

ان ریمارکس کے ساتھ مین اِس مقدّمے کو تمام کرتا ہون
اور اُمّید کرتا ہون کہ جس طرح نقشِ اول (خیالاتِ آزاد) بنون
سے لے کر رنگون اور شملے سے لے کر فریح راک تک مقبول

ہوا یہ نقش ثانی بھی شہرتِ عام اور مقبولیتِ عالمگیر کا عزّت فرجام
تمغا پبلک کے قابلِ قدر خزانے سے حاصل کرے گا اور مُدّتون
ستارے کی طرح لٹریچر کی بلندی پر چمکتا رہے گا -

چوہٹا - باقی پور -
غرّۂ ماہ مارچ ۱۸۹۱ء

مقدّمہ پرداز
محمّد عبدالغفور شہباز



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوانح عمری مولانا آزاد

پہلا حصہ

سوانح عمری اگر صداقت - راستی - آزادی - نیک نیتی اور بے غرضی کی
روشنائی سے لکھے جائین تو اُنکے فوائد ہر زمینۂ خیال سے اسقدر کثیر اور
پُرتاثیر ہین جنکا حصر کرنا قریب قریب محال ہے - حق یہ ہے کہ اُنکی مفید اثر
افشانی سے کسی قسم کی طبیعت محروم نہین رہ سکتی - یہ کچھہ ضرور نہین کہ کسی
بڑے نامی گرامی یا لائق فائق شخص ہی کے سوانح عمری دلچسپ و مفید ہون
اور گمنام اور غریب اور بے علم آدمی کے سوانح عمری سے کوئی عمدہ اور پُراثر
نتیجہ نہ نکلے - خدا جانے سوانح عمری کے متعلق کتنی کتابین سارے دفاتر آج
دُنیا مین موجود ہین اور روزانہ ممالک بیضان اور دیگر تہذیب یافتہ ملکون
مین اِس قسم کی نہین معلوم کِتنی تصانیف ہو رہی ہین - بہت سے نامی اور
قابل لوگون نے اپنی زندگی مین اپنے سوانح عمری ایک زمانۂ معیّن تک لکھی ہین

بسا اوقات بعض دوستون نے اپنے دوستون یا اپنے ملک کے کامل لوگون کے سوانح عمری اُنکی زندگی مین تحریر کیے ہین - اکثر نامی لوگونکے مرنے کے بعد اُن کے سوانح عمری قابل لوگون نے سرکاری کاغذات اُنکے ذاتی روزنامچے خانگی نامۂ وپیام اور اُنکے دوستون سے اُنکا حال دریافت کرکے قلمبند کیے ہین - یہ تین مرّوج طریقے سوانح عمری لکھنے کے ایسے ہین جنکے حلقے سے شاید ہی کوئی سوانح عمری کے متعلق تصنیف خارج ہو - جہانتک ہمارا محدود تجربہ ہے اُسکے مطابق ہم بخوبی یہ کہہ سکتے ہین کہ اِس قسم کی تصانیف اُس فرمایشی روشنائی سے بہت کم لکھی جاتی ہین جنکا ذکر سطور بالا مین ہوا - بعض کتابون مین بعض مقامات اُس روشنائی سے بھی لکھے ہوئے نظر آتے ہین -

زندگی مین یا مرنے کے بعد جو کسی کے سوانح عمری دوسرے کے قلم سے لکھے جائین تو اکثر ایسی کتابین گہری سُنہری روشنائی سے منقول ہوتی ہین ایسی کتابین واقعی کسی آزاد مصنف یا مؤلف کی کتابین نہین معلوم ہوتین بلکہ یون کہیے کہ کسی عاشق مصوّر کے قلم سے اُسکے معشوق کی عمدہ تصویرین ہین جنمین نہایت کوشش اور بڑی محنت سے ہر عیب کو چھپایا ہر نقصان کو کمال بتایا اور ہر ادنی سی صفت کو خوب چمکایا گیا ہے - اکثر ایسے مصنف مصور عاشقانہ بے خودی مین بلا قصد بھی ایسی بے توقیر تصویر کھینچکر دنیا کے

نگارخانے مین بے دھڑک لٹکا دیتے ہین اور اپنے فعل کے بُرے اثر سے غافل رہتے ہین - خود وہ لوگ بھی جو اپنے سوانح عمری کے متعلق واقعات کی تصویر آپ اپنے قلم سے کھینچتے ہین حتی الوسع اپنی عیب پوشی مین مشغول رہتے ہین اور نشۂ خودستائی کے ذلت انگیز اور صحت سوز خمار سے دوسرون کی آنکھ مین مہجور و ملول نظر آتے ہین - دوسرے کے قلم کو واقعی اکثر پوست کندہ حالات کے لکھنے مین بہت تامّل ہوتا ہی مگر جو شخص کہ خود اپنے سوانح عمری قلمبند کرتا ہو اُسکو ہماری راے مین بہت زیادہ دقّت نہین ہی - کسی کے مرنے کے بعد اُسکے سوانح عمری کے نیک اور بد دونون پہلوؤن کو قلم کے نشتر سے چیر کر اہل عالم کو دکھانا ایک نہایت بدمزہ اور دل آزار کام ہی اور اسی لیے اکثر بڑے بڑے لوگون کی خصلت اور واقعاتِ زندگی عموماً اور معاملاتِ خانگی خصوصاً ابتک آزادانہ راے اور مجوزانہ تفتیش کی میزان پر چڑھ نہین سکتے -

آزادی کا زور - حقانیت کا شور - ایمانداری کا جوش - اور انصاف پسندی کا خروش اگر آدمی کے دل مین ہو تو کبھی اپنے واقعی حالات اور سچّے سوانح عمری کے بیان کرنے مین اُسکو کوئی خیال - کوئی خوف - کوئی جوابدہی - کوئی علاقہ اور کوئی حیلہ ہو نہین سکتا اور ضرور وہ اپنے بدذات - خودغرض - اور پست ہمّت نفس پر غالب آسکتا ہی - ہر سچّے واقعۂ زندگی کے بیان مین

ایک تازہ لذت اور ہر ناکامیابی اور ناتجربہ کاری کی مصیبت کے اعلان مین
دوسرون کے لیے ایک جدید منفعت ہی - اِس اصول آزادی و ایمانداری کے
اس قسم کی کوئی کتاب شاید آجتک لکھی نہین گئی اور اسی وجہ سے ایسی
کتابون کی قیمت جُمنا اور جُمنی کی کہانی سے کسی طرح زیادہ نہین ہی - چونکہ
اِن سوانح نگارون کو اتنی ہمت نہ تھی کہ ہر روش زندگی کے حالات پوست
کندہ صداقت اور آزادی کی روشنائی سے لکھتے اِسلیے اِن کتابون سے
جو فائدہ کہ متصور تھا وہ آجتک حاصل نہین ہوا اور نہ کبھی ہو سکتا ہی ایک
واقعے کے چھپانے یا رنگ دینے سے دوسرے کسی ایسے واقعے کی جو اُس سے
ملحق یا منسلک ہو قیمت اور قوت گھٹ جاتی ہی کیونکہ واقعات کے چین سے
ایک حلقے کا غائب کردینا گویا اُس زنجیر کو کمزور بنانا ہی مگر نفسانیت -
پست ہمتی - اور خود غرضی کہان ایسے حق اور نازک امور کے دیکھنے کی اجازت دیتی ہی
ہمارے ہموطنون نے بھی اب اہل یورپ کی دیکھا دیکھی اِن تینون قسم کے
سوانح عمری لکھنے شروع کردیے ہین اور مختلف زبانون مین اب ایسی کتابین
ہمارے پیش نظر ہین مگر اِن ساری نظیرون سے بھی وہی نفسانیت پست ہمتی
اور سست ایمانی ٹپکتی ہی جس سے اِس قسم کی اکثر یورپی کتابین داغدار
اور ذلت و ناکامیابی درکنار ہین - یہان ہندوستانی خیالات کے رنگ نے
اکثر مبالغے کی پالش کا کام دیا ہی اور قلیل ہی عرصے مین اِس قسم کے سوانح نے

کتابون سے دو ورقی اور سہ ورقی رسالون مین سفر کیا ہی - کیا وہ لوگ
جنکو رفارمر - ہادی قوم - اور لسان الملک ہونے کا دعویٰ ہی - اور
جو قوم کی ہر خیالی بدنصیبی پر بھی آنسوؤن کا دریا بہا دیتے ہین اور وہ حضرات
جو اُنکے خودغرضانہ یا بے غرضانہ مدّاح ہین اُنکو اتنی قوت اور ہمت -
اور اتنی حقانیت نہین ہی کہ سوانح عمری مین اپنی یا اُنکی زندگی کے ہر طرح کے
بڑے اور داغدار اور ذلت بار حالات بھی اِس نظر سے درج کرین کہ اُنسے
اُنکے اہل وطن نفع اُٹھائین اور عبرت اور تجربہ حاصل کرین اور اُنکی پبلک
اور پرایوٹ خصلت کو انصاف کی ترازو مین صحیح طور سے تول کر اُنکی نسبت
صحیح راے قائم کرنے کا موقع پائین - سچی سچا بیان اور واقعی امر کا اظہار
کسی شخص کو ایک مہذب اور تربیت یافتہ اور ایماندار آدمی کی آنکھہ مین
گھٹا نہین سکتا - کیا یہ لوگ جنکے سوانح عمری پر آج ایک ہنگامہ بیجا اور شور
دماغ فرسا برپا ہی سب کے سب ولی تھے ؟ کیا اُن سے سن اور انسانی
طبیعی خواہشون کے مطابق کوئی معیوب حرکت وقوع مین نہین آئی ؟
کیا نیچر کی چیت سے اِنکی چھلی اور چمکتی ہوئی چاندی برابر محفوظ رہی ؟ کیا
اِنسے کوئی غلطی کبھی واقع نہین ہوئی ؟ کیا ہر فعل اِنکا محمود تھا ؟ کیا جوانی
کے جنون انگیز زمانے مین یہ برابر اندھے رہے کہ اِنکا دل کسی دلکش چیز سے
بالکل متاثر ہی نہ ہوا ؟ کیا اِن سب کو مادرزاد ولی کا جامہ پہنا کر فرشتون نے

دنیا مین مخلع اُتارا تھا - اگر یہ نہین ہی تو کیا وجہ کہ اُنکے سوانح عمری مین
کہین کوئی سوراخ اسقدر فراخ بھی نظر نہین آتا جسمین اعتراض اور
نکتہ چینی کی پتلی انگلی بھی سما سکے -

ان عبرت خیز حالات کے مسا ینے نے ہمکو اب اسپر مجبور کیا ہی کہ ہم
اپنے چہل سالہ سوانح عمری کا دفتر سراپا اثر اپنے ہموطنون کے سامنے اُس
آزادی اور حقانیت کی روشنائی سے لکھکر پیش کرین جس سے ایسے واقعات
کا لکھا جانا نہایت پُرضرور ہی - ہمکو اس کی پروا نہین کہ اسکے پڑھنے کے
بعد ہمارے ہموطن ہمکو اس ملک مین رہنے دین یا نہ دین - ہماری وہ قدیم
جگہ سوسایٹی مین رہے یا نہ رہے - ہم زینۂ اعتبار و عزّت سے گر جائین
یا وہان جمے رہین بلا سے ہم پر اخبار نویسون اور نامہ نگارون کا حملہ ہو
یا ہماری تلاش مین ریفارمر لوگ تیغ و تفنگ لیکر نکلین اور چارون طرف سے
قلم اور زبان کے تیر ہم پر چلین - ہم اسکا وعدہ کرتے ہین کہ ہم اپنے متعلق
کسی بُرے واقعے کو ہرگز نہین چھپائینگے اور ہر روش زندگی مین اپنی
ہر کامیابی کی صحیح وجہ بتائینگے - ہمین چاہیے ہماری یا دوسرون کی
آبرو کا دوالہ نکل جاے اسکا ڈر ہمکو مطلق نہین - مگر البتہ یہ ضرور بتا
اور دکھا دینگے کہ سوانح عمری کس آزادی اور دیانت کے ساتھہ
لکھنا چاہیے - اُمید ہے کہ اہل وطن ہماری اس شوخی کو معاف فرمائینگے

کیونکہ گو بظاہر شوخی ہی مگر واقعی ہم اپنے چالیس برس کی نہایت پر مشقت اور بیش قیمت کمائی برباد کرکے اہل وطن کے کام آئینگے۔

دوسرا حصہ

ہم ان سوانح کے لکھنے مین حتی الوسع اپنے قدم کو ذاتی معلومات کے حلقے سے باہر نہ نکالین گے اور سُنی سُنائی باتون سے گو وہ کیسی ہی صحیح کیون نہون اپنے واقعات زندگی کے لکھنے کے متعلق زیادہ مدد نہ لینگے اسلیئے ضرور ہے کہ ہم اُسوقت سے اپنے سوانح لکھنا شروع کرین جس زمانے کی باتین ہمکو صحت کے ساتھہ یاد ہین اور جب کہ ہم اکثر باتوں کو صحیح طور سے سمجھہ اور حس کر سکتے تھے۔ سات آٹھہ برس کے سن سے اکثر باتین ہمکو صحت کے ساتھہ یاد ہین جسکے بعد سن کے ساتھہ ساتھہ سمجھنے اور یاد رکھنے کی قوت بھی بڑھتی گئی۔ سات برس کی عمر مین ہم نے اپنے کو ماباپ کے گھر مین پایا۔ وہ گھر جہان تک ہمکو یاد ہی باعتبار آرام و آسایش کے بہت خراب نہ تھا اور ہمکو کھانے پینے پہننے اوڑھنے کی تکلیف زیادہ نہ ہوتی تھی۔ ہمارا مولد و موطن صوبہ بہار کے ایک مرکب القویٰ ضلع کے گوشے کے ایک شہر مین تھا جہان اسکول وغیرہ انگریزی سیکھنے کے لیے موجود تھے۔ ہم چونکہ کسی قدر ذہین تھے ہر بات کے دریافت کرنے مین ہماری طبیعت کو ایک طبیعی خواہش اور کد

رہا کرتی تھی اِسلیے ہر امر اور ہر چیز کو لڑکپن ہی سے ہم بہت غور سے
دیکھتے اور خوب یاد رکھتے تھے۔ ع

شنیدہ کَے بود مانند دیدہ

کے خیال سے خاندانی حالات کا بیان کرنا (جوکہ ہمارے نزدیک
شیخ چلی کی کہانی سے زیادہ وقعت نہین رکھتے) محض بیکار ہے کیونکہ
چند پُرانے کاغذات دوچار بوسیدہ اسناد۔ اور دس بیس بوڑھے
اور بدحواس زن و مرد کے بیان سے کوئی شخص عالیخاندان اور شریف
نہین بن سکتا علاوہ برین جدید تحقیق اور فنونی آزمایش کی کسوٹی پر چڑھکر
بہت کم خاندان کی تاریخ شرافت پوری اُتر سکتی ہے۔ ہان ہم نے
جسقدر اپنے والدین کو دیکھا اور جہان تک اُنکے حالات اندرونی
وذاتی کو اپنے ذہن اور شرارت جبلی کی پروب (سلائی) کے ذریعے
سے دریافت کیا اُسکے لکھنے مین کوئی عذر نہین کیونکہ وہ شنیدہ نہین
ہی۔ ہماری والدۂ معظمہ صورت و شباہت کی رو سے ایک مسلمان
عورت معلوم ہوتی تھین اور اُنکے صحیح المزاج ہونے مین بھی کوئی شک
نہین۔ مختلف روشِ زندگی کے تجربون سے اُنکا دماغ بھرا ہوا تھا اور
ہر قوم کے لوگون کی خصلت کے پہلوون سے وہ واقف تھین۔ معلوم
ہوتا تھا کہ نہایت زمانہ دیدہ اور سردی و گرمی چشیدہ ہین۔ ہمارے والدِ جلیل

صورت - سیرت - اور لب ولہجہ سے ایک خاص قسم کے ہندو نما تھے - اور اُنکی وضع - اُنکی ترکیب - اور علے الخصوص اُنکی پیچدار - پر صنعت اور پُر جدّت پگڑی کی بندش نہایت تعجّب انگیز اور دلکش تھی - اُنکے اخلاق وعادات سے یہ شک اکثر ہمکو ہوجایا کرتا تھا کہ اُنمین اور ہماری والدہ مین کوئی ممتاز فرق ہی اور یہ بھی ہم دیکھتے تھے کہ خورونوش اور بدوباش وغیرہ مین وہ پوری آزادی سے ہماری والدۂ مکرّمہ کے شریک نہین ہوتے تھے یون گو وہ دونون یک جان دو قالب تھے مگر پھر بھی والد اکثر باتون مین اُنسے الگ تھلگ رہتے تھے اور یہ برتاؤ ہم کو طلسم انگیز اور حیرت خیز معلوم ہوتا تھا اور یہ مُعمّا اُسوقت کسی طرح سمجھ مین نہ آتا تھا اِسقدر ہمنے بھی دریافت کرلیا تھا کہ مختلف زمانے مین دونون دو قسم کے تجارت پیشہ تھے مگر اُسکی تفصیل کا ذاتی علم نہین ہی اِسلیے اِن واقعات کے قلمبند کرنے کی جرأت کرنا مُناسب نہین معلوم ہوتا -

سات برس کی عمر سے ہم محلّے کے ایک مکتب مین پڑھنے جاتے تھے - دو برس کے قریب تک وہان ہمنے مُفت راچہ باید گفت کے اصول پر تعلیم پائی - میان جی صاحب نے دماغی فائدے سے زیادہ جسمانی فائدہ مار مار کر ہم کو عطا کیا - ہماری طبیعت کو دیسی باتون کی طرف زیادہ رغبت نہ تھی اور انگریزی سیکھنے کی خواہش کی آگ اُسوقت

طبیعت کے آتش دان مین روشن تھی۔ دو برس بعد ہم وہان سے کسی قدر
ارد و سیکھ کر بھاگے اور چھوٹتے ہی ایک اسکول مین بھرتی ہوئے۔ انگریزی
سے ہم نے اپنی طبیعت کو نہایت مُناسب پایا اور ترقی اور ناموری کے
بادۂ شوق نے ہمارے دماغ کے خم مین جوش کھایا۔ چوتھی کلاس تک
جاتے جاتے بیسیون منصوبے اور سیکڑون پیترے آیندہ
ترقی کے متعلق ہمارے خیال مین آئے اور ہمارا مذہبی خیال دو مذہبون
مین مشترک ہونے کی وجہ سے ایک مذبذب اور غیر مسلسل حالت مین تھا۔
وہ یکایک اِن خیالات کا ٹڈّی دَل دیکھکر منتشر ہو کر چھتر گیا۔ آزادانہ
خیالات کے اظہار کی غیر محسوس اُنگلی اکثر ہمارے دل کو گدگداتی تھی
مگر ہم اپنی تعلیم کو اُسوقت ایسے کامون کے لیے کافی نہ سمجھکر دل کو تھام
تھام رکھتے تھے۔ بارہ برس کی عمر مین ہمکو ہماری عقلِ سلیم اور ذہن رسا نے
بتادیا کہ ہم کون ہین اور ہمکو دنیا مین کیونکر دوسرون کو لات مار کر زینۂ
کامیابی پر چڑھنا چاہیے اور اِسکے لیے کیسے سامان اور کس قسم کے تہذیب یافتہ
اور فرمایشی ایمان کی اشد ضرورت ہی۔ اسی زمانے مین تازہ تازہ ایک
جدید موحدانہ ہندی مذہب کا گرجا ہمارے شہر مین قائم ہوا تھا اور اکثر بنگالی
ماسٹر اور بہت سے اسکول کے لڑکے (بنگالی و بہاری) اِس مذہب کے
تازہ اصول کے جاننے کے بمصداق کُلّ جدید لذیذ نہایت مشتاق تھے

چنانچہ اِس مذہب کا وعظ بھی سُنتے جاتے تھے - اِس مذہب کی آزادی
اور آرام کی تیز بو جو ہماری ناک مین آئی یکایک ہمارا دماغ اُس سے معطّر
ہوگیا اور ہمارے شامّہ نے اُسکو اسطرح چوس لیا جیسے شیر خوار بچہ
شیر مادر چوستا ہی - علاوہ آزادانہ اصول کے ہم نے ایک فائدہ اُسمین
یہ بھی دیکھا کہ اگر ہم اپنا میلان اِس مذہب کی طرف ظاہر کرین تو مسلمان
اِسکول کے لونڈون مین ہم کو ایک خاص خصوصیت حاصل ہوگی اور
اِس مذہب کے لوگ ہماری بہت کچھ عظمت اور آدبھگت کرینگے -
اَور بھی بعض مسلمان لڑکے اس طرف مائل تھے مگر اُنکی گردن آزادی
اُنکے خاندانی خیال کی زنجیر مین اسطرح جکڑی ہوئی تھی کہ وہ مڑکر ادھر دیکھ بھی
نہ سکتے تھے - یہ اَور بھی ہماری خصوصیت کے سر کو بلند کرکے دکھاتا تھا -
اِسکول مین اور اِسکول کے باہر ہر جگہ ہماری بہت کچھ آدبھگت موحدین
بادین مین ہونے لگی - گھر کا حال اُسوقت سراسر پُرملال تھا اور اُسکی
تفصیل کی یہان ضرورت نہین ہی - ہمارے نئے ہم مذہب بھائیون
سے ہمکو کھانے پینے اور پڑھنے لکھنے مین ہر طرح کی مدد ملتی تھی اور سکو
ہم بہت غنیمت جانتے تھے - ہم اپنے کو نہایت درجے مین مُحتاط -
متقی - اور صاحب اخلاق موحّد ظاہر کرتے تھے اور شراب کباب اور
فاجرہ و فاحشہ عورتون کا ذکر سنکر مصنوعی طور پر کانپنے اور مُنہ سے کف

جاری کرنے لگتے تھے اور نہایت سخت الفاظ سے عیاشون اور عموماً مسلمانونکو
اپنی ملت کے خاص لوگون مین یاد کرتے تھے - گھر اور محلے مین ہم اِن خیالات
کا آزادی سے ظاہر کرنا مناسب نہین جانتے تھے اِسلیے وہان اِنکے مخفی
رکھنے کی قدرت قدرتی طور پر حاصل ہوئی +

گیارہ برس کی عمر مین ہمکو جسم کی عمدہ تربیت و پرورش اور دماغی اور جسمانی
کسلمندی کے رفع کرنے کی فکر نے نیچر کی اُس غیر معمولی لمبی اور باریش
دودھاری گاے کی طرف متوجہ کیا جسکا شجرہ بے تکلف عوج بن عنق کے
خاندان سے ملجاتا اور جسکے پشم دار تھن سے ایک صوبے کا صوبہ کم خرچ
بالانشین اصول کی سیڑھی پر چڑھکر پُرکیف پُر لذت اور پُر قوّت شیر پیتا ہے
ہم بھی اُسکو شیر مادر سمجھکر بے دھڑک پینے اور بہت کچھ آرام اور لذت
پانے لگے - اِسکے پینے سے ایک عجیب مزہ دار فرحت مزاج مین
اور ایک پر لذت حرارت دماغ مین آجاتی تھی جسکی مجموعی تاثیر سے نہ فقط
بات مین مزہ آتا تھا بلکہ ہمت مین بلا کا عروج ہوتا تھا اور خیالات کی
قلا بازیون سے دل خواہ مخواہ عورتون کی صحبت سراپا عشرت کیطرف
متوجہ ہوتا تھا - اکثر شب کو ایسے اوقات مین جبکہ ہمارے دماغ مین
روشنی رہتی تھی اور ہم اپنی بربید مذہبی آگ کی سُرسی تاپا کرتے تھے ہم کو آس
پاس کی مالزادیون کی حالت سراپا رقّت پر غایت درجے کی حسرت

ہوتی تھی - رفتہ رفتہ اِس خیالِ ہمدردی نے اِسقدر زور پکڑا کہ راتون کو
اُنکی ہمدردی اور ہدایت کے خیال سے ہم اُنکے مکانون مین موقع تاک کر
عالمِ سرخوشیِ دماغ مین آنے جانے لگے - وہان پہنچکر ایک نئی طلسماتی
دنیا ہمنے دیکھی - بار بار یہ خیال ہوتا تھا کہ گویا ایک دوسری دنیا مین
ہمنے نئے سرے سے جنم لیا ہی - گو ہم گھر سے ہمیشہ اُنکے وعظ و نصیحت
کے آلات سے اپنے دل کو مسلح کرکے لے جاتے تھے مگر وہان جانیکے بعد
اپنی طبیعت کو ایسا مغلوب اور کمزور پاتے تھے اور اُنکی پُرسحر باتون
مین ایسے محو ہو جاتے تھے کہ ہمارے خیالات کے جوہر کبھی کھلنے نہ پاتے
تھے - اُنمین بعض جو ذرا طبیعت دار شوخ اور دلربا تھین اُنسے
بلا خواہش کوشش و داد و دہش ایک ایسی پاک محبت کا سلسلہ قائم
ہو گیا جسکا بالکل توڑ ڈالنا مشکل معلوم ہوتا تھا اور اُسکے توڑنے مین
ہم اِس نظر سے بہت زیادہ زور بھی نہین لگاتے تھے کہ شاید کبھی آخیر
چلکر ہم کو اُنکی اصلاح حال مین کامیابی ہو - بعض رات فصل کی شدت
اور نشہ احتیاط سے رات بھر وہان رہجانا بھی پڑتا تھا مگر دل رات بھر
گھڑی کے کانٹے کی طرح کھٹکتا رہتا تھا گو سونے کا آرام وہان بخدا
اپنے گھر سے ہمین زیادہ حاصل تھا - بعض کے خیالات کو اگر اُور اُمور
کی طرف نہین تو تعلیم کی طرف ہمنے مشکل سے پھیرا تھا چنانچہ دو چار

ہنسے اوقاتِ خاص مین ساتھ پورے اخلاص کے جان صاحب کی
شبِ زفاف - جعفر زٹلی کے لطائف - نظیر کا اِزا ربند - رنگین کی ریختی
صاحبقران کا ریختہ - چرکین کی آخ تھو - سودا کی ہجویات - نواب مرزا
کے معاملے - مومن خان کے دلولے - میر حسن کی سحر البیان اور
اِسی قسم کے اور اُردو رسالے مارل کلچر پر پڑھتی تھین اور اِسکو
ہم بہت غنیمت جانتے تھے اور اِسکا کافی صلہ اپنے دِل اور ایمان سے
پاتے تھے - وہان مختلف ملک مذہب اور مسافرون کی مختلف طرح کی
قوت - سیرت - اور طبیعت کا تجربہ ہمکو ہوتا تھا اور اِس سے ہماری
معلومات اور واقفیت مین ایک ایسی غیر محسوس فراخی آتی جاتی
تھی جسکا عمدہ تجربہ اُنھی لوگون کو حاصل ہی جنکی بدولت یہ بات
ہمکو بلا دردِ سر نصیب ہوئی - لوگون کی متعصبانہ اور پُر کاوش
بدظنی کے خیال سے اِن تعلّقات کو مخفی رکھنا پڑتا تھا چنانچہ سوا
بعض خاص ہم خیال نوجوانون کے اِس راز کا دروازہ ہمنے مصلحۃً کسی پر باز
نہین کیا - محلے مین ایک نیکبخت رہتی تھی جسکا باپ گوشت کا ایک معزز
تاجر تھا - چندے اُس سے معصومانہ طور پر آنکھ لڑتی رہی مگر ایک دِن
اُس نے اپنی محبت انگیز نظر کا بھالا اِس زور سے رکھکر چبھو دیا کہ ہم مین
مطلق ضبط کی قوّت باقی نہ رہی - دینی جوش سے ہمارا خیال اُسکو ہدایت کا

رستہ دکھانے۔ پاک محبت انسانی کا مزہ چکھانے۔ اور اپنے جدید مذہب کے عمدہ اصُول کے چٹخارے سے آشنا کرنے کی طرف متوجہ ہوا چنانچہ ہم محض نیک نفسی اور درویشانہ عاشقی کے رنگ مین خفیہ طور پر اُس سے دِل کھولکر ملنے جلنے لگے۔ اِسکی نسبت محلے کے بدنیت اور گندہ خیال مسلمانون نے طرح طرح کے مضامین اُڑاے اور اُسکے شوہر کے خوب خوب کان بھرے مگر چونکہ ہماری خصلت کی ہارل قوت کا اثر اُسکے شوہر بلکہ تمام خاندان پر چھایا ہوا تھا اِسلیے اُن لوگون نے اُس عفیفہ کو ہماری مفید صحبت اور پر اثر تربیت کی نعمت سے محروم رکھنا فقط افواہِ غلط پر مناسب نہین خیال کیا غرض وہ مزہ دار سلسلہ جاری رہا۔

چودھوین برس انٹرنس کے قریب قریب کی کلاس مین آئے اُسوقت ہماری موحدیت اسطرح پر چمکی ہوئی تھی کہ ہماری نسبت موحد مشنری بننے کی پیشین گوئی ہونے لگی اور یہ خیال کیا جانے لگا کہ دینی جوش کی گرمی سے ہم اب زینۂ تعلیم پر چلنے کے قابل نہین رہے۔ ہم بھی اِس خیال کی تایید کے آثار اپنے اطوار اور اقوال سے دِکھاتے تھے کیونکہ اُسوقت تمام قسم کی لذتون کے حاصل کرنے کے خیال سے ہمارا دل اِسطرح معمور تھا کہ ہمکو خود آیندہ تحصیلِ علم کی طرف دلی رغبت نہ تھی اور ہمکو اِس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ زیادہ علم کی

ضرورت نہین ہی۔ ہم جانتے تھے کہ دنیا مین سب کام پالیسی۔ دیانت
اور فطرت سے نہایت آسانی کے ساتھ نکل سکتا ہی بشرطیکہ آدمی
مین طبیعی مادّہ ہو۔ اِس مادے کی کوئی کمی ہم مین نہ تھی اور ہم اِس بات
سے بخوبی واقف تھے۔ اُسوقت ہمارا خیال فقط اسطرف رجوع تھا
کہ ہم اپنے نفس کی اُن مزہ دار خواہشون کو حاصل کرین جنکو ہمارے
نطفے کے ساتھ نیچر نے ہماری ما کے پیٹ کی کھرل مین حل کیا ہی
اور جنکا اثر سات آٹھہ برس کی عمر سے ہمارے دل پر ہوتا رہا ہی
جو کچھہ اسوقت تک ہمنے دیکھا وہ اِس بات کے بتانے کے لیے
کافی تھا کہ موجودہ زمانے کے اصول تمدّن اور قواعدِ ناموری کے
مطابق کوئی نیک نیّت۔ ایماندار۔ اور سچّا آدمی بڑا شخص نہین
بن سکتا اور دُنیا مین اُسکو معصوم رہ کر ہر طرح کا عیش و آرام کبھی نصیب
نہین ہوسکتا۔ اِن خیالون کو ہم نے اپنے دل مین حفاظت سے رکھا
انٹرنس پاس کرنا تھا کہ ہم نے موحّد پادری بننے کا غل کر دیا اور جلسون
مین جوش و خروش سے کہہ دیا کہ ہم کو دنیا کی ضرورت نہین ہی
ہم دین کی راہ مین جان دینگے۔ یہ کہکر ہمنے اپنے سر سے ٹوپی اُتار
ڈالی۔ پاجامہ بھی پھینک دیا۔ اور ایک گیروا کپڑا سر سے پیر تک
لپیٹ لیا۔ اِس نئے روپ کا اثر عجب حیرت انگیز ہوا۔ ہمنے فوراً

ترکِ حیوانات بھی کر دیا - پھر تو ہندی موحدون مین خوب ہی قدر ہوئی اور عمدہ سے عمدہ دودھ مٹھائی اور پھل پھلاری کی چکھوتیان اُڑنے لگین - ہر شرقی ہند و ہماری طرف ایک عظمت اور محبت کی ادا سے دیکھتا تھا - ہم چاہتے تو اُس زمانے مین دس بیندرہ روپے کا عہدہ بھی ہمین مل سکتا تھا مگر انکار سے ہمارے توکل پر لوگون کو اور یقین ہو گیا - کھانے پینے مزہ اڑانے کا سامان خوب تھا - اب مشن کے پھیلانے کی نیک نیّت سے اپنے شہر سے نکلے اور ایک دوسرے بڑے شہر مین جا کر کوچہ و بازار مین وعظ کرتے پھرے ایک عرصہ اس طرح پر گزرا - ہماری مالی تایید موحّد بھائیون کی طرف سے ہوتی تھی اور یہ لوگ اپنی مہربانی سے کھلاتے پلاتے بھی تھے - اس شہر مین ہمنے لوگون سے بیان کیا کہ ہمارے والدین سیّد تھے جسکی دلیل مین ہمنے سندِ انٹرنس پیش کی کیونکہ ہماری چالاکی نے ممتحنون کو اس بات پر مجبور کیا تھا کہ وہ سیّد کا آبرو بخش دُم چھلا ہمارے نام کے کنکوے سے باندھین - لوگون کو ہماری اس چالاکی کی مطلق خبر نہ تھی - صبح شام وعظ کرتے لیکن ایک بڑی آفت یہ تھی کہ خام خیال مسلمان اور ہندؤن کی وجہ سے گالی گلوج کے لین دین مین اکثر برابر کا معاملہ کرنا پڑتا - ایک آدھ مرتبہ کچھ مغلوب الغضب

مسلمانون نے ہمپر نہایت بیجا طور پر دست درازی بھی کی جسکی تفصیل
کی ضرورت نہین - کھانے پینے مزہ کرنے کو مفت کے روپے بہ افراط
ملتے تھے جنسے نفس کے پالنے مین بہ عنایت ایزدی خاطر خواہ مدد ملی
برس چھہ مہینے مین خود بخود آمدنی گھٹی اور ذلت و رسوائی بڑھی -
نفسانی خواہشون نے سر اُبھارا اور شیطان نے ایک کوڑا زور سے
چوتڑ پر پھٹکارا - ناچار روش زندگی اور پالیسی بدلنی پڑی +

تیسرا حصہ

روشِ زندگی کے بدلنے کی ضرورت نے ہمکو اُس شہر کے چھوڑنے پر
مجبور کیا جہان ہماری قلعی واعظ کے پیرایے مین خوب کھل چکی تھی کیونکہ
وہان کسی دوسری پالیسی سے ہمکنار ہونے مین نہایت ذلت کا خوف
تھا - اُس شہر سے دو چار منزل پر ہمارے صوبہ کا دار الحکومتہ واقع تھا پس
اُسی طرف ہمارا خیال رجوع ہوا - اور دل پر ٹھن گئی کہ وہین جاکر نئی کیچلی
بدلین - اور تازہ بتازہ شکار اپنے دامِ منفعت مین پھنسائین - اس
بڑے شہر کے مسلمانون کے اُسوقت کے حالات و خیالات سے ہمین
پوری واقفیت حاصل تھی اور اُنکی حالت کا انقلاب ہمارے خیال کو زور
سے کامیابی کی اُمید کی زنجیر مین باندھکر اُدھر کھینچتا تھا - قصہ مختصر ہم نے
اپنی ہدایتی شکارگاہ کو خیرباد کہی اور دم سے اُس قلیم شہر مین جا پہنچے

وہ کون سا زمانہ تھا جب کہ ہم نے اپنے قدومِ فیض لزوم سے اِس شہر کو سرفراز کیا اسکا بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ ہمارا نشانہ کہان تک صحیح تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب قابل یا بکار آمد انگریزی دان اِس شہر مین حکمِ عنقا رکھتے تھے اور شاید کلھم دو چار درجن طلبا کالج کے پہلے یا دوسرے درجے مین پڑھتے تھے۔ جب تازہ تازہ اخلاقی ریویو اور مغربی گزٹ کے پرچے بہار کی ہوا مین اڑ اڑ کر مہذب اور شایستہ چیلون کے طور پر آسمانِ خیالاتِ جدیدہ پر اِدھر اُدھر منڈلا رہے تھے۔ جب شوقِ جامِ تہذیب مین سریع الاستحالہ خیالات و اصول کی رال اُن مسلمانون کے منہ سے جو انگریزی نہین جانتے تھے اُس بے تکلفی سے ٹپکتی تھی جیسے معصوم بچون کے پیشاب کی دھار ایک خوش آیند کمزوری سے اُڑتی ہو۔ جب ازار بند بارِ کمر ہو چکا تھا اور بو تام کے آرام اور شاشیدن کی شایستہ کھڑکی کو طبیعت ڈھونڈھنے لگی تھی۔ جب لال ترکی ٹوپی تازہ تازہ چند خیرہ سرون پر کھیل رہی تھی۔ جب دبی زبان سے لامذہبی اور الحاد کے بیان مین ایک خصوصیت اور عزت سمجھی جاتی تھی۔ جب گردن مروڑی مرغی کے گوشت کی دکان قائم کرنے کی تحریک بعض حضرات خفیہ طور سے اپنے دِل کی میونسپل کمیٹی مین کر رہے تھے۔ جب پُرانا۔ بدقطع۔ بدوضع

اور ذلت انگیز کوٹ پتلون آنکھوں مین خلعتِ بیش بہا اور مطبوع
دیبا نظر آنے لگا تھا۔ جب اخبار ورسالۂ مذکور بعض حلقوں مین
کتبِ آسمانی سمجھے اور مانے جاتے تھے۔ جب دس پانچ اندھوا نے
مصنوعی اور جعلی تہذیب کی ٹیڑھی لاٹھی پکڑ کرنئی شایستگی کے
تیرہ وتار اور آفت در کنار کوچے مین قدم رکھا تھا۔ جب ایک قدیم
دنیا کے باشندے بڑی بے سروسامانی سے نئی دنیا مین جدت
پسندی اور آزادی کے جالی بوٹ پر سفر کر رہے تھے۔ جب نسیم
سحری ہر روز آنر۔ ہمدردی۔ قومی آزادی۔ اور پالیسی کی بو سے
معطر ہو کر آتی تھی۔ جب رسمِ پردہ کے نازک پردے کی پردہ دری
کی طرف در پردہ بعض ناتجربہ کار مسلمان ہاتھ بڑھا رہے تھے۔
جب انگریزی ہر شی اور ہر چیز اور ہر وضع آنکھوں مین اُس طرح خوشنما
معلوم ہونے لگی تھی جیسے بے اصول اور حیوان سیرت نوانی والے
کی آنکھوں مین ایک خاص وقت تک ہر عورت دل ربا اور ماہ سیما
نظر آتی ہے۔ جب حکام انگریزی سے برابری اور ہمسری کے ساتھ
ملنے کی بحث ہر ایسے گندہ۔ غلیظ۔ اور غیر مہذب مکان اور مقام مین
بے دھڑک پیش ہوا کرتی تھی جہان انگریزی اپنے خیالات کو اپنے حفظان
صحت کے پسندیدہ اور عاقلانہ خیالات سے جانے مین بہت کچھ

عذر ہوتا تھا - جب چھری اور کانٹا اسطرح پر پکڑا جاتا تھا جسطرح کوئی بے تمیز
اور بیرحم مُلّا کسی مرغی کی گردن ذبح کرنے کے قبل اپنے پنجے مین دباتا ہو -
جب انگریزی کھانون مین صرف مٹن - چاپ - اور کٹلس کا نام غلط
تلفظ کرنے اور آلو کو دائی ماما کے ذریعے سے جوش دلوانیکا جوش بعض دلون مین پیدا
ہو چکا تھا - جب معلم الملکوت شفیق اور درد مند اوستاد کی طرح اپنا دست
سراپا آفت ہزار شفقت سے بیسیون مولویون اور سن رسیدہ لوگون
کے خیالات کے پٹھے پر پھیر رہے تھے - جب بیر وغیرہ کی حلت کے
ثبوت مین امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے قول سے غلط استدلال کرنے پر
بعض حضرت اُدھار کھائے بیٹھے تھے - جب اخبار پڑھنے اور دو چار
سطر صحیح اُردو لکھنے کی صلاحیت لوگون مین کم تھی - جب کسی معمولی
انگریزی دان کی تائید اور صلاح کی اُن لوگون کو بڑی ضرورت تھی
جو اپنے باپ دادا کی بود و باش کے قدیم جزیرے سے نئی دنیا مین
سفر کر رہے تھے -

ایسے سراپا بہجت وقت مین جب ہماری ضرورت اُس شہر مین
بہت کچھ تھی اور ہمارے استعمال پزیر ہونے کے لیے سیکڑون مواقع
زمانے نے پیش کر رکھے تھے - ہم شام کی ریل مین منگل کے روز سات
بجے مختصر اسباب لیکر وار د ہوئے اور ایک دوست کے ساتھ جنکے

نام ہم بعض احباب کی چٹھی لائے تھے جاکر ٹھہرے - چندے ہمنے اپنے
خیالات اور حکمت عملی کے اخفامین کوشش کی کیونکہ لوکل حالات
اور معلومات کا خزانہ جمع کرنا اور کسی روشِ زندگی مین ایک استقلال
اور مضبوطی کے ساتھ جمنا ضرور تھا - اِدھر اُدھر اچھے اور واقف کار
حلقون مین چلنے پھرنے سے دو تین ہفتے مین یہ بات معلوم ہوگئی
کہ جو راے ہمنے اِس شہر کی حالت کی نسبت سُنکر قائم کی تھی وہ بالکل
صحیح تھی - عموماً یہان کے مسلمانون کی جماعت اور خصوصاً نئی روشنی
والون مین کوئی اتنی انگریزی بھی نہ جانتا تھا کہ ہماری استعداد کا صحیح اندازہ
کرسکتا - اِسکے دریافت ہونے سے ہم کو فی الجملہ تسکین ہوئی اور اب ہم
بیفکری کے ساتھ اپنے کام مین مشغول ہوتے اسی اثنا مین بعض رؤسا
کی سفارش سے ہمکو ایک اسکول مین ماسٹری ملگئی جسکی وجہ سے کھانے
پینے اور دیگر اخراجاتِ ضروری کی طرف سے ہمکو فرصت حاصل
ہوئی - ہمنے ایک مختصر سا کرائے کا مکان اپنی مقدرت کے پیمانے
سے ناپ کرلیا - یہ مکان مسلمانون کے محلون کی ناف مین واقع تھا
پس گویا ہم نے اپنی شکارگاہ کے اندر اپنا آشیانہ قائم کیا - اِس شہر مین
ہمکو تبدیلِ وضع کی بھی ضرورت نظر آئی چنانچہ ہم نے ایک بابو فیشن
اچکن - ایک رومی ٹوپی - ایک پتلون نما پاجامے کا جھٹ پٹ

بند وبست کرلیا اور سوا اپنے خاص کمرے کے ہر وقت اسی لبا
مین رہنے لگے - وہ ایک خس پوش چھوٹا سا مکان تھا جسمین
ایک کمرہ - ایک برآمدہ اور حوائج ضروری کے لیے بعض اَور مختصر
مکان تھے - اِس مکان کو ہم ہمیشہ بنگلہ کہا کرتے تھے اور چاہتے تھے
کہ رفتہ رفتہ یہ اسی نام سے مشہور ہو جاے - اُس ایک کمرے کو
ہمنے ٹٹی اور پردے کے ذریعے سے تین حصّون پر منقسم کیا اور گویا اپنے
خیال کے صحن مین نئی حکمت سے تین کمرے بنائے - ایک کا نام
غسل خانہ ایک کا بدروم (خوابگاہ) اور ایک کا اسٹڈی اور ملاقات کا
کمرہ تھا - کل جمع ایک نوکر تھا اور وہی کل کام کیا کرتا تھا - مگر حُسنِ تعلیم
سے وہ ہر خاص قسم کے نوکر کے نام پر بڑی آمادگی اور آسانی سے جواب
دیتا تھا - ہر کمرے کا نام اور ہمارا دِل کسوقت کیا چاہتا تھا - یہ سب
وہ خوب جانتا تھا اور رفتہ رفتہ وہ ہماری جھوٹی شوکت کی نمایش
کی خواہشون کا ادا شناس بن گیا تھا جو کوئی ملاقات کو آتا تھا اُسکے
سامنے اِن کمرون کا نام بلا ضرورت بھی لیلیجاتا تھا ولایت کے ہر قسم
کے ردی اخبارات نامی کا ایک بڑا بستہ کمرے مین رکھا رہتا تھا اور
مغربی گزٹ اور اخلاقی ردیو اور دیگر اخبارات کے بھی پُرانے پرچے
جو اِدھر اُدھر سے مانگ جانچ کر لے آتے تھے تمام انتظام سے سجائے

ہوئے میز پر دھرے رہتے تھے - پُرانی دُھرانی بے مصرف کتابون کا
ایک تودہ کمرے مین لگا رہتا تھا - ڈیوڑھی برابر اندر سے بند رہا کرتی
تھی تاکہ نوکر کو کسی ملاقاتی کے آنے پر جاکر دروازہ کھولنے کی ضرورت ہو
اور اُسکی پزیر فنگاری کے لیے اپنے خاص طور پر طیاری کا موقع ملے -
اُس خدمتگار کو یہ عام ہدایت تھی کہ جب کوئی آئے یا اور کہین باہر ملے
اور پوچھے کہ ہم کیا کرتے ہین تو کہ دے کہ اپنے کمرے مین کتاب بینی
اور اخبار خوانی مین مصروف ہین - یہ بھی ہدایت تھی کہ جب گھر سے
غیر حاضر رہین اور کوئی آئے اور ہمارا حال پوچھے کہ کہان ہین تو بلا قید
اِسکے کہ ہم کہان ہین صاف کہ دے کہ کلکٹر صاحب یا جنٹ صاحب
کے یہان گئے ہین اور کبھی یہ حاشیہ بھی لگا دے کہ چپراسی بُلانے کو آیا
تھا - اِن چپراسیون کو بہت سے وجوہ سے ہم نے لگا بھی رکھا تھا اور
صاحب کلکٹر بہادر کے پیارے اور مُنہ چڑھے خانساماں میان جواہر خان
سے ہم سے بوجہ ہموطن ہونے کے ایک خاص ملاقات تھی ہم گھر مین
اگرچہ کھانا کھاتے یا پاخانے مین بیٹھے ہون مگر خدمتگار یہی کہتا تھا کہ کتاب
یا اخبار دیکھ رہے ہین - جب کسی نے دستک دی یا کسی ملاقاتی نے
باہر سے پکارا فوراً آلاتِ تہذیب و رعب افشانی سے مسلح ہو گئے -
دو چار اخبار سامنے رکھ لیے اور ایک آدھ پُرانا پرچہ غور سے اٹھاکی آدر

سے دیکھنے لگے - جو کوئی ملاقات کو آیا سب سے پہلے اُسکے آگے اپنی
کم فرصتی کا دفتر کھول کر رکھ دیا پھر ملاقاتیون کے ہجوم کی شکایت کی
اور حکام کے دق کرنے اور رُؤسا کے سر پر سوار رہنے کا گلہ کیا -
بعد ازان مسلمانون کی حالت پر بے اِنتہا افسوس - اُنکی بدتہذیبی
اور بُرے عادات واطوار کی مرثیہ خوانی - مغربی رفتار کی اُسقدر
تعریف جسکے قبول کرنے کے لائق سامع کا ظرف نظر آئے - دو
چار اِدھر اُدھر کے جھوٹے سچے مضامین تازہ اور اُنپر مخفی ہونیکا
ایک چھوٹا رنگ - شہر کے خاص خاص پرانے مسلمان خاندانون کے
حال پر ماتم اور نئی روشنی کی وبا کے مارے ہوئے حضرات کی چھوٹے
سرون مین زیرِ لب مدحت - ان کارروائیون کا قلیل ہی عرصے مین
وہ اثر ہوا کہ ہمسایے مین ہم ایک نہایت ہوشیار - باکار - بیدار -
اور حکیمانہ اور عالمانہ مذاق کے آدمی مشہور ہوئے اور اب پچھلے
ملاقاتیون سے اچھے اور بلند درجے کے لوگ بھی ہمسے مِلنے جُلنے لگے -
ہماری رسائی کا حلقہ روزانہ وسیع ہونے لگا اور ہم تمام اُن جدید
مذاق اور خیالات کے رؤسا کے ہان اکثر آنے جانے لگے جہان ہماری
ہدایت سراپا برکت کی بہت بڑی ضرورت تھی - اِس کارروائی
کی کامیابی نے ہمکو صاف طور پر دکھا دیا کہ مسلمانون کی جماعت عقل و

1572

ہوش مین کسقدر گھسی ہوئی ہی اور اُنکو آبلہ فریبی کے جال مین پھنسانے کے لیے کس دانے کی ضرورت ہی۔

جب ہمکو مکان کے انتظام اور محلے والون پر رنگ جمانے سے فرصت ملی فوراً ہمنے نیچری رنگ کوتا کا کیونکہ یہ اُسوقت بہت ہی مقبول اور خاص پسند تھا اور جدت اور خاص دینی اصول کی عدم پابندی کیوجہ سے اسکی طرف غیر مستقل۔ نیم تعلیم یافتہ۔ نمایش پسند۔ سست ایمان مسلمانون کا میلان ہونے لگا تھا۔ ایسے ذی دولت۔ خوش مقدور۔ عقل کے ادھورے اور گانٹھ کے پورے حضرات کو ہم نے اپنے ذہن کی نوٹ بک مین فوراً ٹانک لیا جنکے عقیدے مین تزلزل آچکا تھا اور ہمنے اپنی حکمت عملی کے رُخ کو ادھر پھیر دیا۔ پہلے پہل بڑی دقت اسمین ہوئی کہ ہماری اُردو کی استعداد اسقدر کم تھی کہ سوا باغ و بہار و دیگر کتب کے جنکا ذکر قبل اسکے ہوچکا ہے اور کوئی عمدہ اور اچھی کتاب ہماری نظر سے نہین گزری تھی اور چار سطر صحیح لکھنے اور بولنے کی بھی قدرت نہ تھی اور یہان خرابی یہ کہ اس جدید مذہب کے کل رسالے اخبارات۔ اور کتب مقدس اُسی زبان مین ایک خاص قسم کی انگریزی نما جدید روش مین تھے بہرکیف اُردو اخبارون کی مدد۔ اہل شہر کی برکت صحبت۔ اور اپنے حافظے اور ذہن کے زور سے قلیل ہی عرصے مین اپنی

جہالت کے چھپانے کے قابل مادّہ ہم نے کسی طرح حاصل کرلیا اور
بہت سے ضروری الفاظ زبان وقلم پر چڑھ گئے +

چوتھا حصّہ

جن رؤسا کے ہان کہ ہماری آمد و شداب زیادہ ہونے لگی
اُنمیں سے اکثر کے قویٰ صحیح نہ تھے اور بعض کے دماغ کی حالتِ صحت
بھی بہت مشکوک تھی۔ اُنکی عربی فارسی کی تعلیم کٹر مٹر قسم کی تھی
اور اِس غیر مکمل اور بے اصول اور ناہموار تعلیم نے اُنکے ذہن پر
صیقل کرنے کے عوض اُنکی عقلِ معمولی کو اُلٹا کند کر دیا تھا۔ اِن
لوگون مین ہماری ایک طرح کے ڈیمی اوتار کے مثل خاطر تواضع اور
آؤبھگت ہونے لگی اور چونکہ یہ حضرات نئی روشنی کے دلدادہ تھے
اِنکے ذہن مین ہماری انگریزی دانی۔ عمیق معلومات۔ حکیمانہ خیالات
اور رِفارمرانہ خصلت کی بڑی عظمت تھی اور اُنکے خیال کو ابلہ فریبی
اور احمق نوازی کے ہتوڑے سے ٹھونک کر روز بروز ہم
اور بھی مضبوط بناتے جاتے تھے۔ اِنکی صحبتون مین ہم کو غایت درجے
کے تازہ رکھ رکھاؤ کی ضرورت ہوتی تھی اور ہر لحظہ کیل کانٹے سے
درست رہنا پڑتا تھا تاکہ جہالت اور بےعلمی کا عُقدہ کسی نہج سے
بھی اُنپر منکشف نہو۔ اکثر نامی علما کے انتقال کا ذکر سنکر ہم نہایت

ملول ہوجاتے تھے مصر کی چھپی ہوئی عربی کتابون کی فہرست جو ہمکو ازبر
تھی اُس سے اپنے مذاقِ علمِ عربی کے بالکنایہ ثابت کرنے مین ہم برابر
کام لیتے تھے - فارسی دانی سے اگرچہ ہمارا دماغ اِسطرح خالی تھا جسطرح
کسی احمق کی کھوپری عقل یا رُوساے مذکور الصدر کا خیال استقلال سے
مگر بااین ہمہ فارسی شعرا کے اسما کی ہمنے ایک لمبی فہرست یاد کر رکھی تھی
اور مجمع الشعرا - گلستانِ مسرت - گلدستۂ نشاط وغیرہ سے بہ امدادِ بعضِ احباب
فارسی دان کچھ اشعار بھی یون ہی منتر کے طور پر زبان کر لیے تھے - جہان
کہین کسی نے فارسی کا کوئی شعر پڑھا - معنی سمجھ مین آئین یا نہ آئین - مُہمل ہو
یا بامعنی - مگر ہم ہین کہ آنکھہ بند کیے مست ہاتھی کیطرح جھوم رہے ہین اور
گویا معنی کے رس کو پکے آمون کی طرح چوس چوس کر لذت لے رہے ہین -
فارسی کا ہر شعر ہمارے ذہن خیال کے لیے بلاتشبیہ لڑکون کی چُسنی کا کام
دیتا تھا - پھر فارسی زبان کی شکر ریزی کی تعریف اور اُس کے مِٹتے چلے
جانے پر تاسف کرتے ہوئے کوئی ہمکو دیکھتا - اُردو مین ہم سیّد مغربی کی
عبارت اور تصانیف کی بے انتہا تعریف کرتے تھے اور اُنکو بلا خیال
اِسکے کہ کوئی نسبت مُشبہ اور مُشبہ بہ مین ہو یا نہو بائرن - مکالے - ملٹن
سر والٹر سکاٹ - گولڈ سمتھہ غرض جس انگریز سے جی چاہتا تھا ملا دیتے تھے
اور اسپر حاضرینِ جلسہ بغیر اِس علم کے کہ یہ سارے انگریز مصنف و محرر تھے

یا جنگلی جانور بلا تامل صاد کردیتے تھے۔ اکثر مغربی رفارمر کی تحریر کی
نسبت ہم اِن زری کے گدّون سے کہ دیتے تھے کہ یہان سیدنا کا خیال
فُلان حکیم سے لڑگیا ہی اور فُلان مقام پر اُنکی تحقیق فُلان جرمن فلاسفر
سے ٹکر کھاگئی ہی اور فُلان تحریر مین معلوم ہوتا ہی کہ اِس بزرگوار کو خاص
غیبی تائید ہوئی ہی اور کیون نہ ہو کہ ہماری قوم مُردہ کے جلانے کو مسیحا
بنکر آیا ہی۔ خُلاصہ یہ کہ جسقدر مُہملات و بے ربط بکنے کی ضرورت ہوتی
تھی اُسمین بہ آئینِ شایستہ سرگرم رہتے تھے اور اپنا سکّہ قابلیت اِن
لوگون کے کشورِ دل پر ہر طرح بٹھاتے تھے۔

اب جب کہ دو چار ذی مقدور رئیس ہمارے ہتھے چڑھ گئے اور
اُنکے عقائدِ مذہبی اور رسومِ خاندانی کا خون ہولیا تو ہمارے صاف
اور مضبوط دل کو اُس قسم کی مسرت ہوئی جیسی شیر کو شکار مارنے کے بعد ہوتی
ہی۔ اِن لوگون مین ہمنے رفتہ رفتہ اپنے کو سیدِ مغربی کا ایک خود ساختہ اور
خانہ ساز خلیفہ بنالیا اور انپر اِسکا پرتو ڈال دیا کہ ہم نہایت دیانتدار۔
خوش اطوار۔ اور مسلمانون کے دلی خیر طلب ہین۔ ہماری محفل مین روز
ایک تازہ ملحدانہ مسئلہ چھڑتا تھا اور نیچر گڑھہ سے بھی تازہ تازہ مضامین کا
تار بندھا رہتا تھا۔ اِس چھیڑ چھاڑ مین انگریزی کتابون کا غلط حوالہ دیکر
ہم روزانہ ایک تازہ اجتہاد کرتے تھے۔ جہالت کے سبب ہمارا ہر قول

تمام اہلِ مجلس کو مان لینا پڑتا تھا۔ مختصر یہ کہ فرطِ دریا دلی سے ہمارے لیے بطورِ عطیۂ تائیدی قلیل مُشاہرہ بھی مقرر کر دیا۔

وعظ کی مشق تو ایک زمانے تک ہو ہی چکی تھی۔ بیحیائی کی بھی اللہ کے فضل سے کوئی کمی نہ تھی۔ پھر کیا تھا۔ اسپیچ کا پیرایہ اور بیہودہ سرائی اور یاوہ گوئی کی مشق۔ پھر تو جو بحث درپیش ہوتی۔ چاہے کوئی مجلس کوئی مجمع ہو۔ سامعین کے سامنے پر بھروسا کر بیدھڑک بک چلتے اور نہایت جوش وخروش کی ادا سے پادریانہ ٹھاٹھ سے اپنی زبان مین انگریزی الفاظ ملا ملا کر خواہ مخواہ غُل مچا دیتے۔ اِس بے ہنگام شور وغوغا اور بیہودہ گوئی کے صلے مین ہمارے ہوا خواہ معتقدین نے ہمکو گویا اوریٹر کا لقب بھی عنایت کیا اور یہ ایک تازہ پرِ سُرخاب چند جانوروں سے مِلا۔ اب کیا تھا۔ جہان جلسہ ہی ہم ایک شغالِ بے پر وبال کیطرح آشفتہ حال غل مچا رہے ہین جسپر شاباش کی تالیان بج رہے ہین۔ دل ہی کہ اپنی کامیاب ناکامیابی اور سامعین کی قہقہہ افزا حماقت اور جہالت پر اندر سے دو دو ہاتھ اُچھل رہا ہی۔ ہر تقریر مین ہم مسلمانون کی حالتِ زار پر کچھ نہ کچھ رو لیا کرتے تھے جس رونے پر اہلِ بینش اکثر زیرِ لب ہنستے تھے۔ اِس بیباکی سے بیہودہ سرائی کی مشق بہم پہنچانے مین ہم دو چار محفلون مین بولتے وقت رو گئے

زبردستی ہاتھہ پکڑکر بٹھائے گئے۔ اور دس پانچ سے + سر بدست دگرے پاے بدست دگرے + کے اصول پر بڑی بے تکلفی سے نکالے بھی گئے مگر ہمارا دل اس سے کچھہ مغموم نہین ہوا کیونکہ آنرز کے کام مین نیک نیتی سے کوشش کرتے وقت اگر ہم نکال دیے گئے تو یون سمجھیے کہ ایک قسم کے قومی شہید بنے۔ اُن ظالمون کا نام اب تک دشنام کے ساتھہ کلام مین بیساختہ آتا ہے جنھون نے ہمکو مجلسون سے ناحق نکلوادیا۔ پھر بھی ہم ایسے نکالے جانے کو پرایوٹ انٹری سے کہین زیادہ سمجھتے ہین۔ خدا کرے نصیب جمیع دوستان باد۔ آپ حضرات دیکھتے ہونگے کہ کیا کیا مشکلین جھیل کر ہمنے اپنی زبان کی آزادی حاصل کی ہی اور کیا کیا دقتین ترقی کی منزل مین پیش آئی ہین۔ کہین اسی سے ہماری پژمردہ قوم۔ ہماری مظلوم قوم۔ ہماری پس پا قوم استقلال اور تحمل کا سبق لے۔

جب ہمارا رنگ ان معتقدین رؤسا مین جم لیا تو ہمنے اِس مظلومون پر غور کیا کہ اِنکو کیا ایک انقلاب عقاید۔ انقلاب لباس۔ اور انقلاب اخلاق کی ایسی کونسی ضرورت پڑی تھی کہ یہ جھٹ پٹ اپنے آبا و اجداد کے قدیم طریقے سے پلٹ گیے۔ اِنمین جو جوان تھے اُنکی نسبت تو خیر کچھہ وجوہات بہ مشکل ذہن مین آتے بھی تھے مگر چالیس کے پکے سن والون کی اِس

خام خیالی کی کوئی وجہ سمجھ مین نہ آتی تھی - چند روز کی توجہ مین یہ عقدہ
حل ہوا اور معلوم ہوا کہ کچھ نہین - بس انکو بھی اُسی چیز کی تلاش ہے جسکے
لیے حضرتِ پیرِ طریقت نے یہ سارا ہنگامہ مچا رکھا ہی - دیکھا تو یہ خیال ان
لوگون کا نہایت انصاف مندانہ بھی تھا کیونکہ نیک نیتانہ آزادانہ کارروائی
سے یہ حضرات دنیوی عافیت و آرام اور نام و نشان کے خواہان تھے -
کسی کو خلعت کی ضرورت تھی - کوئی خطاب مانگتا تھا - کوئی لاٹ صاحب
سے صرف تھینکس کا خواہان تھا - انھی پاک اغراضِ ذاتی کے حاصل
کرنے کے لیے عقائدِ اسلام کی ترمیم اور اخلاق و عادات و معتقدات کی
تبدیل کی ضرورت ان بزرگوارون کو لاحق ہوئی تھی جسمین ہماری تاکید
اکسیر تاثیر تھی - اس مطلب کا معلوم ہونا تھا کہ ہمنے اپنا میلان امورات
تمدن کی نسبت بھی ظاہر کرنا شروع کر دیا اور اپنے بلند حوصلہ چیلون کے
خیال کو اسطرف موڑا - اس کوچے مین آنے کے لیے تو وہ ساز و سامان
سے لیس کھڑے ہی تھے - شہ پاتے ہی یکے بعد دیگرے سب دوڑ پڑے -
کوئی ڈلکی - کوئی چھارتک - کوئی شہ گام - انمین سے بعض انگریزی
اخبارات بھی منگواتے تھے - ہم انکا مطالعہ کرکے جو جی مین آتا تھا ہر ایک
کے حسب مذاق و ضرورت کچھ سمجھا دیا کرتے تھے اور پھر ہر مضمون پر ایک
اپنی راے بھی جڑ دیتے تھے - کبھی کسی انگریزی اخبار کی راے کو اپنی راے

کہ کر بھی خوب داد لیتے تھے - غرضکہ قلیل ہی عرصے مین امورات تمدّن مین ہم اِن لوگون کے ہادی بن بیٹھے - پہلی صلاح ہم نے اِن لوگون کو حکام سے مِلنے کی دی اور ہدایت کی کہ بغیر انگریزی لباس اور انگریزی تراش خراش کے وقعت نہوگی اور وہ برابر حقیر و ذلیل جانینگے - اِس ترکیب سے اخلاقِ مغربی کے پہلے ہی زینے پر ہمنے اُنکی پگڑی اُتروالی اور اُنکی چپت گاہ کو چھیل چھالکر آئینہ بنا صاحب لوگون کی رونمائی کے لیے رخصت کیا - دوسری صلاح اُنکو انگریزی روش سے رہنے اور کھانے پینے کے متعلق دی چنانچہ بعض صاحبون کا مکان ایک طرز پر کسی قدر درست بھی ہو گیا اور بعض آلو کا قلیہ اور دال بھات بھی کانٹے چھُری اور چمچے سے کھانے لگے - کبھی کسی کیطرف سے گورنمنٹ مین ٹوٹی پھوٹی انگریزی مین بہ اجازت اُنکے کوئی خط لکھدیا کہ وہ فلان معرکے مین سرکار کی طرف سے جان نثار کرنے کے لیے موجود ہین اور والنٹیر بنکر جانے کے لیے طیّار رہین - کسی سے لکھوادیا کہ وہ اپنے دس گھوڑے اور چار ہاتھی سرحدی لڑائی مین دینے کو حاضر ہین تاکہ سرکار پر سے نثار ہون - بعض سے اِل جی (لفٹننٹ گورنر) کے نام کی اسکالرشپ جاری کروادی - بعض نے ہماری صلاح سے یہ لکھ مارا (سب مسودہ بندے کا) کہ اُن کی بیوی جو نواب اکرم خان کی لکڑپوتی ہین جانباک

وشہباز خصلت زخمی گوروں کی مرہم پٹی کے لیے میدانِ جنگ مین
جانے پر تلی بیٹھی ہین - بعض نے گورنمنٹ مین یہ خواہش ظاہر کی کہ
ملٹری کالج کھُلے تو ہم دس ہزار روپے کا چندہ دینے کو طیار ہین - کچھ خدا کا ایسا
فضل ہوا کہ ہمارے یہ تمام مسوّدے تیر بہدف ہوتے اور ہر چٹھی کے جواب
مین گورنمنٹ سے وہی معمولی فارم پر شکریے کی چٹھی سبھوں کو آتی گئی - اِن
چٹھیوں کا آنا تھا کہ پھر تو ہماری تمدّنی کارروائیوں کا ایک ہنگامہ مچ گیا
اور اسکی شہرت ہوتے ہی پے در پے دو چار رئیس زادوں کے ہان سے ملاقات کا
پیام ہوا - چند ہی عرصے مین پھر تو یہ نوبت پہنچی کہ کوئی ہمین فیس دیکر بطورِ
سکرٹری کلکتے لیجاتا تھا - کوئی ہندوستانی حکام کی ملاقات مین ہمکو اپنا
قوّتِ بازو اور مایۂ نازش بنائے ساتھ ساتھ لیے پھرتا تھا - گویا اِس زمانے مین
احمقوں کے کوچے مین سارے رؤسا کے نفسِ ناطقہ اور عقلِ کُل ہم تھے
اور ہمارا ہی طوطی چاروں طرف بولتا تھا -

واقعی ہمکو اپنی کامیابی کی ترقی مسلمانوں کے تنزّل کی حالت کو روز انہ
خوب دکھاتی تھی اور اِسکے دیکھنے سے مذہبی یا کسی اَور آسمانی خیالات سے
تو نہین مگر بہ حیثیت ایک بنی آدم ہونے کے ہمکو کسی قدر افسوس بھی ہوتا تھا
اِس زمانے مین بخوبیِ تمام ہمپر اِس ضرب المثل مصرعے کے معنی کھُلے اور
ہمنے مانا کہ ہان فارسی کے شعرا بھی کبھی سچّے مضامین اور تجربے کے پکّے

مسائل باندھتے تھے۔

ع چو احمق در جہان باقیست مفلس در نمی ماند

پانچوان حصہ

جب کہ ہم زندگی کی گھڑدوڑ مین سازو یراق سے لیس ہوگئے اور
کامیابی اور آسایش کی برق دم گھوڑی ہماری رانون کا لوہا مان گئی ہم نے
اپنے خیالِ مصلحت مالامال کی باگ ترقی و اصلاحِ اموراتِ اخلاقی کی
طرف خوب پھیر دی کیونکہ ابتداے زمانِ تعلیم سے ہمارا خیال اخلاقی مسائل
سے اکثر وابستہ رہا کرتا تھا اور اخلاقی خرابیون سے ہمارا دل بہت ہی
دکھتا تھا۔ یون تو کثرتِ مشاغل کی وجہ سے دِن کو مطلق فرصت نہ ملتی
تھی مگر شب کو بعض اوقات کسی قدر وقت ایسے امور پر غور کرنے کے
لیے بہ وقت نکال لیتے اور اُسکو خیالی اور عملی دونون طور پر استعمال
مین لاتے تھے۔ اِس زمانے مین شب کو کسی قدر زیادہ رات گئے تجربہ کار
باران دیدہ۔ اور کہن سال عورتین ہمسے ملنے آیا کرتی تھین اور ہم
اُنسے بہ غرض نہایت اخلاقی تپاک اور گرماگرمی سے ملتے تھے۔ اُن
عورات کی نسبت پرانے خیالات کے لوگ چونکہ بلا وجہ مجرد بدظنی سے
طرح طرح کے برے اور ناملحوظ خیالات ظاہر کرتے ہین اور اُنکی وسعت
معلومات اور پختہ تجربون سے فائدہ اُٹھانا نہین جانتے اس لیے ہمنے

احتیاطاً اُنسے ملنے کا وقت کبھی قدر محفوظ مقرر کیا تھا۔

جہاں اور بیسیوں اخلاقی مسائل پر ہم غور کیا کرتے تھے وہاں سب سے پہلی اور بلند جگہ ہمارے دل مین نسوان کی مختلف قسم کی اخلاقی خرابیونکی تھی اور پھر انمین بعض نا عاقبت اندیشانہ سمّی رسوم کی مضرت کا خیال ہمکو سخت بے چین رکھتا تھا۔ اِس بات کو ایک زمانے سے دل نے مان لیا تھا کہ بغیر اِسکے کہ نسوان کی حالت کی اصلاح بخوبی ہو مردونکی اصلاح اور اُنکی اخلاقی صفائی ممکن نہین ہی۔ اِن پختہ کار سن رسیدہ عورتون سے ہم عموماً عورتون کے مختلف طرح کے حالات وخیالات اور طرزِ معاشرت کی کیفیت دریافت کرتے تھے۔ آخران لوگون سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ہمارے آس پاس کے محلون مین بہت سی زندہ درگور رانڈین رہتی ہین جنکی زندگی اور دنیاوی عیش وآرام کا باغ رسوم بیجا کی ہوا سے بالکل مرجھا گیا ہی۔ اِن حالات کے دریافت ہونے سے ہماری ہمدردی کا دریا نہایت جوش مین آیا اور ہمنے یہ خیال کیا کہ اندرونی اور بکار آمد وسائل سے جہانتک انکی صلاح وفلاح مین کوشش ممکن ہی اُسکو ایک مدبرانہ پیرایے سے عمل مین لانا اور ان غریبون کو دائمی عذاب سے چھڑانا اور بے فصل کی موت سے بچانا نہایت ضروری ہی غرضکہ اُن ہی خجستہ خصال نیک بختون کے ذریعے سے ہمنے رانڈون کو

بعض ایسے گھرون مین جہان افلاس یا مُربیّون کی غفلت نے ہمارے
لیے دروازہ کھول رکھا تھا خفیہ طور پر آمد وشد شروع کردی -
اِن کوچون مین قدم رکھتے ہی ایک نئی دُنیا ہماری آنکھون کے تلے
گھوم گئی اور دو چار روز تک ہم پر ایک تحیّر کا عالم رہا - ایک دروازے
مین سر دیتے ہی ساتون طبق روشن ہو گئے اور ہماری رفتار مرئی کا ردی
کے لیے ایک بہت بلند - فراخ - اور کھلا ہوا پھاٹک سامنے نظر آیا -
ہماری رہبرون نے ہماری آمد وشد اور ملاقات کی تقریب بحیثیت ہماری
ایک قومی مشنری (پادری) ہونے کے کی کیونکہ کسی دوسرے کام
یا ذاتی غرض کے حاصل کرنے کے لیے ہم حاشا کبھی ایسے نازک اور
خوفناک مُقامات مین جانا پسند نہین کرسکتے تھے - اِس برقعِ دینداری
و ہدایت مین روپوش ہو کر جانا ہمنے اپنے اور اُن نیک بختون کے
خیال سے اَنسب تصور کیا کیونکہ ہملوگون کی راہ مین بے انتہا کانٹے
بچھے تھے اور اُنکو بچا کر قدم رکھنا ضرور تھا -
پہلے پہل ہماری تقریب ایک بیگم صاحب کے ہان ہوئی
اور شب کو بارہ کے بعد ہمارے حاضر ہونے کے لیے وقت مقرر ہوا -
جاڑے کی رات تھی اور پچھم سے نہایت سناٹے کی ہوا چل رہی تھی
تاریکی گنہگارون کے نامۂ اعمال سے بڑھی ہوئی - ایسے وقت مین

گھر سے غیر محفوظ طور پر نکلنا کون تربیت یافتہ آدمی قبول کرسکتا تھا؟
اِسلیئے جانے سے پہلے ضرور ہوا کہ سختیِ آب وہوا سے اپنے قویٰ کے بچانے کا
پورا سامان کرلیا جائے۔ چنانچہ ہمنے حسبِ معمول اپنی دوا کا بکس کھولا
اور اُسمین سے ڈاکٹر ہنیسی کا وہ عالمگیر سُرخ مکسچر نکالا جو جسم کو آب و ہوا کے
خارجی اثر سے بچانے۔ مزاج کے ٹون کو زینۂ صحت واعتدال پر لانے
اندھیرے اور بے نور دلون مین گرمجوشی اور ہمت کا چراغ جلانے۔
ذی فراش مریض کو ایک ڈوز (مقدارِ شربت) مین بسترِ صحت پر
سرسری طور سے اُٹھا بٹھانے۔ ایک عالم کو اپنے مُفید اثر کا جام صحت
پلانے۔ زبان کی تیغ کو آن کی آن مین سان چڑھانے۔ بزدلون کو شیر
غُرّان بنانے۔ اور ذہن وجودت کے تازی پر تازیانہ جمانے مین
بے نظیر مشہور ہی اور اُسکا ایک پورا ڈوز چڑھا کر ہر طرح مسلح ہو گئے۔
شہر کے تہذیب یافتہ حلقون کی گردش اور یورپ کے تجربہ کار اطبا
کی صحبتِ سراپا برکت سے اب ہمکو اِس زمانے مین اُس دودھاری گاے
کے باریش تھن کے مُلکی اور قومی عرقِ شیر کی ضرورت باقی نہین رہی
تھی کیونکہ اُس سے عمدہ اور نایاب نسخے اب ہمارے ہاتھ لگ
گئے تھے چنانچہ ہمنے اپنی عافیت۔ حفظِ صحت اور سخت دماغی کام کے
خیال سے مختلف قسم کے ولایتی مکسچرون کا استعمال شروع کردیا تھا اور

اِنسے ہمارے خیال پر ایسی نفیس قلعی ہوئی تھی کہ ہر مشکل سے مشکل تمدنی اور علمی مسئلہ اُسمین صاف نظر آتا تھا۔ چونکہ عموماً انگریزی دواؤن اور خصوصاً اُنکی کڑوی اور تیز بو سے اِس مُلک کی شریف عورتین نفرت کرتی ہین اس خیال سے ہمنے ڈاکٹر ہنیسی صاحب کے مکسچر کے چڑھانے کے بعد کلی کر کے احتیاطاً دو چار گلوریان کھالین کیونکہ جنکی ملاقات کو جانا تھا اُنکا مذاق ایسی دواؤن کے خصوص مین اسوقت تک مطلق معلوم نہ تھا گو اِس سے کسی قدر تشفی تھی کہ ڈاکٹری دواؤن نے بہت سے تعصبِ بیجا کے بُرے اثر کو رفع کیا ہے۔

ساڑھے گیارہ بجتے بجتے ہماری ارکاٹی کی کشتی آن کر موجود ہوئی اور ہمارا جہاز لبادے وغیرہ سے آراستہ ہو کر اُسکی دُم سے بندھکر چلا گویون تو سارا شہر ہمارا چھانا ہوا تھا اور گلی کوچون کی بھی مختلف ضرورتون سے ہمنے خوب خاک چھانی تھی مگر وہ بڑھیا ہمکو ایسی تنگ تیرہ و تار۔ بدبو۔ اور پیچیدہ گلیون سے ایک ڈیوڑھی پر لے گئی کہ ہم اُنکو کسی طرح یاد نہ رکھ سکے۔ اُس ڈیوڑھی پر گورِ غریبان کے چراغ کے ہمشکل ایک چراغ جل رہا تھا اور وہ مکان اپنے غمگین مکین کی حالتِ زار کا ایک سچا اور اچھا خاکہ تھا۔ تھوڑی دیر تک ہمکو ڈیوڑھی پر ٹھہرنا پڑا۔ اِسکے بعد ہماری رہبر بڑھیا ہمکو ایک چھوٹے سے دروازے

سے ایک خلوت مین لیگئی - وہان ہمنے ایک تخت پوش پر پُرتکلف فرش
بچھا اور بیچ مین ایک رنگین پردہ پڑا ہوا پایا - انداز سے معلوم ہوا
کہ پردے کی اُس جانب پلنگ پر بیگم صاحب ہماری صحبتِ سراپا
منفعت سے لذّت اُٹھانے کے لیے بیٹھی ہین - اِس اندازاور خیالی
نشانے کی تصدیق فوراً ہی پازیب کی جھنکار سے ہوگئی - غرضکہ
اُس طلسماتی مقام مین وہ بڑھیا ہمکو چھوڑکر کہین غائب ہوگئی ہمنے جب
یقین کرلیا کہ ہمارا مخاطب صحیح پردے کے اُسطرف ہمہ تن حُسنِ
عقیدت وگوش بنکر بیٹھا ہی ہمنے نہایت قاریانہ خوش لہجگی سے
السّلام علیک کی ترتیل کی - اِسکے جواب مین کسی قدر دبی ہوئی
ہنسی مین لپٹی ہوئی ایک ہلکی سی بندگی ہمکو ملی - غرض بعد مزاج
پرسی وغیرہ کے گفتگو کا سلسلہ چھڑا اور ہمنے اُنسے اپنی نیک نیتانہ
اور ہمدردانہ غرضِ ملاقات بیان کی - پردے کے اُسطرف صاف
معلوم ہوتا تھا کہ کسی بلبلِ ہزار داستان کا پنجرہ رکھا ہوا ہی
ہماری روکھی سوکھی مصنوعی انگریزی نما یادریانہ تقریر کا رنگ اُس
دل پزیر اور فصیح تقریر کے آگے بالکل ہی پھیکا معلوم ہوتا تھا -
عند المکالمہ یہ بات معلوم ہوئی کہ بیگم صاحب کا سن اٹھارہ اُنیس
برس کا ہی اور اُنکی ایک آزادانہ اچھی خاصی آمدنی بھی ہی مگر رندانہ زمانی کی

آفت مین گرفتار ہونے کی وجہ سے اُنکے سارے اندرونی قویٰ مین
پژمردگی اور ضمحلال آگیا ہے اور وہ عزیزون کے ظلم بیجا اور قید و بند
ناسزا مین سخت گرفتار ہین - اللہ اللہ ایک مسلمان خاندان کے ایک
ایسے پیارے رُکن کو ہمنے اُسکے گھر مین بد مذہبانہ اور ہندوانہ رسوم
کی زنجیر مین جکڑا ہوا قیدی پایا - اگرچہ ہمارے قلب کو جہان اُسکی حالت
کی دریافت اور معاینہ سے بڑی تکلیف ہوئی وہان اتنی تسکین بھی
تھی کہ ہم ایسے زینے تک پہنچ گئے تھے جہان سے بہ اسلوب نیک
اور بہ وسائل جائز اُس مظلومہ اور اُسکے مثل بہت سی اور بدنصیبونکی
چارہ جوئی بخوبی ہوسکتی تھی - اِنکی اصلاحِ حال مین اَور کیا ضرورت تھی؟
فقط اِنکے خیالات کو بدل دینا - اِنکے قویٰ کی پژمردگی اور دلون کی سُردی
کو دفع کرنا - اور اِنکے سِن کے مطابق اِنکی جائز خواہشون اور طبیعی
رغبتون کو خارجی وسائل اور آلات سے چمکانا - بس جہان یہ باتین
حاصل ہوگئین پھر کسکی طاقت تھی کہ نیچر کی اصلی قوت کو روکے - اُنکو
اُنکے استحصالِ خواہشِ طبیعی پر ٹوکے یا اُنکے ذاتی امور مین دخل دے -
غرض اِن مضامین کو پیش نظر رکھکر ہمنے ایک مختصر - پر اثر - ہمدردی
انگیز - اور محبت ریز تقریر آزادی نسوان اور نکاح ثانی کی ضرورت
فوائد - استحسان - اور جواز کی نسبت کی اور اُسمین چند عربی

فقرون کا بھی استعمال کیا گو اُنکو نفسِ مطلب سے کوئی علاقہ نہ تھا - ہماری تقریر کا
بہت عمدہ اثر یہ ہوا کہ اُنھون نے اِس قسم کی ملاقات اور مکالمے کو پسند کیا
اور اِسکے جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا - دیر تک پھر مختلف مضمونِ اخلاقی پر
بڑی بے باکی اور گرما گرمی سے مبادلۂ خیالات ہوتا رہا اور اُسی وقت
دو چار گھنٹے کی صحبت مین ہمین یہ معلوم ہونے لگا کہ وہ خوبصورت لاش
جو پردے کے اُس طرف پڑی تھی اُسمین گویا آہستہ آہستہ جان آرہی ہے
اور نیچر در پردہ اپنا کام کر رہا ہے - غرض ہم سے اور اُس نونہالِ باغِ حُسن
و خوبی سے خوب دوستانہ مراسم قائم ہوئے اور اب اکثر راتون کو ہم
تنہائی مین وہان جانے اور اُسکی صحبتِ سراپا محبت مین عجیب معصومانہ
لذت پانے لگے - گو دن بھر کی گردش اور مشکل مشکل دماغی کام شام
کے بعد اِس قابل نہ رکھتے تھے کہ ہم آسانی سے کہین جا سکتے مگر ضرور
پڑتا تھا کہ اُس تھکاوے کی گرد کو اخلاقی محبت انگیز جھاڑو سے جھاڑ دیا جاے
اِس غرض سے چار و ناچار بلا ناغہ جانا پڑتا تھا -

چند روز کی صحبت مین جب ہمنے اُس معزز لیڈی کے خیالات
مین آشکارا انقلاب پایا اور در پردہ ہمارا مقصد حاصل ہوا اُسوقت
ہمنے یہ سوچا کہ خارجی طور سے اُس مشہور گلونائزنگ سسٹم (طریقے)
کا برتاؤ کر کے اُسکی طبیعی خواہشون کو چمکائین اور اِس طرح اُس دنی کو

اُسکے قویٰ سے دفع کرین جو برسون کے رنج وغم اور قید وبند سے اُسپر
چھاگئی ہی۔ چنانچہ اِس منصوبے کے مطابق پہلے ہمنے تقریر کی آگ
اور مضامین کی گرمی سے اُسکی نفسانی خواہشون کو آہستہ آہستہ
اُس انداز سے نرم نرم آنچ دینی شروع کی جسطرح شب دیگ کی ہانڈی
کو رات بھر دی جاتی ہی۔ یہ کام نہایت دِقّت انگیز اور قوّت فرسا
تھا مگر استقلال اور نیک نیتی کے ظفر تکیے کو مضبوطی سے پکڑ کر آخر ہمنے
چند ڈگری اُسکی خواہشِ نفسانی کو مردانہ آواز۔ مردانہ بو باس
اور مردانہ جسم کی حرارت کی لو سے قریب رہکر اس طرح بھڑکا دیا کہ
آخر وہ موم کی گڑیا اور عفّت وعصمت کی پُتلی رفتہ رفتہ پگھلنے لگی۔
اُس کا دل متاثر ہوگیا۔ اُسکی مُردہ خواہشین اُبھر آئین۔ اور اُسکی
طبیعت مرد کی صحبت کی طرف اُس رغبت سے بڑھی جس طرح صحیح
اور قوی رحم نطفے کے استقبال کے لیے تشنہ کامانہ بڑھتا ہی۔ غرضکہ
درپردہ کارروائی نے پردے کو اُٹھنے پر مجبور کیا اور ایک شب کو
عند المکالمہ اُس آزادی پسند اور شوخ مزاج لیڈی نے باوجود ہمارے
بار بار روکنے کے بھی پردے کو آخر اُٹھا ہی دیا۔ ایک مرتبہ تو بے اختیاری
مین ہماری آنکھ اُس شمع تابان پر بیساختہ پڑ ہی گئی مگر جھٹ بلا تصنّع
صلّ علیٰ کہکر اور آب دیدہ ہوکر آنکھین نیچی کرلین۔ چونکہ دونون جانب

نیک نیتی کا وفور تھا اسلیے باوجود پردے کے اُٹھ جانے اور
کلونائزنگ طریقے کے عمل مین آنے کے بھی ہم لوگون کی ملاقات و
صحبت کا مارل ٹون برابر بہت ہی اُجلی صحت کی حالت پر رہا کیونکہ
اِس ملاقات کی بنا ابتدا سے نیک نیتی اور رہایت پر تھی مگر ساتھ اسکے
ہمنے مسیحائی کا کام کیا یعنی ایک مُردہ دل اور پژمردہ خاطر انسان کو
زندہ دل اور صحیح المزاج بنادیا - جو کچھ کسر کہ پردے کی وجہ سے آنچ
کے دینے مین باقی رہ گئی تھی وہ اب خود بخود بالمشافہہ روزانہ نکلنے لگی
اور ہماری قربت کی گرمی پوری طرح سے اپنا کام کرنے لگی اور گویا ہمارے
مشن کا مشین اپنی پوری کارروائی مین سرگرم تھا - خلاصہ یہ کہ ہمارا
اور اُنکا پاک اتحاد (باوجود بعض حسّاد اور بدنیت لوگون کے
مختلف غیرت سوز اور غیر مہذب خبرون کے مشہور کرنے کے بھی)
روز افزون ہوتا گیا اور ہملوگون نے کبھی ایسے واہی تباہی بازاری کتّون
کے بھونکنے کی طرف التفات نہین کیا - قصّہ مختصر تین مہینے کی ملاقات
مین اُس آزادی اور نیک نیتی کی تصویر کو بڑے زور سے نکاح ثانی
کی خواہش پیدا ہوئی اور اُسنے اپنے جائز حق کے سوسائٹی مین حاصل
کرنے کیلیے ایک زندہ آدمی کے طور پر سارے آلاتِ حرب سے مسلح ہو کر لڑنا
شروع کیا - اِس کام کی کامیابی کی شہرت نے پھر تو ایسے بیسیون مجلس کے

دروازے ہمارے سامنے کھول دیے اور ہمکو اکثر ایک خون آلود دل ایک خون بار چشم - اور ایک دل آزار خیال لیکر ہمدردیِ انسانی کے جبر سے وہان جانا اور اپنے کو اِس معرکۂ عظیم مین ہزارون طرح کے خطرون مین پھنسا کر بیسیون مظلوم قیدیونکو عذابِ شدید سے چھڑانا پڑتا تھا

چھٹا حصّہ

نسوانی اخلاقی اصلاح کے باب مین ہماری قلیل مگر دلی اور مُخلصانہ کوشش کی جادو اثر اور دیرپا کامیابی کی شہرت پُر منفعت درپردہ بے پردہ پردہ دارون مین اِس خوش عنوانی اور لذت افشانی کے ساتھ ہوئی کہ بہت سی مقیّد اور پژمردہ شریف اور نرم دِل نیکبختون کے سامنے سے شرمِ ناجائز اور لحاظِ ناروا کا پردہ حقانیت کی پُرزور اور طوفان در بغل ہوا کی قوت سے اُس خوش آیند اور مسرت وحیرت افزا انداز سے اُٹھنے لگا جسطرح بے لاگ اور مشواتر اسٹیج کے پردے اُٹھتے ہین -

اِن حلقون مین عموماً اِسی پردے کے اُٹھنے پر آزادی اور اخلاقی اصلاح وترقیات کا دار ومدار تھا - ادھر اِس کا اُٹھنا تھا کہ ہم اُس آسانی سے اِن خوبی - خوش اخلاقی - ہمدردی - اور نیک نیتی کے عشرت خانون مین بے روک ٹوک آنے جانے لگے جسطرح

نارصابون مین - نشۂ شراب پرتگالی دماغ مین ہواسے بہارستون کے
شامنے مین - غوطہ خور خلیج فارس مین - ہماری مہذب اور اخلاق آموز
گھس بیٹھہ کے ہلکے ہلکے دھکون نے جہالت اور ضلالت کے اُس قدیم
اور غرور انگیز طلسم کو بہت سے مقامون مین توڑ دیا جسکے قائم کرنے
مین چند صدیون تک متعصب اور تاریک خیالات کے فرضی قابل
لوگون نے مذہب اور حکمت سے محض ناجائز کام لیا تھا ؛ ایک تنگ
اور محدود حلقے مین ہدایت اور گلونیائزنگ طریقے کے نیک نیتی سے
برتنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ ہماری آمد و شد کی فی الجملہ ایسی گنجایش
ہوگئی کہ اکثر اوقات وہان آزادی اور ہمدردی انسانی کی ہوا بہ بہکر
جہالت اور ظلم کا خون آہستہ آہستہ بہانے لگی -

جبکہ ہمارے مشن مین بہت سی ناکردہ گناہ مجرم اور مقید
خانونین داخل ہوگئین اور اُنکے قصد اور ہمت مین کسی قدر قابل
تشفی پختگی بھی آگئی تو ہم نے دیکھا کہ بلا مبالغہ ہم پر ” ایک سر اور
ہزار سودا “ کی مثل صادق آتی ہی - ایک آدمی سے اتنی مختلف
المقام اور مختلف المزاج عورتون کا آلۂ ضرورت بننا اور اُنکی آزادی
اور جائز خواہشون کا فقط حکیمانہ اصول کی کارروائیون سے چمکانا ممکن
نہ تھا اسلیے ضرور ہوا کہ ہم اُنکے حلقۂ ملاقات کو اسقدر پھیلائین کہ

درمیان روشن خیال اور تربیت یافتہ اُمرا اور نوجوانون اور اُن ہمدردی
عافیت - اور اخلاقی خوبیون کے دیوتاؤن کے وہ سلسلۂ محبت و مبادلۂ
اخلاق و موّدت ایک استواری کے ساتھ قائم ہوجائے جسپر ممالکِ
بیضان کی ساری تہذیب یافتہ قومون کی تمام اخلاقی آسایش - تعلیمی
کامیابی اور تمدّنی سرسبزی مبنی ہی اور مرد و عورت مین جس خوشگوار
اور جان نواز تعلق کے بغیر دونون کی صحتِ روحانی اور زندگیِ اخلاقی
مین شادابی اور تازگی کبھی آ نہین سکتی -

اِس خیالِ منفعت مالامال نے اِس امرِ عظیم کی انجام دہی کی طرف
ہمارے توسنِ عزمیت کو اُس تیزی و تُندی کے ساتھ بڑھایا جسطرح
جوان اور صحیح المزاج عورت کی طبیعت مرد کی صحبت - مرد کی
خواہش عورتون کی ہر دل آویز حرکت - قرمساقون اور نایکاؤن
کی نظرِ توجہ زن و مَرد کی پُر لذت اور پُر مسرت بے تکلفانہ مخالطت
بیمار کی خواہش غذاے پُر مضرت - بادشاہون کی ہمت توسیع
سلطنت - فقرا کی تمنا استحصالِ دولت - کمینون اور بُزدلون
کی عنانِ تدبیر منافقت - اور کم ظرفون کی نیت مصنوعی ثروت
وحشمت کی طرف بڑھتی ہے -

عنانِ توجہ کا ادھر مُڑنا تھا کہ اِس خیال کے آئینے مین سیکڑون

ایسی فائدہ خیز اور عشرت انگیز صورتین نظر آسنے لگین جو ہمارے خواب
وخیال مین بھی کبھی نہ تھین اور ان مین ہر ایک ایسی معصومانہ اور
بے غل وغش تھی جسپر تنہائی مین ہم دیر تک عش عش کرتے تھے -
اخلاقی طور پر اپنے قابل اور تہذیب یافتہ احباب کی ایک جماعت
کی جائز حاجت روائی اور پھر اُسکے ساتھ ساتھ دائمی نیکنامی اور
ہر طرح کا صلۂ محنت اِس سے بڑھ کر کون سی چیز ایک آزاد اور نیک
نیت آدمی کے لیے دل خوش کُن ہوسکتی ہے ؟ -
ہمنے اپنے اُن امیرزادے چیلون مین سے جنکو مشکلون سے
نئی روشنی کے جالی بُوٹ پر سوار کیا تھا چند چلتے پُرزون کو
اپنی سفارش اور التفاتِ مُفرط کی محفوظ ڈولیون مین بٹھا کر اُن طلسماتی
مقامات مین پہنچا دیا جہان کی آب وہوا روز بروز پر صحت ہوتی جاتی
تھی اور جہان کہ اخلاقی صحت کے ایوانِ رفیع الشان کے درست
ہونے مین صرف اِنھی سروِ آزاد نازک اور سیدھے کھمبون کی اشد
ضرورت تھی - باہمی مجالست ومعاشرتِ محبت اور اخلاقی رسوم
کے آزادانہ برتاو سے جب کہ دونون جانب کامیاب اور جی بھر کر
مُتلذّذ اور ایک دوسرے کی راحت وعافیت مین مُعین ومحرّک
ہونے لگے اُسوقت اُس درجے تک ایک تنگ حلقے مین سوسائٹی کا

مارل ٹون درست ہوا جس حدتک ہماری ہدایتون اور کوششون
کی مشعل کی روشنی جاتی تھی -

دونون جانب سے ہمارے حال پر انواع و اقسام طرح کی
ایسی مُخلصانہ جائز - اور دلی عنایتین ہونے لگین جنکے قبول کرنے سے
ہم بحیثیت ایک جنٹلمین اور کم مقدرت آدمی ہونے کے کبھی عقلاً اور
اخلاقاً انکار نہین کر سکتے تھے - ہر جگہ روز ایک نئے انداز سے ہماری آؤبھگت
ہوتی تھی - آج کہین ڈنر پارٹی ہی تو کل کہین ٹفن ہی کہین معصومانہ گانے
بجانے کی صحبت مین ہماری دعوت ہی کہین باغ کے جلسے کی پکنک
مین ہماری شرکت پر اصرار و حجت ہی - خُلاصہ یہ کہ اِس شہرِ خموشان
مین زندہ دلی اور اخلاقی زندگی کا جو باغ کہ ہمنے اپنی جان فرسا شفقت
و محنت سے لگایا تھا وہ خوب سرسبز ہوا اور اُسکی بہار ہم اور ہمارے
احباب + چشمِ ماروشن و دلِ ماشاد + کہ کر دیکھنے اور اُسکے ہمیشہ آباد
رہنے کی دلی دعا مانگنے لگے -

دِن کے متنوعہ مشاغل کے علاوہ رات کے انگیجمنٹ ہمارے
اِس کثرت سے ہو گئے تھے کہ ہمکو اپنی صحت کے پلّون کے برابر رکھنے کی
ضرورت سے ڈاکٹر ہنیسی صاحب کے مکسچر کے ڈوز کے روز بڑھا
دینے کی حاجت ہوتی تھی - بعض کمزور اور بہت ہی پژمردہ خاطر

لیڈی دوستون سے ہمنے اس مکسچر کے پینے کی سفارش کی اور اس سے
انکو بہی فوائد حاصل ہوئے۔ اس مین ہمارا نفع یہ تھا کہ ہمکو اوقاتِ مختلف
مین احباب کے مکانون اور اخلاقی صحبتون مین دوا پانی کا آرام رہتا۔
چند عرصے مین اس مکسچر کا رواج ایسا ہوگیا کہ ہر* لیڈی فرینڈ کے
انتظاماتِ خانگی کی بہی ہم خفیہ دیدہ بانی کرتے تھے اور بعض کے میر منشی
بہی گنے جاتے تھے۔ ان حیثیتون مین بہی جائز اور ایماندارانہ طریقے
سے ہماری آمدنی کی شکلین پیدا ہوگئی تھین اور تجارت کے حلقون کا
تجربہ بہی ہمین منفعت کے ساتھ ہوتا جاتا تھا۔

ہمارے اخلاقی باغ مین اب روز تازہ شگوفے پہولنے لگے۔
آزادی سے جو نیم کورٹ شپ کا موقع ان بیواؤن کو ملا اور گلونا ئزنگ
طریقہ جو کامیابی سے مختلف زندہ کلون کے ذریعے سے برتا جانے لگا
اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر مہینے مین دو ایک نکاحِ ثانی اُس عمدہ طریقے اور
نیک اُسلوب سے ہونے لگے جسپر انسانی دنیاوی آسایش۔ ترقی
عافیت۔ اور سوسائٹی کی اصلاح کی پوری بنا ہے۔ جسکی خرابی
نے مسلمانون کے بہت سے خاندانون کو برباد اور بے بنیاد کردیا
ہے۔ اور جسکی طرف آج تک متعصب اور تیرہ خیال پرانے اسکول کے لوگون
نے مطلق توجہ نہین کی۔ ان باتون کے مشہور ہونے سے مسلمانون کی

* لیڈی کے ہر مکان مین یہ دوا عموماً ملتی تھی۔ علاوہ دوستی و محبت ان مین سے فرطِ اعتماد کی وجہ سے اکثر

جماعت کے بے انصاف اور بد عقل لوگون کی طرف سے ہم پر بہت سے حملے در پردہ اور بالاعلان ہوئے مگر ہمنے سبکو تجربے ہمت۔ اور ایمانداری کی قوت کی سپر پر روکا اور یہ امر انکو اپنے استقلال اور اپنے مشن کی کامیابی کے روشن نتیجون سے بتا دیا کہ آزادی اور بارل کرنج کی دھار کو کسی ہتیار اور دیوار کے ذریعے سے روکنا ممکن نہین ہی۔ چنانچہ رفتہ رفتہ ایذارسان اور مفسدانہ مخالفت گھٹتی گئی اور پھر وہی وقوع مین آیا جو تجربے نے سکھایا تھا۔ یعنی اس طرف سے لوگون نے اپنے خیالات کو آخر پھیر لیا اور ایک پر رنجش بے التفاتی اور مجبورانہ بے پروائی اسکی طرف سے دکھانے اور یون ہملوگون کی ہمت کو بالکنایہ روز بروز مضبوط اور مستحکم کرنے لگے۔

ساتوان حصہ

کسیقدر شبینہ مشاغل سے فرصت ملتے ہی ہمنے اپنے خیال تمدن اساس کو نسوانی حمایت و رعایت کے پاس سے ہٹا کر پاس ہمدردی قومی ایک مضبوط اور پرسطوت قومی آرگن کے استواری اور آزادی کے ساتھ قائم کرنے کی فکر سے بڑی قوت و استقلال سے وابستہ کر دیا اور ہماری سرگرمی۔ نیک نیتی۔ اور مستعدی کی گرمی نے ہماری خیالی قومی ہانڈی کو تیز انیچ دے کر بہت جلد پکا دیا۔ اب یہ منصوبہ ہمارے

دماغ مین جم گیا کہ بغیر ایک قومی اور اسلامی آرگن کے ہمارے صوبے
کے مسلمانون کی کسی قسم کی صلاح و فلاح - ترقی و تہذیب ممکن نہین ؔ
ہمکو اپنی اس راے کی صحت پر کبھی ایک منٹ کے لیے بھی تامل نہوا
اور اسکی کامیابی کی طرف سے ہمکو غایت درجے مین تشفی تھی مگر اسلامی قومی
آرگن جو کہ بہت سے پُر پیچ اور خوفناک تمدنی اسباب کے مجتمع ہوجانے
سے تیغ بے نیام کی صفت رکھتا تھا اِسکو البتہ زمانِ ناتجربہ کاری
مین بے باکانہ اور آزادانہ پکڑتے اور پھر اپنی مرضی کے مطابق
چلاتے کسی قدر جی ڈرتا تھا لیکن ہم نے اپنے پُرانے یار و مددگار
یعنی ہمت سے کام لیا اور اپنے اِس خیال کو بعض اپنے ذی مقدور
او نیم تہذیب یافتہ چیلون سے آبدیدہ ہوکر اور قومی ہمدردی کے رنگ
مین ڈوب کر بیان کیا - غرض اِن صاحبون کی توجہ اور ہماری فوراً تی
کوشش سے کسی قدر سرمایہ فراہم ہوگیا اور ہم نے ایک تیسرے
درجے کے گمنام مطبع سے ایک ایسے دو ورقی قومی آرگن کے ہفتہ وار
نکالنے کا بندوبست کیا جو ٹھیک اُس عبرت انگیز اور پُر اثر طور پر
ہمارے ہمقومون کی حالتِ افلاس و تباہی کو ظاہر کرے جسطرح
غرقی لنگوٹی موباف کی طرح سمٹ کر افلاس زدہ اور غریب بازاری
لونڈے کی غربت اور حالِ زار کی پُر رقت تصویر در پردہ اہلِ بینش کو

دکھاتی ہی۔

تجربہ کار احباب کی صلاح سے اِس اخبار کا ایک عمدہ نام قومی حالت کے مطابق قرار پایا اور یہ قومی اور اسلامی آرگن (کاسہ گدائی) کی شکل مین متشکل ہوکر قوی سے فعل مین آیا۔ اِس نام کی دلگدازی اور زرکشانہ ادا کو اکثر صاحب راے لوگون نے پسند کیا۔ اخبار کی اڈیٹر۔ مالک۔ نامہ نگار مُصحح پرس مَین کاتب وغیرہ سب کچھ ہم تھے اور ہمکو اپنے بیش قیمت وقت کا ایک بہت بڑا حصّہ اسکے لکھنے اور دوسرے انتظام واہتمام مین مجبوری سے دینا پڑتا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ہمکو غلط سلط ترجمہ کرنے کی قدرت ہوگئی تھی اور کسی طرح مرپٹ کر اداے مطلب پر بھی ہم قادر ہوگئے تھے۔ سَو سَوا سَو خریدارون کا بندوبست سعی وسفارش اور ہمارے رونے دھونے سے (کہ جسمین اب ہم کو اچھی مشق بہم پہنچی تھی) ہوگیا اور کسیقدر زرِ نقد بھی بمد پیشگی شہر کے بیفکرے مالدار رئیسون سے ہتھے چڑھ گیا۔ اخبار مین کچھ معمولی اِدھر اُدھر کی لوکل خبرین ہوتی تھین اور انگریزی اخبارون سے پُرانی دُھرانی خبرون کا ترجمہ بھی ہوجایا کرتا تھا چند روز کے تجربے مین یہ رنگ پھیکا معلوم ہوا اور اخبار کا نتیجہ اُسکے اصلی مقصد یعنی (قومی استحصال بالجبر) کے خلاف

نظر آیا۔ فوراً ہم نے پیترا بدل دیا۔ اب کیا تھا روز ہمارے پاس
شہر کی ذلت سرشت اور آبرو ریز عفت سوز خبرون کا ذخیرہ جمع
ہونے لگا۔ کچھ خبرین تو اللہ کی عنایت سے واقع مین بھی ملجاتی
تھین۔ باقی اکثر آسانی سے ہم خود تصنیف کرلیا کرتے تھے۔ دو چار
رئیسون کی شکایت جو چھپی اور دو تین بیس وحشت انگیز قصے جو درج
صحیفہ ہوئے پھر تو غل ہوگیا اور ہر امیر و غریب اس قومی آرگن کی
آزادانہ چوٹون سے ڈرنے لگا۔ ادھر ہمنے مشہور کردیا کہ انگلشمین
و پانیر وغیرہ مین اس ناچیز پرچے کے آرٹکل ترجمہ ہوکر چھپا کرتے ہین
اور گورنمنٹ سے اسکی خریداری کی درخواست آئی ہی اور شمالی و
مغربی مین بعض احباب کی کوشش سے ایک سو پرچے وہان کی
گورنمنٹ خرید کریگی۔ یہ بھی بعض ڈرپوک اور بزدل رئیسون کے
کان مین ڈال اور ڈلوا دیا کہ صاحب کلکٹر بہادر نہایت توجہ سے
اس پرچے کو پڑھوا کر سنتے اور اسمین جو خبرین یا مضامین چھپتے ہین
اُنپر خاص کرکے توجہ فرماتے ہین۔ اُن خبرون کا مشہور ہونا تھا پھر
تو اس کے داب و رعب کا سکہ بڑے بڑے لوگون کے دلون پر بیٹھ گیا
اور بمد پلیشنگی اس قومی آرگن کو عطیۂ تائیدی اکثر حضرات سے ملنے لگے۔
اس زمانے کی چیز ندم خورندم کی آسایش اور سامان آرمش و رامش

بیان سے باہر ہے - آج ایک پرچا پایا ماراکل دوسرے کو دھمکی دی -
پرسون تیسرے شخص کے گھر کی بنسبت ایک جھوٹ خبر اسطرح پر
چھاپ دی کہ اخلاقی لائبل ہوا ور قانونی لائبل سے بری - غرض
آئے دن ایک تازہ شکار دامِ کاسۂ گدائی مین پھنسایا جاتا تھا -
اسی زمانے مین ہمنے مصلحتہً اپنے کو بعض انگریزی اخبارون کا
نامہ نگار بھی مشہور کردیا تھا اور دال چاول کے بھاؤ اور برسات
گرمی کی کیفیت کے ساتھہ بعض رئیس کی موقع سے تعریف بھی لکھدیتے
تھے - اسکا اثر ہمارے اخبار کے اثر سے ملکر ایک عجب طرح سے
رئیسون کے دلون پر پڑتا تھا -

چھہ سات مہینے تک تو بڑی دھوم سے یہ اخبار چلا اور رکُشت
ایک اچھی رقم ہاتھہ لگی مگر بعد اسکے اسکا بازار سرد نظر آنے لگا - ایک
برس پورا ہونے کو ہنوز کچھہ روز باقی ہی تھے کہ آثارِ علالت اخبار کے
جبہۂ حال سے نمودار ہوئے اور ہمکو اُسکی زندگی کی طرف سے مایوسی
ہوئی سب پہلے سے اِس قومی خیرخواہ کی تجہیز و تکفین کا سامان کرنا
ضرور تھا اِسلیے ہمنے اپنے خاص حلقون مین اُسکی سخت علالت کیوجہ
ناقدردانیِ قومی مشہور کردی اور کہہ دیا کہ یہ مرض ایسا سخت
اور لاعلاج ہے کہ جس سے جان بر ہونے کی کوئی شکل نظر نہین آتی

اور جسکی کوئی مفید دوا اب تک ڈاکٹرون نے نہین پائی - پھر تو
روز بروز بلکہ صبح و شام اِس قومی بیمار کی جان گداز علالت کی
نسبت ہمارے دہن کے پر سخن دفتر سے بولیٹین نکلنے لگا - قصہ کوتاہ
جب وقت اخیر آن پہنچا نہایت آسانی سے حضرت ملک الموت نے
آپ کی روح قبض کی اور آپ ہنستے کھیلتے ایک قوم کو رُلاتے اور
پچتواتے اِس جہانِ فانی سے سدھارے - اِنکی تجہیز و تکفین کی ضروری
رسوم سے فارغ ہوکر ہم بھی کوچۂ صحیفہ نگاری سے دل شکستہ الگ
ہو گئے مگر مطبع کے لوگ چونکہ شدت سے خودغرض اور قومی ہمدردی
سے بالکل خالی تھے اِسلیئے قلیل مالی حساب وکتاب کے اپنی مرضی
کے مطابق صاف نہونے کے سبب ناحق حرف شکایت زبان پر لائے
بہرکیف بعض رئیسون نے اِسکا بھی فیصلہ کروادیا اور ہم ایک خوفناک
قومی آرگن کے بے موقع بگڑنے کا تجربہ حاصل کرکے اپنے مشاغلِ
قدیمہ مین مصروف ہوئے اور اب اُسی قسم کی نامہ نگاری کا ٹیا کچھ
تیزی سے ہلانے لگے جسکا ذکر سطورِ بالا مین ہو چکا ہی - اِس ذریعے
سے بھی قومی استحصالِ بالجبر کبھی کبھی ہو جاتا تھا مگر بعض نشانہ خالی بھی
پڑتا تھا - بعد چندے ہم بڑی دھوم دھام سے اُن خیالی فوائد کو بیان
کرنے اور اپنے مُنہ میان مٹھو بنکر اُنکو شتہار دینے لگے جو ہمارے اِسلامی

قومی آرگن کے ذریعے سے ایک سال مین قوم کو پہنچے تھے - اُس
عرصے مین جو کچھ رعایت وحمایت مسلمانون کی گورنمنٹ کی جانب سے ہوئی
تھی یا رئیسون نے ہمارے صوبے یا دوسرے صوبون مین مسلمانون کی تعلیمی
وتمدنی ترقی مین کچھ دیا لیا تھا سب کو ہم اپنے اخبار کی کوشش پر محمول کرتے
تھے اور لوگون کو اسکا یقین دلاتے تھے کہ جو تخم منفعت کہ ہمنے بو دیا ہے
اس سے بہت سے بارور درخت آیندہ پیدا ہونے والے ہین - ہم کو
یاد نہین آتا کہ کسی رئیس یا امیر کی تعریف ہمنے اخبار مین مفت چھاپی ہو
یا تو اسکی اُجرت پیشگی لے لیتے یا مابعد مین مع سود قیمت مدحت
وصول کرتے - اِس زمانے مین اخبار مین تعریف چھپنے کی جادو اثر
تاثیر کو ہمنے دریافت کیا تھا - جن لوگون کی مذمت ہمارے اخبار مین
درج ہوئی وہ سب اُسکے مستحق تھے اور ہر شکایت ومذمت مین قومی
ہمدردی کا گہرا رنگ دیا جاتا تھا اسلیے الضافاً واخلاقاً اِس قومی آرگن
یا اُسکے پکڑنے والے پر کوئی الزام نہین آسکتا -

اس قومی طریقۂ روزگار کی مزہ دار چاشنی ہماری زبان مین ایسی
لگی تھی کہ اُسکا چٹخارا ہم بھول نہین سکتے تھے اور اِس آسانی سے روپیہ
ملنے کی کوئی تدبیر رفاہِ قومی کے کامون مین مدد دینے کے لیے ذہن مین
نہین آتی تھی - اِسپر بھی یقین تھا کہ سوا اخبار کے ابرِ رحمت بارِ کسے اسلامی

ترقی کا باغ تروتازہ ہو نہین سکتا - مگر ہمارے نام سے کسی قومی اسلامی
ارگن کا اس شہر مین کامیابی کے ساتھہ جاری ہونا غیر ممکن معلوم ہوتا تھا
دو چار روز اس مضمون کو ہمنے سوچا - فوراً یہ خیال ذہن مین آیا کہ کسی
دوست کے نام سے اب یہ کام کیا جائے - ایک ہفتے مین سب بندوبست
درست و چست کر کے ایک دوسرا اخبار کسی دوسرے مطبع سے جاری
کر دیا اور اسکا نام (کجکول قومی) رکھا - واقع مین یہ اخبار بھی خاص
ہمارا تھا اور اسمین بھی کل مضامین ہم ہی لکھتے تھے گویا مسئلہ تناسخ کے
طلسماتی اصول کے مطابق کاسۂ گدائی نے کجکول قومی کی شکل مین
ایک دوست کے گھر مین نیا جنم لیا تھا - اس اخبار کو اور بھی زیادہ
جزرسانہ انداز سے ہم چلانے لگے - دو تین مہینے مین اسکے بھی سوڈیڑہ سو
خریدار ہو گئے اور مختلف قومی طریقون سے روپے وصول کیے گئے -
تائید کے دروازے کھلتے گئے اور ہم الگ تھلگ رہ کر اپنے چیلون مین
اس اخبار کی بہت تعریف کرتے اور لوگون کو اسکی خریداری کا شوق
دلاتے تھے - ہمارے خاص احباب کو اسکا شک تھا کہ ہم اسمین لکھتے
ہین کیونکہ وہ ہماری نرالی طرز تحریر سے آشنا تھے - یہ شک اخبار کے
حق مین اچھا تھا کیونکہ وہ لوگ اسکی حمایت اس نظر سے بھی کرتے تھے
کہ ہماری اعانت اس اخبار کی طرف مصروف ہے - کسی قدر پردے کا

آلٹ پھیر اس نئے سین مین نہایت ہوشیاری سے کیا گیا گو وصولی ناجائز کا اصول وہی پرانا رہا۔ ابتدا مین ایک اتفاقی خوش قسمتی کا سامان اِس جدید قومی اسلامی آرگن کے لیے یہ ہوا کہ اُسی زمانے مین ان اطراف کے ایک نواب صاحب ایک سونے کی چڑیا شہر سے آ وا کہلے گئے تھے اور یہ خبر تازہ دم ہم کو مل گئی۔ ہم نے اُنکے دیوان صاحب کے ذریعے سے یہ بات اُنکو جتا دی کہ اگر وہ بھاری ہاتھ سے پیش نہ آئینگے تو سارا حال پوست کندہ درج اخبار ہوگا اور اُنکی اخلاقی حالت اور خصلت کی کثافت کو گورنمنٹ اور حکّام کو واضح کرکے دکھا دیا جاے گا اور اِسکی طرف ہم پبلک کی توجہ کو غصّے اور شورش کے ساتھ منعطف کردینگے دیوان جی کو ہمنے گویا ایک عمدہ موقع زر کشی کا دیا اور اُنھون نے اِس مضمون کو اِس انداز سے نواب صاحب کے گوش گزار کیا کہ اُنکے ہوش اُڑ گئے۔ مارے خوف کے سانس پیٹ مین نہ سمائی۔ خلاصہ یہ کہ دمِ نقد پانسو پر معاملہ طے پایا اور دیوان جی سے اور ہم سے نصف لی و نصف لک پر معاملہ ہوا۔ اِسی طرح اَور بھی قوم علاوہ چندے کے جو براے نام بہت کم رکھا گیا تھا اکثر وصول ہو جایا کرتی تھین اور بڑے مزے سے قومی ہمدردی اور صلاح کے کام انجام پاتے تھے۔

افسوس اس فلاح جوی قوم نے اپنے متقدمین سے بھی عمر کم پائی
اور اسکو بھی اخیر حل کر وہی روگ لگا جس سے کاسۂ گدائی کی جان گیئی
تھی - مرض کی ابتدا سے بہت تدبیر کی گئی مگر کسی علاج سے فائدہ نہوا
اور عنفوان ہی مین یہ نونہال باغ اصلاح قومی موت کی سمی ہوا کے
لطمے سے مرجھا گیا - اسکے یکایک ترقی پکڑنے اور بند ہو جانے پر بہت
سے بدنیتون نے مختلف طور پر حاسدانہ رائے زنی اور نکتہ چینی کی
اور ہمارے نام کو اسکے ساتھ زبردستی شریک کردیا - اسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ بعض مفسدون کے فقرے پر چڑھکر ہمارے وہ دوست ہم سے بدظن
اور رنجیدہ ہو گئے جنکے نام سے وہ اخبار جاری ہوا تھا اور انسے اور اہل
مطبع سے ایک لڑائی پیش ہوئی جو خدانخواستہ عدالت تک جاتی
مگر ہمارے نیک دل احباب کے اس معاملے مین پڑنے سے فتنہ فرو ہوا
ادھر بعض رئیسون نے کچھ تائید کی اور ہمارے دوست نے کچھ
اپنی گرہ سے قومی آنراو ہمدردی کے لیے نکالا اور مطبع کا حساب
کتاب آخر کار بیباق کر دیا گیا - جو جو فوائد کہ ان دونون قومی اسلامی
آرگنون کے ذریعے سے اہل اسلام کو پہنچے ہین اور انکے دردمندانہ
اور ہوشمندانہ طور پر دو برس تک بگڑے رہنے مین ہمارے دست و
بازو کو جو جو صدمے کہ اٹھانے پڑے ہین وہ اس قابل ہین کہ اس موقع کی

آیندہ نسلون کی تاریخ مین بڑے روشن طلائی خطوط سے لکھے جائین

آٹھوان حصہ

اخبار نویسی اور اخبار فروشی کا تجربہ بہت زیادہ مزہ دار اور
خوشگوار نہین ہوا مگر اس کام مین بھی ہمارا الو کہین نہین گیا تھا۔
اخبار کے کام کے ہر مرتبہ بگڑنے پر بھی ہمارا کام کم و بیش بنتا رہا جبکہ
ہمارے دوسرے اخبار کا بھی جنازہ دھوم دھام سے نکل لیا اور اُسکی
جملہ رسومات مذہبی سے ہم فارغ ہو گئے ہم نے اپنی عنانِ ہمت کو
دوسرے پُر فضا اور پُر منفعت کوچے کی طرف پھیرا اور ہندوستانی
عہدہ دارون مین (جہان عموماً رسائی مشکل نہین ہی) رفتہ رفتہ
آمد و شد بڑھائی۔ کہین کسی معزز رئیس کے ساتھ چلے گئے۔ کسی سے
کسی جلسے یا میلے ٹھیلے مین معرفت حاصل کی۔ کہین کسی کے مذاق
کے مطابق استعمال پزیر ہو کر کچھ اُس کے کام آئے۔ کہین کسی طرح
جھوٹ دباؤ ڈالکر پہنچے۔ خلاصۂ کلام ایک سال مین ہماری آمد و شد
ہندوستانی حکام کے ہان اس زور و شور سے ہونے لگی کہ اس کا
چرچا تمام شہر مین پھیل گیا۔ ان عہدہ دارون مین بھی مختلف مذاق
اور مختلف مزاج اور مادّے کے لوگ تھے۔ جہان جو رنگ ہم نے مناسب
دیکھا اُسی کو اختیار کیا۔ کہین گرمی کہین نرمی کہین شوخی کہین ادب

عموماً یہ حکام جنمین ہندو مسلمان سب تھے ہم کو ایک اچھا اور
تربیت یافتہ اور طباع شخص جانتے تھے اور بعض اخبارون کے
تعلق کے سبب دل مین ہمسے ڈرتے بھی تھے - جبکہ حکام سیاہ فام
سے ہماری بے تکلفی اور دوستی کا قصہ اچھی طرح طشت از بام ہو گیا
پھر کیا تھا لاکھون دروازے منفعت اور راحت کے یکایک کھٹا کھٹ
یکے بعد دیگرے ہمارے سامنے خود بخود کھلنے لگے - اس شہر بلکہ
ان ضلاع کے لوگون کے اصول طینت و خصلت سے ہم چونکہ
بخوبی واقف تھے پہلو تاک تاک کر مختلف طرح پر مختلف عہدہ دارون
کی نسبت اپنی دوستی اور اُنکی کارروائی کے متعلق اپنے سوخ
کے ایسے دھوان دھار مرے چھوڑ دیے کہ جنکی روشنی دور تک
پہنچی اور اہل معاملہ اور اہل غرض ہماری طرف
چارون طرف سے آنکھ بند اور جیب کھولکر ٹوٹ پڑے - اُن کا
رجوع ہونا تھا کہ ہم نے بھی درخت منفعت سے میوے توڑ توڑ کر
فوراً دامن بھر لیا اور اسکی مطلق پروا نہ کی کہ کسی کے دامن حال پر
دھبا بھی لگے گا یہ مشہور تھا کہ ہم جملہ حکام کی ناک کے بال ہین اور
بغیر ہمارے سگے ہوئے اُنکو کھانا ہضم نہین ہوتا - گویا یہ حضرات چورن کے طور پر
ہمارا استعمال کرکے اپنے معدۂ نیکنامی کو کسی قدر صحت کی حالت پر رکھتے

تھے - روزانہ شام کے بعد سے دس بجے رات تک ہمارے گھر مین دربار
رہتا تھا ع سیکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید
ناواقفکارون کو ہمارے مکان پر مال زادی کے مکان کا دھوکا
اگر ہوتا تو بیجا نہ تھا - روز سرِ شام یہ بھی معمول تھا کہ کسی بدنصیب مُنصف
یا ڈپٹی کلکٹر کے ساتھہ ہوا خوری کے لیے شہر کے ولایتی چکر پر یا بازار مین
جاتے اور اپنی رسائی کو چمکاتے - کس طور پر ہم اِن غریبون کو استعمال
کرتے تھے اُسکی خبر مطلق اِنکو نہ تھی اور یہ ہم کو واقعی اپنا ہوا خواہ اور
مُفت کا مصاحب جانتے تھے اور اگر سچ پوچھو تو واقعی تھا بھی یہی -
اُنکی دوستی کے صدقے مین ہمارا کام بن جاتا تھا اور اِس سے اُنکی
دیانتداری مین کوئی داغ نہین لگتا تھا - کوئی بھاری شکار ہوتا تو
اُسکو ہم اپنے ساتھہ حاکم کے مکان پر لے جاتے تھے اور باہر سڑک پر
کھڑا کر کے یا باغ مین کسی روش پر ٹھہرا کر کسی روش سے اپنا کام
کرتے تھے - نوٹون کے جیب مین لے جانے اور لے آنے مین بڑی آسانی
تھی - ایک وقتِ معین تک اُس بدنصیب کو منتظر رکھکر ہم نکل آتے
تھے اور مصنوعی بشاشت کی ادا سے اُسکو نصرت کی بشارت دیتے
تھے - دو ایک معاملے مین غلطی بھی ہوئی اور اُسکے بعد سے ہمنے یہ طریقہ
اختیار کیا کہ دونون جانب سے الگ الگ لے لیا یا جمع کروا لیا اور

جسطرف کامیابی ہوئی اُدھر سے لے لیا اور دوسری طرف کا واپس
کر دیا - دو ایک منصف ایک آدھ صدر اعلیٰ اور بعض ڈپٹی ہماری
دوستی کی بدولت اُس شہر سے قلیل زمانے مین بدل بھی دیے گئے
ایک ایک دن کی سیر اور ایک ایک شب کی بے اعتدالی کی بدولت
ہمنے ہزارون ہی کمائے - پھر تو اِس آرام و عیش سے بسر ہونے لگی
کہ لوگ ہماری حالت پر حیرت کرتے تھے - روز دوپہر رات کے بعد ہمارے
غریب خانے پر دو چار احباب خاص جمع ہو کر خوب گل چھرّے
اُڑایا کرتے تھے - اور دن عید رات شب برات کی طرح بسر ہوتی
تھی - میونسپلٹی کے معاملات مین بھی ہم کچھ کام بنا لیا کرتے سکتے
کیونکہ بعض حکام کا اِس سے بھی تعلق تھا اِسکے سوا سارے کمشنر
ہمارا لوہا مانتے تھے - اِنمین ایک نہایت ہی شور پشت اور سرکش
ڈپٹی تھا - اُسکے ہان بھی ہم دو چار مرتبہ گئے مگر قبل اِسکے کہ ہمارا جسم
کُرسی پر بخوبی جمے اُسنے اِس زہر آلود اور غضب بار تیور سے ہماری
طرف دیکھا اور اپنی اداؤن سے اِس درجے مین شک اور غصّے کا اظہار
کیا کہ ہماری ہمّت پژمردہ ہو گئی اور ہم جلدی وہان سے کھسکے - یہ شخص
گو بڑا سرکش اور جابر تھا مگر اِس تجربہ کاری کی داد ہم بھی دیتے ہین ہمکو
حیرت ہی کہ یہ کیونکر فقط قیافے سے ہمکو اسقدر تول سکتا تھا کہ دو چار مرتبہ

کے بعد پھر ہم نے کبھی اِسکے گھر جانے کی ہمت اور خواہش نہ کی اور ہمیشہ اور
عہدہ دارونکو اُس سے بدظن کرتے رہے ۔

بدمعاشون اور کسبیون کے ہان سے تو ہمارے لیے ایک رقم
معیّن مُقرر تھی کہ وہ ہر برب تیوہارین بے تکلف مل جایا کرتی تھی ۔ یہ فقط
بیجا رسائی کا ٹکس تھا ۔ اِسمین کوئی خرابی نہین تھی کیونکہ ہم نہ کسی حاکم سے
سفارش کرتے تھے اور نہ کسی کو کچھ دیتے تھے ۔ اگر کوئی شخص گھر چڑھکر
ہمکو کچھ دیجائے اور یہ سمجھے کہ اِسمین اُسکا فائدہ ہی تو ہمارا قصور کیا ہی ۔
سیکڑون کے کام بھی ہمارے ذریعے سے ہوئے ۔ بیسیون شرفا کی
عزّت بھی بچی ۔ پھر اگر اسمین ہمارا بھی کچھ کام بنا تو اعتراض کی کونسی
جگہ ہی ۔ مگر تاہم بدنیّت لوگون نے رفتہ رفتہ نیش زنی کرکے دو ایک
عہدہ دار انکو ہمارے پنجے سے زبردستی اُڑا دیے ۔ اِس سے ہمارا
نقصان ہوا کیونکہ ہم اُنکے بہت طرح کے خفیہ کام کیا کرتے تھے اور انکے
گھر کے ہر رُکن کے ساتھ ہمارا ایک خاص تعلّق اور خاص برتاؤ تھا ۔ جہان
ہمکو ایک بالشت جگہ ملی تھی وہان ہمنے خوب اچھی طرح فراغت سے
ٹانگین پھیلا دی تھین ۔ یہ لوگ اپنی نسبت عام لوگون کی رائے بھی
دریافت کرتے تھے ۔ جس پہلو سے اُنکو اپنے مطلب کا بنانا ہوا اُسی کے
مطابق نہایت برجستہ مُسودہ گانٹھ کر اُسے دے دی ۔ کسی کی

نسبت کسی اخبار مین دو چار سطرین تعریف کی لکھدین - وہ اسیر بھول
گیا - کسی کی شکایت چھاپ کر اُسکو ڈرا دیا - بعض کے مذہبی خیالات
کی بھی تائید کرتے تھے اور ہر جگہ ہم رکابیہ طریقے کو برتتے تھے -
روزانہ عمدہ غذا - عمدہ سامان - نفیس حُقّہ - ہواخوری کے لیے
پُر تکلّف سواری یہ کام چند سال تک بڑی دھوم دھام سے چلا
آخر رشک و حسد کا دریا جوش مین آیا اور ہماری کامیابی کا جہاز
طوفانی ہوا - ایک آدھ معاملے مین جو ہمنے نہنگِ بے حلق کیطرح
اِسقدر کھا لیا جسکے ہضم کی قدرت نہ تھی تو فساد واقع ہوا اور معاملہ
پولیس تک پہنچنے سے ہم نہایت مصیبت مین گرفتار ہوئے -
بہزار خرابی ہم جیل کے دروازے سے لَوٹے اور ایک بہت بڑا
حصّہ ہماری کمائی کا اخراجاتِ ناجائز مین گل گیا - جو کچھ قلیل کہ
ہمارے پلّے رہ گیا تھا اُسکو لیکر ہم الگ ہوئے اور حکمتِ عملی
اور طریقۂ روزگار کے بدلنے کی ضرورت پھر نظر آئی +

نوان حصّہ

حُکّامِ ہندوستانی کے عمدہ اور بیدار مغزانہ استعمال سے
ہمکو ایک طرح کی غیر مستقل مرفّہ الحالی ہوگئی تھی - اُسمین جبکہ فرق آیا
اور جائز اور ناجائز ضرورتون اور پُر آفت عادتون نے جبکہ

زور سے رکھکر اپنے شکنجے مین کسا اُسوقت فرطِ اضطراب
وناامیدی کے عالم مین ہمارا خیال تردد مالامال قلابازی کھاکر
پیری و مریدی کے زرریز اور زرخیز دریا کے کنارے جا پڑا اور
ہماری اُمید کی غرقاب کشتی ناکامی اور مایوسی کے گرداب سے
کسیقدر اُبھری - اِس خیالی نطفۂ حرام کے بلاقصد وخواہش غیر
فطری طور سے دل کے رحم مین جمجانے اور بلا ترشُد قتبۂ دماغ مین
مداخلتِ بیجا کرکے گھس آنے کو ہمنے نیک فال تصور کیا اور اِس
ترکیبِ زرکشی کی تفصیلات کو سوچنے لگے - آنکھ کا بند کرنا اور
معلومات کے دروازون کا کھلنا تھا کہ ہمنے اپنے ہم مذہب اور ہم مذاق ہادیانِ
طریقیت وواعظانِ ملّت کو مغربی اور جنوبی بنگالے کی روپہلی
سنہری اور لب ریز جھیلون مین سُرخ رو سُرخاب ہدایت کیطرح
اِدھر اُدھر بڑی خوشحالی اور طائرانہ آزادی سے چرتے چگتے پھرتے
تیرتے دیکھا اور اُنکی غیر معمولی مجرّب اور چکنی ہوئی حالت دیکھکر
ہمارے مُنہ مین پانی بھر آیا - ہماری خواہش زور سے اِس طرف
مصروف ہوئی کہ ہم باوجودیکہ غیر مقلد ہونیکے اِس آسان اور
مغفرت نشان اور عاقبت محمود اور حلوا بے دود طریقۂ زرکشی
مین اُنکی پوری پوری تقلید کرین - ہم مین بارے کون سا پرِ سُرخاب

لگا تھا کہ تبدیلِ حالت مین کسی قسم کا عذر اور تامّل ہوتا ضرورت کے
مطابق اور زمانے کی مناسبت سے ہر انسان کی حالت کا بدلنا
ایک ایسا ضروری امر ہی کہ جس سے ہر تجربہ کار شخص واقف ہی۔
اس کارِ خیر کے لیے سیکڑون طرح کے سامان ہزارون قسم کے
تجربے اور لاکھون بیش بہا اور نادر معلومات کے گنجینے آگے
سے ہمارے پاس موجود تھے اور اس کام کو ایک دوسرے فرخندہ
فرجام پیرایے مین ہمنے ابتداے عمر مین کیا بھی تھا گو تجربہ اُسکا چندان
لذیذ اور شیرین نہین ہوا تھا۔ ہمنے اپنے قصد کو مصمّم کرکے اپنے
پیری مُریدی ٹور (دَورے) کا سامان درست کرنا شروع کیا
سب سے پہلے ہمنے اپنی ریش کو پوری بے انتظامی اور غیر
مسلسل انداز سے حرامزادے کی رسّی کی طرح بڑھنے کی اجازت دیدی
اور آسیرِ حنا سے خاص سُرخابی رنگ کی پالش کی۔ سر کو بڑی
شدّت اور اہتمام سے ایسا گھُٹوایا کہ اُس مدوّر چیز پر اکثر بزرگوار اُنکو
سمندر کی بڑی کوڑی کا دھوکا ہوا۔ اُسکی نورانی چمک پر مشکل سے
نگاہ جمتی تھی۔ مونچھ گویا بالکل صفاچٹ کردی۔ بہت غور سے
دیکھنے سے ایک غیر محسوس خوشنما باریک خطِ سرخ اوپر کے
لب پر معلوم ہوتا تھا۔ لمبی لمبی آستینون کے بہت گھیر دار

گھنڈی دار کرتے اور مردنگی نماچست شرعی گھٹنے بھی بنواڈالے - کشیدے کی پرانی دھرانی پگڑی کیتھے کی رنگین ناسدانی چھینٹ کا دوگز ارومال اور دلی وال ناگورا بھی خرید لیا - فقہ و حدیث کی ضروری اردو کتابین بھی جسطرح ممکن ہوا فراہم کرلین - اپنے کتب خانہ دینی کی عظمت کے بڑھانے اور اُس سے غریب مسلمانون اور جاہل واعظون کو دبانے اور ڈرانے کی نیت سے ڈیلی انگریزی اخبارات (انگلشمین ڈیلی نیوز اسٹیٹسمین وغیرہ) کے جتنے فایل میسّر آسکے انکی نہایت نفیس ہندوستانی دینی کتاب نما موٹی موٹی جلدین بنواڈالین - اور ان تمام اصلی اور مصنوعی کتابون کے لیے بیش قیمت کھاروے کے جزو دان بنائے تاکہ وہ ہمارے اور ہماری کتابون کے عیوب کو چھپائین اور معرکۂ شکم پروری مین کام آئین - دو تین ایسے نوجوان طالب العلمون کا بندوبست بھی کرلیا کہ جنمین عقیدت مند اور استعمال پزیر مُرید بننے کا مادہ تھا اور جنسے اُمید کیجاتی تھی کہ چند دنون کی تربیت سے ہمارے کام مین پوری مدد دیسکین گے اور آیندہ ہمارے قوتِ بازو بنین گے انکے منتخب کرنے مین بعض مصالح سے عِلاوہ اَور صفتون کے حُسنِ صورت کی بھی کسی قدر رعایت کی گئی تھی -

قلیل ہی عرصے مین اس سفر نصرت اثر کے سارے ساز وساما
سے درست ہوکر ہم اپنے کمسن خوش رُو اور خوش اطوار چیلون کے ساتھ
پورب کی ریل مین بیٹھکر اُس مشہور شکارگاہ کی طرف روانہ ہوئے۔
ریل پر سفر کرتے ہوئے خیریت اور آرام سے مقام گوالندمین صبح کو
نمازِ فجر کے وقت پہنچے اور وہان ایک بڑی سی پنسوئی کرایہ کرکے
ضلع نصیرآباد کے بعض زرخیز مشہور پیرپرست دیہاتون کی
طرف روانہ ہوگئے۔ کشتی کا سفر مشرقی بنگالے مین واقعی نہایت
پُرلطف اور صحت پرور ہے۔ دو روز کے سفر کے بعد ہماری کشتی موضع جعفرپور کے قریب پہنچی اور جبکہ وہ موضع قریباً ایک
میل کے رہا اُسوقت حسب الہدایۃ کشتی کے اندر کی صدر کی
جانب ایک نیلگون سوزنی بچھادی گئی اور اُسپر ایک بڑا سا
گاؤتکیہ رکھا گیا۔ چپ و راست اُس تکیے کے کتابون کو اِس
انداز سے لگا اور سجادیا گیا کہ کشتی کی چھت تک کتابون کی دیوار
بنگئی۔ سامنے ایک اگالدان پان کا بٹا نا سدانی اور ایک
قلمدان قرینے سے رکھا گیا۔ بعد اِسکے ہم اپنے ساز و یراق سے
درست وچُست ہوکر اور اپنی ادھ منی پگڑی سر پر رکھکر تکیے
سے لگ کر دو زانو ہو بیٹھے اور ایک بڑی سی قلمی عربی کتاب

کھول کر سامنے رکھ لی۔ ہمارے شاگرد سامنے فرش پر کنارے
ہٹ کر بیٹھے۔ کشتی کے گھاٹ پر لگتے تک یہ سب سامان درست ہو گیا تھا
ہماری آمد آمد کی خبر اُن اطراف مین پہلے سے مشہور تھی
اور ہماری نسبت احباب کے خطوط کے ذریعے سے وہان کے
اہلِ اسلام نے اچھّی راے قائم کی تھی۔ اُس موضع مین حنفی لوگونکی
تعداد کم تھی اور زیادہ حصّہ لوگ عامل بالحدیث الموسوم بہ رفع
یدینی تھے۔ کشتی کا لگنا تھا کہ اُس بستی کے چند ممتاز شخص کہ جنکو وعظون
اور عالمون سے ملنے جُلنے کا تجربہ تھا ہماری کشتی پر آئے اور نہایت
گرما گرمی سے السّلام علیکم کہکر بڑی ہمدردی اور سچّے اِسلامی تپاک
سے ہمسے ملے۔ معمولی مزاج پُرسی وغیرہ کے بعد اُن سیدھے اور
اللہ والے حضرات نے ہمارے وہان جانے کی نسبت اپنی غایت
درجے کی مسرّت ظاہر کی اور بستی کی مسجد مین جمعے کے روز وعظ کی
دعوت کی۔ ہمنے نہایت خندہ پیشانی اور شکرگزاری کے ساتھ
اِس دعوتِ سراپا رحمت کو قبول کیا اور اپنی پوری خواہش
اور کوشش مسلمانون کی ہدایت کی نسبت مختصر لفظون مین
ظاہر کی۔ جب تک وہ لوگ کشتی پر بیٹھے رہے ہمارے سامانِ
عظمت نشان کی طرف اُنکی نگاہین مضطربانہ جاتی اور حُسنِ عقیدت

سے گہرے رنگ مین ڈوب کر واپس آتی تھین ۔ ہم اِس
کامیابی پر باری تعالیٰ کا شکر ادا کرتے جاتے تھے ۔ خلاصہ
یہ کہ قبل رخصت ہونے کے اُن لوگون پر ہماری عظمت کا بہت
بڑا اپر تو پڑچکا تھا اور اُنھون نے اِسکو دیکھ لیا تھا کہ اِس ٹھاٹ
سے کوئی واعظ اُدھر نہین گیا تھا ۔ جبکہ اُن صاحبون نے ہمارا نام
پوچھا تو ہمنے ابتدا مین حاجی حافظ قاری کا لفظ لگا کر اُن سے نام کہا ۔
مولنا تو وہ جانتے ہی تھے ۔ اُنکا کشتی سے اُترنا تھا کہ ایک شب و
روز مین ہمارے خیر مقدم کا غل تمام اطراف واکناف مین مچ گیا اور
ہماری تعریف آتشِ صحرائی کی طرح بستی بستی پھیل گئی ۔ دوسرے روز
سے پھر تو ہدایت کے پیاسون کا تار بندھ گیا اور جوق جوق مسلمان
کاشتکار اور شقدار اور اہلِ پیشہ ہماری کشتی پر مختلف قسم کی جاندار
اور بیجان نذرین لے لے کر ہجوم لانے لگے ۔ ہر شخص کی عقیدت کا
جوش ایک دوسرے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا ۔ تمام دن کشتی پر
ایک خاصے متوسط درجے کے دربار کی کیفیت رہتی تھی اور نذرانے
کی چیزون کے لینے اُنکے حفاظت سے رکھنے اور ہر ایک آدمی کا شکر
ادا کرنے کی فرصت نہین ملتی تھی ۔ ہر دم مصافحے کی دھوم تھی ۔ دو گھنٹے
مین سیکڑون آدمیون سے ہاتھ ملانا پڑتا تھا ۔ مختلف مسئلون سے

سُوالات ہوتے تھے اور بیسیون شکوک مسئلون کے متعلق ہم سے رفع کیے جاتے تھے - پہلے پہل اِن لوگون کی زبان سمجھنے مین ہمکو کسی قدر دقّت ہوئی مگر پھر قلیل ہی عرصے مین ہم اُنکے لہجے اور محاورات و لُغات سے بخوبی واقف ہو گئے اور کبھی کبھی حسبِ ضرورت ہمارے شاگردون مین سے بعض صاحب مترجمین کا کام بھی کرتے تھے - چار روز کے اندر اِسقدر کثرت تحائف اور نذر کی چیزون کی ہوئی کہ اُنکو برباد نہ ہونے دینے کی معقول تدبیر سوچنی پڑی کیونکہ ایسی نفیس اور مُفید چیزون کو برباد ہونے دینا عقل کے بالکل خلاف تھا - پہلے سے یہ امر بھی دریافت کر لیا تھا کہ اُس بستی مین یا اُسکے آس پاس کوئی مُخالف فرقے کا واعظ یا مولوی تو نہین ہی اور اِسکے دریافت ہونے سے کہ اُسوقت مطلع بالکل صاف تھا ہم کسیقدر دل مین خوش ہوئے کیونکہ اُس میدانِ ہدایت مین کسی حریف کے آجانے سے مقابلے کیواسطے طیّار ہو جانا ضرور تھا -

جمعے کے روز ۸ بجے صبح سے اطراف واکناف سے اُس بستی مین لوگون کا ہجوم ہونے لگا اور دس بجتے بجتے سیکڑون کشتیون کا میلا دریا مین لگ گیا - سادے اور سیدھے مسلمان لباسِ صاف پہن پہن کر مسجد کیطرف

جا رہے تھے اور نورِ ایمان اُنکے چہرون سے عیان تھا - ہم نے دس گیارہ
بجے حجامت اور غسل وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے کپڑے بدلے اور
وعظ کے مضامین کے نوٹ کو غور سے ایکبار مطالعہ کیا کیونکہ قبل اسکے
ایک خاص رنگ مین اس خاص طریقے سے وعظ کرنے کا تجربہ نہین تھا
مگر چونکہ بڑے بڑے واعظون کا وعظ بار ہا سُنا تھا اور گوش زدہ اثر
دارد کے اصول پر اُنسے فائدہ بھی اُٹھایا تھا اِسلیے مضامین
وعظ کے خیال مین گانٹھنے اور سمیٹنے مین زیادہ وقت نہین ہوئی - نماز
کے وقت کے کسی قدر قبل چند دین دار مسلمان ہماری پیشوائی کے لیے
کشتی پر آئے اور ہم یہان سے اپنے چیلون اور معتقدون کو ساتھ لیکر
خرامان خرامان حرارتِ مذہبی کے جوش مین نیم رقصان جانبِ مسجد روانہ
ہوئے - ہمارا مُنہ پان سے شکار مارے ہوئے شیر کیطرح سُرخ تھا - اِس
ٹانک کو قوت اور تازگیِ مزاج کے خیال سے ہمنے کسی قدر زیادہ اِستعمال
کیا تھا - لب سے دو دو انچ نیچے تک پان کا سُرخ غلیظ عرق بھرا تھا
جِسکے پونچھنے کی بار بار ہمکو ضرورت ہوتی تھی - خلاصہ یہ کہ ایک مختصر
براتیون کی جماعت کے ساتھ ہم بڑی دیندارانہ شان وشوکت سے
مسجد مین داخل ہوئے اور نماز اور خطبہ ایک ایسی خاص قسم کی قرارت
سے ہمنے پڑھا کہ جسکا عام اثر بہت دِل رُبا اور دل چسپ تھا - یہ قرارت

کسی خاص اصول و قواعدِ قرارت سے وابستہ ہونے کے سبب تکلفات
بے حاصل سے بالکلیہ بری تھی - ہر لفظ کو ہم بہت زور سے مسل کر حلق
سے زبان تک لاتے اور پھر پاؤں دہن مین اُسکو دستۂ زبان سے خوب
جوکوب کر کے منتشر طور پر چھرّے کے مثل مُنہ سے نکال دیتے تھے - اِس
حلقی جمناسٹک کی تعبیر جُہلا الحن بصری و کوفی سے کر کے داد دینے کی
نظر سے یہ کہتے تھے کہ ایسی نئی وضع کی خاص عربی قرارت اُنھون نے
کبھی نہین سُنی تھی - نماز و روزہ سے فارغ ہو کر ہمنے رصدگاہِ ہدایت سے
اپنی دوربین نظر سے حاضرینِ مسجد کی طرف دیکھا اور غور سے معلوم کیا کہ
کوئی خوفناک آدمی اُنمین نہین ہے - بعد اِسکے ہمنے بڑی دھوم دھام سے
ہنگامہ آرا پیرایے مین وعظ شروع کر دیا - وعظ کے مضامین تو حسب معمول
بہت ہی کم تھے مگر گھنٹے بھر تک اوّل مرتبہ غُل مچانے اور بیہودہ بکنے کا
مصالح ہمارے پاس جمع تھا - تقلید کی مذمت اور اجتہاد کے استحسان
اور فوائد سے ہمنے پہلے گفتگو شروع کی اور تھوڑی دیر تک اُن معمولی
دلائل و براہین کو رٹتے رہے کہ جنسے ہر وہابی واعظ واقف ہے - بعد اِسکے
ہمنے نہایت تیزی اور شورہ پشتی کے ساتھ حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ
دیگر بزرگانِ دین و اُنکے مقلد جملہ نامی و گرامی عُلما مشرقی بنگالے کے کل حنفی مذہب
واعظین و علما اور ہندوستان کے تمام حنفی مذہب مسلّم الثبوت اور عالی رتبہ

علما کی توہین اور ہجو اور تضحیک مختلف شرارت کے پیرایون مین کی گئے
اُنکے خانگی خصائل اور معاملات اور ذاتی اُمور پر خوب خوب چوٹین کین
اور اُن جُہلا کے نزدیک کہ جنکے ایمان والے دلون کو ہمارے متقدمین نے
ایسے ہدایت آمیز اور اخلاق سرشت مضامین کے سننے کے لیے برسون
سے طیّار کر رکھا تھا اِن حضرات کو خوب حقیر اور مخرّبِ دین ثابت کیا۔ اِن
ضروری اور ایمان آفرین اور مغفرت قرین مسائل کے بیان سے فراغت
حاصل کر کے ہم نے مہمان نوازی کے محامد اور اجر کو بڑے مبالغے اور پُر اثر
طور سے بیان کیا اور پورب بنگالے کے کاشتکارون کا مہمان نوازی
مین عربون سے مُقابلہ کر کے سارے ہندوستان کے مسلمانون پر اِس
خصوص اور نیز دینداری اور اتقا مین ترجیح دی اور اخیر مین نہایت
رقّت انگیز اور رقّت خیز طریقے سے گریہ وزاری کے ساتھ وعظ کو دعا پر
ختم کیا۔ اِس گریہ وزاری مین پانچ چھہ سو آدمیون کی آواز پر ہمارے
شاگردون کی آواز غالب آتی تھی اور اِسکے سُننے سے ہمارا دل مارے
خوشی کے اُچھل اُچھل پڑتا تھا۔ اِس پہلے وعظ کی کامیابی بعنایت
ایزدی نہایت حسب خواہ ہوئی اور اِسنے ہماری ہمّت اور اُمید کو
بہت بڑھایا۔ اِس وعظ کے بعد اُسی جلسے مین سو آدمی کے قریب
صدقِ دل سے ہمارے مُرید ہوئے اور حسبِ دستورِ قدیم ایک روپیہ

پر ہڈ کے حساب سے نذرین گزرانین جنکو ہمنے فقط کن انکھیون سے
دیکھا اور ہمارے چیلون نے اُٹھالیا - اُسی مجلس مین اور دنل
پانچ مواضعات مین ہماری دعوت ہوئی اور زادِ راہ کے لیے
ایک اچھی رقم سے ہماری تواضع کی گئی +

بعد اسکے اُس بستی سے ہملوگون کا بجرہ کھلا اور موضع اینٹھیا
کی جانب اور بستیون سے ہوتا ہوا روانہ ہوا - وعظ کا مسودہ
سابق الذکر برابر قائم رہا - صرف ہر وعظ مین ایک نئی بحث ابتدا مین
چھیڑ دیجاتی تھی اور کبھی کبھی موقع دیکھکر بعض مضامین مفید بھی بیان
کر دیے جاتے تھے اب جن جن مواضعات سے ہمارا مختصر بجرہ گزرتا
اِس کثرت سے کھانے پینے کی ہر قسم کی چیزین آتین کہ جنکا پھینکنا
بھی مشکل تھا کھانا تو درکنار - دو ہی مہینے مین ہملوگون کا رنگ روپ
بدل گیا اور کپڑے تنگ ہونے لگے - وہ تو خیریت تھی کہ شرعی
لباس تھا اِس سے کچھ زیادہ نقصان نہین ہوا - مرغون کی کابکون
کی کشتی کی چھت پر بعض وقت ایسی کثرت ہو جاتی تھی کہ اکثر اوقات
صاف معلوم ہوتا تھا کہ ہملوگ اِسکول بالاے سر روان ہین یا
کشتی کی چھت پر ہماری ہدایتون کی اثر افشانی سے ہماری مجلسِ
وعظ کی نقل ہو رہی ہی - ہاٹون اور بازارون مین ہمارے حسبِ ایما

ہمارے چیلے ہر قسم کی نذر کی چیزون کو موقع موقع سے فروخت
کرکے نقدی کر لیا کرتے تھے - اکثر بستیون مین شکرہ پالنے
کے مشہور قاعدے سے ہم پچاسون آدمیون کی دعوتاپنی سخاوت
وخوش اخلاقی کی شہرت کے لیے کردیا کرتے تھے - خلاصہ یہ کہ
ہملوگون کو مُریدون اور معتقدون کی سرکار سے ایسی عمدہ اور
جان پرور خوراک روزانہ ملتی تھی کہ شاید ہی مہاراج کھنڈےراؤ
کے عہدِ کشتی مین الیّا اور رمزی کو ایسی مُقوی اور مُفید خوراک
ملتی ہو - واقعی یہ ہی کہ جو اہتمام فضلِ الٰہی سے دینی دورے مین
ہملوگون کے کھانے پینے کا دیندار اور خوش عقیدہ مسلمانونکی
طرف سے ہوتا تھا یہ سامانِ خلوص وارادت نشانِ مہمانداری
شاید کسی وایسراے اور نوّاب کو بھی ہندوستان مین حاصل
نہین اور نہ ہوسکتا ہی -

انیٹھیا کے شکارگاہ مین ایک پُرانا اور باران دیدہ
اور خونخوار بن بلاؤ ایک عالم کی کھال مین نہایت افسردہ
حال مین رہتا تھا - اُسکو جو ہماری متواتر کامیابیون
اور غیر معمولی شہرت اور منفعت کی خبر ملی وہ اپنے دارالسلطنت
مین ہمارے آنے کی خبر سُنکر غرفش کرنے لگا اور اُسکی غُرفش کی

شورش کے اثر سے حنفیون نے وہان کے وہابیون سے کہا تھا کہ اگر
کچھ غیرت اور ہمت ہو تو اپنے مولنا کو ہمارے مولنا سے بحث مین
بھڑا دو اُسوقت اُنکی قلعی کھلجائے گی۔ اِسکے ساتھ ہماری شان
مین بھی اُن الفاظِ سخت کا استعمال کیا۔ غرضکہ معمول کے مطابق
باتون ہی باتون مین بات بڑھگئی اور ہمنے دیکھا کہ بغیر مقابلہ کیے ہوے
آبرو بچنے کی کوئی شکل نہین ہی۔ المختصر دو چار روز کی گفت و
شنود مین چودھری قطب الدین صاحب کی مسجد مین بالی
ٹھہرگئی اور جانبین سے طیّاریان ہونے لگین۔ ایک روز مباحثے
کے لیے ٹھہرا اور ہزارون آدمیون کا ہجوم ہُوا۔ ایسی کثرت
تھی کہ مسجد اور صحنِ مسجد مین جگہ نہ پاکر اکثر دیندار جوشِ مذہبی
مین درختون اور آس پاس کی دیوارون پر چڑھ چڑھ گئے۔
پولیس نے بھی خدا جانے کس شخص کے کہنے سے مسجد کے قریب
آنکر پرا جادیا تھا اور بعض مسلمان عہدہ دار اردلی کے ساتھ
صحنِ مسجد مین مصروفِ انتظام تھے۔ پہلے ہمنے اپنے شاگردون
اور مُریدون کے ذریعے سے اُس بیشۂ بیدینی کے بن بلاؤ کو مرعوب
کرنے اور لوگون پر اپنا رعب جمانے کے لیے اپنی اصلی اور مصنوعی
دینی کتابون کو ایک اہتمام سے جلوس کی آرایش کی چوکیون کے

طور پر شاگردوں اور مُریدوں کے سروں پر رکھکر بھجوایا پھر ہم مسجد مین گئے
اور وہان صاف صاف جنگی سامان دیکھکر ہم اپنے دل مین گھبرائے
اور یہ مصرع زبان پر لائے ع

کہ عشق آسان نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا

مسجد کے قُرب وجوار مین دینداروں کے سوا بعض بعض جگہ
کچھ گنوار کے لوگ بھی ساز و سامان سے آراستہ پائے گئے اور
مختلف طرح کے لٹھ وغیرہ سے مسلح نظر آئے ۔

ہماری کتابوں کے جلوس کا عوام پر کسی قدر اچھّا اور دیرپا اثر
ہوا تھا مگر مسجد مین جاکر جو حریفِ مقابل کو ہمنے دیکھا تو وہ حقارت آمیز
تبسّم سے ہماری کتابوں کے ٹھیلے کی طرف دیکھتا نظر آیا اور یہ کہتا تھا
علم در سینہ نہ در سفینہ ۔ بحث کے قبل معمولی مزاج پرسی وغیرہ ہوئی
اور حاضرین مین سے دونوں فریقوں کے جو لوگ ممتاز اور انصاف
پسند تھے ہم لوگوں کے قریب آبیٹھے مسئلے پر گفتگو چھڑی ۔ دونوں
جانب سے معمولی وار ہونے لگے ۔ دو چار جواب و سوال کے بعد
ہمنے دیکھا کہ ہمارا حریف گو ظاہری وجاہت اور بیہودہ سرائی مین
ہمسے کم ہی مگر اُسکی استعداد ہمسے بہت زیادہ ہی ۔ اب اُسکی چوٹین
زور زور سے پڑنے لگین اور گو ہم چاہتے تھے کہ اُسکو علمی مضامین سے

ہٹاکر اور مغالطہ دیکر معمولی باتون مین لگائین مگر وہ اونٹ کی سی
پکڑ کرنے لگا۔ ہمنے جھٹ موقع پاکر اُسکی تقریر پر اعتراض کردیا
کیونکہ اُسکی تقریر بنگالی معمولی عالمون کی سی تھی۔ اِسپر کچھ ردّ و
بدل ہونے کے بعد ہمنے دیکھا کہ اُسکے ہاتھ سے مفر محال ہی اور
اُسکے مُریدون نے اُسکے غلبے کو دیکھکر مرغِ بے ہنگام کی طرح زبان
بنگلہ مین یہ غُل کردیا (ہر یا دیلو) یعنی ہرا دیا ہرا دیا۔ اسپر
ہمکو مصنوعی غُصّہ آیا اور اپنے متقدّمین کے قدم بہ قدم چلکر بزرگانِ
دین کی شان مین الفاظِ نا ملائم کا استعمال دھڑلّے سے شروع
کردیا۔ اِسکا ہونا تھا کہ ایک ہنگامۂ محشر برپا ہوا اور صحنِ مسجد
صاف میدانِ کارزار بن گیا۔ دونون طرف سے لوگون مین
خوب جوتی پیزار کی ٹھہری اور لکڑی بھی چلی اور بعض لوگونکی
جہالت و حماقت سے اُس بلوے مین ہمکو کسی قدر زیادہ صدمہ
پہنچا۔ پولیس کے لوگ بھی آن پڑے اور جو اُنکے ہاتھ لگا اُسکو
گرفتار کرلے گئے اور باقی لوگ مفرور ہوگئے۔ اب تو وہ مثل
صاف صادق آئی کہ گئے تھے نماز بخشوانے روزے گلے پڑے
بحث کی داد کے عوض پولیس کی طرف سے بے داد ہونے
لگی اور سنگین ضمانت پر ہملوگ چھوٹے۔ انسپکٹر پولیس نے

یہ خوشخبری بھی اُسیوقت دے دی کہ اسکے بعد سے ہمکو تمام سفر مین مچلکے اور فعل ضامنی کی زنجیر دن مین جکڑا رہکر اپنے پیر وعیش وجیش دین کی روشنی مشرقی بنگالے مین پھیلانی ہوگی اور ہمارے متقدمین کو بھی یہ عزت قبل ہمارے بار ہا حاصل ہوچکی تھی - ایسی لڑائیون اور جھگڑون کی تعبیر ہم جہادِ اصغر سے کرتے تھے اور اسکا صلہ عاقبت مین بے انتہا بتاتے تھے
خلاصہ یہ کہ اس علمی بالی سے ہم بہ شکل عوام کی آنکھون مین اپنی استعدادی آبرو کو بچا کرے بھاگے اور لوگون نے خیال کیا کہ جھگڑے کی وجہ سے بحث ناتمام رہی - یہ جھگڑے تو گویا ہماری سپر تھے - اور انکی دعوت ہم خود اپنی حفاظتِ آبرو اور اخفاے حال کے لیے کیا کرتے تھے - وعظ کے اس خوش آیند اور عقل افروز تجربے سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بنگالہ مشرقی مین ہمارے متقدمین نے کن کن مشکلون اور کتنی جانفشانیون سے دینداری پھیلائی تھی اور وہان کی بحث کیسے لوہے کے چنے ہین یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسی علمی بالیون کا ایک جزو لاینفک بلوا اور پولیس بھی ہے اور بغیر عہدہ دارانِ فوجداری کی دیدبانی کے حفاظت ممکن نہین ہے - اس علمی بالی مین جو کچھ ہمارے قواے دماغی وغیرہ کو صدمہ پہنچا تھا اُسکی مرمت کے بعد پھر ہم دوسرے نئے شکارون کی تلاش مین شکار گاہون کی طرف روانہ ہوے ؎ -

روزانہ نہایت مُجرّب مقوی اور مُرغّن غذا کرتے کرتے اور جھونا اور بڈّے کی جان پرور اور صحت سرشت ہوا کھاتے کھاتے بلا مبالغہ ہماری اور ہمارے ہمراہیون کی قطع دانہ خوری کے اُن بکرون کی ہوگئی تھی جنکی پرورش ولسن ہوٹل کے منتظمین اپنے باغون مین حوالیِ کلکتہ مین کرتے ہین اور جنکے پُر لذّت اور لطیف گوشت کے لالچ نے بیسیون محتاط اور بڈّھے مسلمانون کے دلون سے حلال وحرام کی تمیز اُٹھادی ہے۔ ظاہری طیاری وغیرہ سے تو ہم بہت خوش تھے مگر چند روز کے بعد معلوم ہوا کہ غذاے لطیف کے کھانے اور قریب سال بھر تک لنگوٹ بند رہنے نے تمام جسم کی ہڈیون کے اندر ایک عجب طرحکی فطرتی آگ پھونک دی تھی جس سے ہمارے دل و دماغ مین ایک تیز اور روح فرسا حرارت ہوتی تھی۔ اِس سے ہمارے دماغی مشاغل مین بہت نقصان ہونے لگا۔ ہماری عبادت مین بھی کچھ فرق معلوم ہوتا تھا۔ یہ خدانخواستہ کوئی بیماری تو نہ تھی کیونکہ اسکو ہملوگ عالمِ تجرّد کی ایک پُرلذّت حالت تصوّر کرتے ہین اور اگر دماغ سے کام لینا اور طبیعت کو اُمورِ وعظ و بحث وغیرہ کے لیے ایک معمولی اعتدال کے زینے پر رکھنا نہ پڑتا تو ہم کبھی اِسکے علاج کی طرف توجہ نہ کرتے۔ ہمنے اپنے ذہن مین فطرتی طریقے سے اِسکی تدبیر کا

بندوبست آہستہ آہستہ کیا اور ہمارے شاگردون اور چیلون مین
جو دو نوجوان نہایت ملیح اور بے ریش و بروت بلکہ باعتبارِ صحّت
حلواے بے دُود تھے اُنکی طرف ہمنے نہایت پاک اور معصومانہ
محبّت کے رنگ مین ڈوب کر اپنی توجّہ اور التفات کی لمبی لمبی
ٹانگون کو کسی قدر مضطربانہ بڑھا دیا اور اپنے آتشکدۂ شوق کی
روح فرسا آگ کے بُجھانے مین نہایت دریادلی سے اُنکی ملاحت
اور صباحت کے سکون بخش اور فتنہ فرو کن چھینٹون سے چشم ما
روشن و دلِ ماشاد۔ کہکر کام لیا۔ اگر یہ زندہ دوا خانے ہمارے
ساتھ نہ ہوتے تو ضرور تھا کہ غایت درجے کے اشتعالِ حرارتِ غریزی کی
وجہ سے بلاقصد اُور بلا تصور ہمسے ہدایتِ خلق اللہ کے متعلق کامون
مین حرج واقع ہوتا مگر شکر کا مقام ہی کہ اِن صحّت در بغل اور ہوش فزا
نوجوانون کی پاک محبت کے آبِ صافی نے اُس نفسانی اور شیطانی
آگ کو بُجھا کر اور اُسکی آنچ کو گھٹا کر ہمارے مزاج کو زینۂ اعتدال پر لاقائم
کیا۔ اِس طریقۂ علاج کی اشد ضرورت کو ہم قبل اِسکے بیان کر چکے ہین۔
یہ گویا خارجی طور کا ایک علاج مثل ہیڈرو پیتھی کے ہی جسمین فقط آبِ
گرم و سرد سے علاج ہوتا ہی۔ اِسکی کامیابی بھی بالکل ظاہر تھی مگر ساتھ
اِن سب ضرورتون اور خوبیون کے بھی دبی زبان سے بعض بدنیّت

اور حاسد لوگون نے اِس طریقۂ علاج کی نسبت کہ جسکی آسانی اُسکی
پیشانی پر لکھی ہوئی تھی ایک خاص آبرو سوز پیرایے مین اعتراض
شروع کر دیے اور ہمنے دیکھا کہ رفتہ رفتہ اسکا اثر عوام پر خراب ہو چلا۔
قبائل کا ویسے سفر مین ساتھ لیجانا اور رکھنا تو غیر ممکن تھا اور
بغیر مزاج کے زینۂ اعتدال پر رہے ہمارے مشکل مشن کے کامون کا
انجام پانا بھی خالی از دقّت نہین تھا۔ ازدواجی تعلّقاتِ غیر معمولی
سے جو ہمارے متقدّمین کو اُس مُلک مین فائدہ پہنچ چکا تھا اور اِس
ذریعے سے اُنھون نے جو کاشتکاریِ خلقت مین ضروری مدد دی تھی
اُسکے سامعہ نواز اور دلچسپ افسانون سے ہمارے کان بھرے ہوئے
تھے اور اکثر اوقات ہمارا خیال اِسطرف زور سے جاتا تھا۔ ہم دوسرے
وعظ مین جمعے کے دِن نکاحِ ثانی کی بحث کو چھیڑ کر ایک پُر اثر طولانی
تقریر کر کے خود بھی روئے اور سامعین کو بھی خوب رُلایا۔ اُس وعظ
کے اندر مناجاتِ بیوہ کے بہت سے پُر درد اشعار نہایت دردناک
آواز سے اپنے اشعار کہکر پڑھے۔ اخیر حصّۂ وعظ مین ہمنے اِسپر بہت زور دیا
کہ اُن عالمون اور واعظون کے قول کی کوئی وقعت اور کوئی اثر
نہین ہی اور نہ ہو سکتا ہی جنکے اقوال کو اُنکے افعال سے تطابقِ کُلّی
نہین ہی اِس سے ضمناً یہ غرض صاف کر کے دکھائی گئی کہ اگر نکاحِ ثانی کا

کوئی مضمون پیش ہو تو ہم اپنے قول کی تصدیق اپنے فعل سے کرنے کو
حاضر ہین۔ اِس مضمون کا ہمارے معتقدون اور مُریدون کے کان
مین پڑنا تھا کہ وہ اِسکو لے اُڑے اور اُنھون نے دیکھا کہ اب پیر میان
کے دائمی طور سے محبوس کرنے کی تدبیر اُنکے ہاتھ مین تھی۔ دو چار روز کے
عرصے مین بعض مسئلہ نکاحِ ثانی کے متعلق لوگ ہمسے دریافت کرنے
آئے۔ اُسمین بعض مضمون ایسے تھے کہ اگر کسی عورت کا شوہر ایک مُدت
سے مفقود الخبر ہو تو اُسکے نکاح ثانی مین کیا کیا شرطین درکار ہین اور
کتنے عرصے کے بعد وہ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ بہت سی کتابون کو ناحق
اُلٹ پلٹ کر اور غایت درجے کی تحقیق کا پرتو سائلون پر ڈالکر ہمنے
صاف جواب دیا کہ تین برس تک جس عورت کا شوہر مفقود الخبر
رہے اور نان و نفقہ سے اُسکی خبر نہ لے اُسکو نکاح کر لینا ہر وقت جائز ہے
اور ایسے نکاح مین جو مومنین مدد دینگے وہ بہت بڑا اجر پائینگے۔
اِس مسئلے اور ہماری دلی خواہش کی تحقیق کے بعد ہمارے
مُریدونمین بعض چلتے پُرزے ہمارے خاطر سونے کی چڑیا تلاش کرنے لگے
قلیل ہی عرصے مین وہ لوگ ایک خبرِ فرحت اثر لائے کہ فلان شخص
اپنی بی بی کو جو صاحبِ معیشت و دولت ہے چھوڑ کر چار ساڑھے چار
برس ہوئے حج و زیارت کو گیا ہے اور اِس عرصے مین اُسکی کوئی خبر نہین

ملی اور نہ اُسنے اپنی زوجہ کی نان ونفقہ سے کسیطرح خبر لی - اُس نیکبخت کو
حضرت سے مُرید ہونے کی خواہش ہی - ایک یوم مبارک مین ہم
اُس عفیفہ کے مکان نُزہت نشان مین ایک خاص مریدون کی
جماعت کے ساتھہ گئے اور وہان ہماری دعوت کا نہایت مکلّف سامان ہوا
اور اُس نیکبخت کے بعض اعزّہ ہماری مثل کسی آسمانی چیز کے آو بھگت
کرنے لگے - اُس نیکبخت کو ہمارے وعظ اور قرارت سننے کی بڑی تمنّا
تھی اور اسی غرض سے ہمکو وہان دعوت کرکے بُلوایا تھا - ہمنے موقع
کے مطابق ایک پُر اثر وعظ کہا اور پردے کے اُس طرف رونے کی
آواز ہمارے وعظ کی کامیابی کی بشارت کو بطور پیشتارہ اپنی پشت پر
لاد کر باہر لاتی اور ہمارا جی بڑھاتی تھی - بعد وعظ کے بہ لحنِ بصری
جسکی تصریح سطور بالا مین ہوچکی ہی ہمنے چند سورہ پڑھے اور پھر ہمنے
طالب العلم کی لُنگی کا ایک سرا پردے کے اندر بھجوایا اور اُس مسمّاۃ نے
ہمارے ہاتھہ پر ساتھہ اپنے سارے کُنبے کی عورتون کے بیعت کی اور
نہایت سیر چشمی سے نذر وغیرہ بھی پیش ہوئی -

اِس تقریب مغفرت قریب بیعت کے ایک مہینے کے اندر
اُسی مسئلۂ اجتہادی کی سُرنگ سے ہماری رسائی اُس خاتون نیک اختر
کے سیدھے اور نیک طینت عزیزون کے دل مین ہوئی اور چپقلش

پٹ بیاہ کی مثل کی پوری طرح تعمیل ہوئی - ہم کیونکر بیان کرین کہ
نکاح کے بعد کس تسکین اور کس مزے سے ہماری زندگی کٹنے لگی اور کس
درجے مین دن عید اور رات شب برات کی مثل کو ہم اپنی حالت پر
منطبق پاتے تھے ایسے اسباب آسایش و عافیت چشم زخم زمانہ سے
کہان بچ سکتے ہین گو ہمنے دعا اور تعویذ اور صدقون کے ذریعے سے حتی الوسع
اُنکی حفاظت کی تھی مگر ہماری شامت اعمال سے اُس خاتون کا شوہر مصداق ع

زمین تر قید و پیدا شد سر خر

اپنی مفقود الخبری کے سمندر سے اُبھر کر نکلا اور کلکتے پہنچا - وہان
اپنے ہموطنون سے خبر پاکر تمام قسم کی قانونی اور غیر قانونی طیاری کر کرا کے
اپنے ضلع مین آیا (یہان تک ہمکو مطلق خبر نہ تھی) اور وہان آنکر مجسٹریٹ
ضلع کے ہان جو ہمسے بہ سبب متواتر علمی پالیسیون کے متعلق بلوا ہونے
کے بدظن تھا ہمارے نام نالش دائر کردی - وہ حاکم ہلاکو منش تو ہماری
تاک مین مدت سے بیٹھا ہی تھا فوراً نالش دائر ہوتے ہی اُسنے وارنٹ
جاری کر دیا اور پولیس کے افسرون کو شوہر سابق خاتون متنازع فیہا کی
تائید کے لیے متعین کیا - جبکہ ہماری ذلت و خرابی کے اِن سامان
آفت نشان سے اُسکا شوہر سابق اپنی سسرال کی طرف آیا اور قریب
بستی کے پہنچا اُسوقت اُسکے تیور اور ادائین ویسی خشمناک غضبناک

بیباک اور آفت ناک تھین جیسے اُس مُرغے کے تیور اور ادائین
ہوتی ہین جو اپنی غیر حاضری مین اپنی محبوبہ (مُرغی) کو کسی دوسرے
مُرغے کے دخلِ بیجا مین مورد شغلِ ناسزا و عزت فرسا دیکھکر اپنی گردن
کے پرون کو سپاہیون کے پرون کی طرح کھڑا کرکے کف برزبان
جاری نہایت حالتِ اضطرار و بیقراری مین بدلہ لینے کی بے روک
خواہش کے گہرے نشے سے متوالا ہوکر ایک خاص قسم کی مُضحک
کج ادائی اور اصلی غصے کے ساتھ گرتا پڑتا ہوا جانبِ رقیبِ
آفت نصیب دوڑتا ہی۔ اُسکی حالت کے معاینے سے ہمنے
اپنے مین تابِ مُقاومت نہین دیکھی اور ہمارے ہوا خواہ مُریدون نے
بھی بہت سی مصلحتون کے خیال سے مقابلے کی صلاح نہ دی۔
اِسکے سوا اُس مُسمّاۃ اور اُسکے عزیزون کے تیور بھی ہمنے کچھ بدلے
ہوئے پائے۔ اِن اسبابِ شامت کے جمع ہونے سے فرار کو
قرار پر ترجیح دیکر وہان سے ہم شب کو صبح کاذب کی طرح
کافور ہو گئے اور چھہ مہینے تک ادھر اُدھر کے دیہاتون مین روپوش رہکر
معاملات کی تدبیر و تلافی اپنی جانبری کے خیال سے کرتے رہے۔ ہزارون
روپے کا صرف اِن معاملون مین ہوا اور آخرِ کار ہر طرح تباہ و برباد
ہوکر اور اپنی ساری کمائی کھوکر بہ یک بینی و دو گوش بارِ ندامت

وحسرت بردوش اپنے وطنِ مالوف کو لوٹے - ہماری نسبت
تمام اضلاعِ بنگالہ کی پولیس کو سخت جابرانہ اور ظالمانہ دائمی نگرانی
کا حکم ہوا جسکے معنی صاف لفظون مین یہ تھے کہ ہمارا ہدایتی پاک
مشن پھر کبھی اُسطرف نہ جانے پائے +

دسوان حصہ

پیری و مُریدی کے معرکہ آرا میدان مین جبکہ ہمکو اپنی بدقسمتی اور
بعض دشمنون کی فتنہ پردازی سے شکستِ فاش ہوئی اور ہم وہان سے
بہزار خرابی بہ حالِ تباہ اپنے وطنِ مالوف کو لوٹے تو اُسوقت ہماری
حالت شدتِ افلاس اور ہجومِ مصائب وآلام سے جوکہ افلاس کی
وجہ سے انسان پر نازل ہوتے ہین نہایت قابل رحم اور لائقِ افسوس
تھی - اِس ہدایتی ٹور (دورے) مین ہمکو علاوہ اور مفیدانگیز
تجربون کے یہ بات بھی بخوبی معلوم ہوگئی کہ ہمنے اپنے پیشے کے
انتخاب کرنے مین بڑی غلطی کی تھی کیونکہ ہندوستان مین کوئی پیشہ
پیشۂ وکالت سے زرریز اور آزاد نہین ہے - ہمنے اپنی آنکھون سے
دیکھا کہ کیونکر نہنگ بے حلق کی طرح اِس مشہور معزز پیشے کے لوگ
دوسرے کے روپے کو نگل جاتے اور پھر کس آسانی سے اُسکو ہضم کرتے
ہین کہ اُنکے معدۂ قانونی کے اُستوار قلعے سے کسی قسم کی بدہضمی کی

خبر کبھی فطرتی اور اتفاقی طور پر بھی باہر نہین آتی - اُس زمانے مین وکالت کے امتحان مین اتنی دقتین اور جانکاہیان بھی نہ تھین - ہر معمولی تربیت یافتہ شریف پوری توجّہ اور باضابطہ تدبیر کرنے سے وکالت کا سرٹیفکٹ حاصل کر سکتا تھا - ہم چونکہ کسی قدر انگریزی بھی جانتے تھے اِسلیے وہ اور بھی زیادہ آسان تھا - اِن خیالات کا یکایک ایسا غلبہ ہمارے رائے پر ہوا کہ ہمنے وکیل بننے کی نیّت پوری طرح کر لی اور ہم بابؔ کے سرسبز میدان کی طرف ایک بھوکے خچر کی طرح بے تحاشا دوڑے -

بعض احباب سے امتحانِ وکالت کی مشروطہ کتابین لیکر خود دیکھین تو حافظ رح کا یہ مصرع یاد آیا ع

کہ عشق آسان نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا

اُن کتابون کے قانونی مضامین کو ہمنے اپنے معصوم دماغ کے لیے بہت پیچیدہ اور دقیق پایا - اِسکے سوا اُنکے یاد کرنے کی محنت کا اندازہ کر کے بھی جی چھوٹ گیا - مگر یہ مضمون ہم نے کسی سے نہین کہا اور آسانی سے امتحان مین کامیاب ہونے کی تدبیرین سوچنے لگے - ججی کے سررشتہ دار صاحب جو ایک بڑے گرگِ باران دیدہ تھے اُنکی صلاح نے مشکل کو بہت آسان کر دیا اور اُنھون نے ہمارے پاس کرا دینے کا وعدۂ واثق کر لیا - سررشتہ دار صاحب کیونکر ہمارے پلّے پڑ ہو گئے

اِسکی تفصیل کی چندان ضرورت نہین معلوم ہوتی - فقط اسقدر کہدینا کافی ہی کہ اُنکے بنائے اور چمکائے ہوئے سیکڑون وکیل اُس زمانے مین تھے - خدا اُس زمانے کے ممتحن لوگون پر رحمت کرے کیونکہ اُنکو شریف پروری اور غریب نوازی کا خیال اپنے فرضِ منصبی کی انجام دہی سے بھی کسیقدر زیادہ رہتا تھا - خلاصہ یہ کہ امتحان کا زمانہ آگیا اور ہم دوچار ہفتے بیکار ورق گردانی کرکے امتحان کے اکھاڑے مین جاکودے اور نہایت دھوم دھام سے کُشتی مار کر وہان سے نکل آئے - وقتِ معین پر ہمارا نام گزٹ مین چھپ کر نکلا اور ہم ایک اچھّے خاصے باضابطہ وکیل بنگئے + گزٹ کے دیکھنے کے دوسرے ہی دن سے ہمنے اپنی دستار گفتار وکردار کو بدلنا شروع کردیا اور ایک جوڑ لباسِ درباری کا بندوبست بھی کرلیا - ایک مُبارک تاریخ کو ہمنے کچہری جاکر اس جدید پیشے کی ابتدا کی - وکالت خانے مین ہم ایک آہوِ رم خوردہ کی طرح پہنچے - ہمارے بشرے اور حرکات سے غایت درجے کی وحشت برستی تھی صاف معلوم ہوتا تھا کہ ایک نئی دنیا مین چاہِ وکالت سے ہمارا خروج ہوا ہے - ہم پیشہ لوگون نے بڑی گرماگرمی سے ہماری پزیرفتگاری کی اور ہمکو ہماری کامیابی کی بہت اخلاق کے ساتھ مبارکباد دی - جونیر وکیلون نے زیادہ خلوص سے ہماری پزیرفتگاری کی - گو سینیر لوگون کی اداؤن سے کسیقدر ناگواری کا

اثر پایا جاتا تھا مگر وہ ایسا نہ تھا کہ کوئی ناتجربہ کار اُسکو تاڑ سکتا - تھوڑی دیر
وکالت خانے مین بیٹھکر ہم اجلاسون کی سیر کو نکلے - پہلے صاحب جج
بہادر کے اجلاس پر گئے اور وہان سے ہوتے ہوئے حکّام ماتحت کے
اجلاسون مین گئے اور ہر جگہ تھوڑی دیر ٹھہر کر وہان کی کارروائی
دیکھی اور بعض وکلا کی بحث سُنی - چونکہ قانون سے ہمارا ذہن اِسطرح
خالی تھا جسطرح گدھے کا سر سینگ سے اِسلیے مقدمات کی بحث وغیرہ
کچھہ بھی ہماری سمجھہ مین نہین آئی مگر تاہم ہم اپنے کو بہت کچھہ بنائے دیے
رہے اور ایک بےرُعبی کی ادا سے لوگون سے مِلتے جُلتے رہے کیونکہ
اکثر وکلا سے پہلے کی مُلاقات مختلف حلقون مین تھی اور گو وکالت مین
نہین مگر اَور باتون مین ہماری بھی تو دھاک بندھی ہوئی تھی - شام کو
کچھری کا رنگ ڈھنگ دیکھکر گھر لَوٹے اور اِس پیشے مین چمکنے کے
منصوبے سوچنے لگے - گو ہمکو قانونی علم مطلق نہ تھا اور ہم سِوا چند
مُصطلحاتِ قانونی کے اور کچھہ نہ جانتے تھے مگر اِس پیشے مین کامیابی
کے لیے اَور جتنی طبیعی صفات اور اُموراتِ دنیوی کے وسیع تجربے
کی ضرورت تھی وہ سب ہمکو حاصل تھے - بہت سے حُکّام بھی ہم کو
جانتے تھے اور بہت سے رُؤسا سے بھی ملاقات تھی اور اِن باتون سے
فائدہ حاصل کرنیکا طریقہ بھی ہمکو معلوم تھا +

گھر لوٹ کر جانے پر بہت سے احباب استفسار حال کے لیے تشریف لائے - ہمنے اس موقع پر تمام نامی وکلا پر خوب پھبتیاں کہین اور انکے ہر فعل اور ہر بات کی تضحیک کی - اُنکے عدم قانون دانی پر مُنہ آئے اور اُنکی تقریر کی بدیہی غلطیون پر افسوس کیا - اُنکے لباس و پوشاک پر الگ برسے اور اُنکے اخلاق و آداب کی دھجّیان الگ اُڑائین - انگریزی نہ جاننے کے سبب جو یہ قانون کے عموماً صحیح معنی نہین سمجھ سکتے تھے اسپر بھی زور و شور سے راے دے دی - خلاصہ یہ کہ لوگون پر اس بات کو ثابت کر دیا کہ ہم اُنکو اپنے خیال مین کچھ نہین سمجھتے -

رفتہ رفتہ ہمکو کچھ متفرقہ مقدمات اِدھر اُدھر سے ملنے لگے بعض مین کسیقدر فیس بھی ملی اور بعض مین مُفت ہی کام کرنا پڑا اور اُسی کو ہمنے غنیمت جانا - روزانہ اجلاسون پر دن بھر بیٹھکر ایک متانت اور قابلیت کی ادا سے بھاری اور نامی مقدمات کا نوٹ بھی لیتے تھے اور نوٹ لیتے وقت جو جی مین آتا تھا لکھتے تھے - چند روز مین گو ہمارے اور جوہر تو زیادہ کھلنے نہ پائے مگر ہماری دریدہ دہنی شوخی اور آزادی کی تعریف جاہل متخاصمین مین مشہور ہوئی - فوجداری اور میونسپلٹی کے چھوٹے مقدمات ہمین اس زمانے مین زیادہ ملتے تھے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ بہت سے فوجداری کے مقدمات کے دلالون سے ہمسے سابق کا سابقہ تھا اور وہ لوگ بدل و جان

ہماری تائید کرتے تھے اور علاوہ معمولی فیس کے جو کہ متعین نہ تھی بدستور کامیابی کے ہمارا جی بڑھانے کے لیے اپنے حصے سے بھی کسی قدر ہماری نذر کرتے تھے اور اسکے قبول کرنے سے انکار کرنے میں ہمکو اکثر مروت مانع ہوا کرتی تھی

ایک روز ایک کچہری کے بیمار رکھنے کا ایک مقدمہ حسب قانون میونسپلٹی ایک ایسے اجلاس میں پیش تھا کہ جسکا حاکم انگریزی نہیں جانتا تھا اور پرانے خیالات کے مرض کہنہ نے اسکی ہمت میں گھن لگا رکھا تھا چونکہ شہر کے چند چلتے پرزے اس مقدمے سے متعلق تھے اسلیے اسکا کسی قدر غل کچہری اور شہر میں تھا اس مقدمے میں ہم مدعا علیہ کی طرف سے مقرر ہوئے۔ مقدمے کی تاریخ کے دن ہم چند موٹی موٹی کتابیں بغل میں داب کر اس ڈپٹی مجسٹریٹ کے اجلاس پر پہنچے اور کتابوں کو دھم سے میز پر پٹک کر اسکے خیال کو اپنی طرف متوجہ کیا اور ایک بے رعبی سے اپنی جگہ پر بیٹھ گئے وہ مقدمہ بارے کون ایسا بھاری تھا جسکے لیے وکیل کی ضرورت ہو۔ سرسری تو اسکی تجویز تھی۔ شاید ایسے سیکڑوں مقدمات ایک دن میں فیصل ہو سکتے ہیں۔ جب ایک دو معمولی گواہ مدعی کی جانب سے گزر گئے اسوقت ہم نے قبل اسکے کہ حاکم مدعا علیہ سے کچھ پوچھے خود کھڑے ہو کر کہا کہ ہمارا موکل "ناٹ گلٹی" کہتا ہے۔ یہ کہکر ہمنے بڑے زور و شور سے حاکم کی توجہ کو (میز پر گھونسا مار مار کر) ہندوستانی رعایا کے

قیصرۂ ہند کی بدنصیبی اور مظلومی کی طرف نہایت حسرت ناک طور سے متوجہ کیا اور (جوتے کو بے تحاشا صحن پر پٹک پٹک اور ایک ٹانگ کو بلا ضرورت کرسی پر ترچھے ہو کر اُٹھا کر) آزادی کی قوت اور قیمت اور جور رسی کل جرائم اور علی الخصوص ایسے جرائم کے تجویز پانے کی ضرورت کو نہایت شدومد اور ایک نوع اور شوریدہ تانہ خشمناکی اور بے پروایانہ بیباکی سے بیان کر کے یہان کے ظالمانہ طریقۂ عدالت اور ولایت کے انصاف مندانہ اور آزادانہ طرز تجویز سے ایک سرسری مقابلہ کر ڈالا۔ اصول طریقۂ تجویز جوری پچہ ہائی کورٹ کی بے ربط نظیرون سے مختصر بحث کی اور نہایت جلدی سے چند بڑی قانونی انگریزی کتابون کا نام لے ڈالا اور بے ربط کتابون کے ورق کو ایک پھرتی سے میز پر الٹ دیا اور کہین سے کچھ کہین سے کچھ رومین پڑھ گئے (پھر میز پر زور سے گھونسا مار کر اور ہاتھ کو کتاب پر پٹک کر) مختصر لفظون مین یہ عرض کیا کہ ایک چوہے کی آزادی بھی اِس شہادت پر لی نہین جاسکتی اور ایک دیسی کتا بھی ایسے گواہون کے بیان کذب نشان پر سزایاب نہین ہو سکتا۔ اخیر مین حاکم سے مدعا علیہ کی رہائی اور گواہون پر دروغ حلفی کی استدعا کر کے ہم ہانپتے اور کانپتے بیٹھ گئے۔

اِس ایک مقدمے مین ۱۲ بجے سے اُس بدنصیب حاکم کو ۳ بجے تک ہمنے پھنسائے رکھا۔ بعد ہماری مطول تقریر کے ختم ہونے اور اجلاس سے

باہر چلے آنے کے گنوار مستغیثان اور حاضرین عدالت سے بڑی داد ملی
اور گویا اُسی روز ہمارا پانو اس پیشے مین جم گیا - یہ مقدمہ حسب اتفاق
ہمارا حسب خواہ فیصل ہوا اور مدعا علیہ کی رہائی ہوگئی اسلیے کہ یہ مقدمہ
واقعی کمزور تھا - ادھر اس مقدمے کا نکلنا تھا کہ پھر تو فوجداری کے مقدمات
ہر چہار طرف سے برسنے لگے اور ہر عدالت مین ہمارا طوطی بولنے لگا -

مظلومون کی پناہ دہی اور چارہ سازی کا خیال تو گویا ہمارے
دل کا ایک جزو لاینفک تھا اسلیے اس پیشے مین باوجود کثرت مشاغل
کے ہمارا خیال ہمیشہ اُسطرف متوجہ رہتا تھا - ہمنے اس پیشے کے ذریعے سے
لوگون کی آسانی اور چارہ سازی کے بہت سے راستے اپنے تجربے اور
ذہانت وجودت سے نکالے - اکثر ہم غربا اور مظلومون کی جانب سے وکالت نامہ
لیتے اور بہت سے مقدمات مین بلا فیس عنداللہ کام کردیتے زمیندار کے مقابل
مین ہمیشہ رعایا کے طرفدار ہوتے - مظلوم عورتون کی تایید دل وجان سے
برخلاف اُنکے ظالم شوہرون اور عزیزون کے کرتے - غریب ورثہ کا حق
دلوانے مین برابر جان لڑاتے اور اُنکو ہر قسم کا سامان قانونی لڑائی کے لیے
مہیا کردیتے ہر طرح کے خفیہ فروش تاجر ہماری قانونی سرپرستی کے اندر اپنے
اسباب تجارت کو (کہ جسکو اہالیان پولیس محض ظلم سے مال مشکوک قرار
دے کر آزادی تجارت مین خلل انداز ہوتے ہین) آسانی سے نقل وحرکت

کر سکتے۔ مقدمہ عدالت مین آنے کے مہینون قبل اُسکے قالب مین ہم فرطِ اعتماد
کی وجہ سے حلول کر جاتے اور ابتدا سے اُسکی بنیاد کے مضبوط کرنے کی
صلاح اپنی پیشین بینی سے دیتے یہ کام بھلا معمولی وکلا سے کیا ہوتا۔ متخاصمین کو
ہماری صحبتِ فیض اثر سے شہادت کے جانچنے اور تولنے کی وہ قدرت
اور قوت پیدا ہو گئی تھی کہ کبھی اُنکا مقدمہ پریوی کونسل تک تو بگڑتا ہی
نہ تھا۔ مظلومون کو سو دی روپے ہماری وجہ سے ملتے۔ مقدمہ خرید کر
لڑنے کا کام گویا زیادہ تر اِس صوبے مین ہمارے سبب سے مروج ہوا۔
خلاصہ یہ کہ تمام قسم کے اعلی اور ادنی قانونی کام ہمارے کارخانے
مین ہوتے تھے۔ بے جان مقدمات کے قالب مین ہماری مسیحائی
جان پھونک دیتی تھی اور مُردہ دعوون کو زندہ کرنے کی بیسیون کلین
ہمارے دفتر مین پڑی رہتی تھین۔ فقط ہمارے مارل دباؤ سے بھی
بہت کچھ کام غربا کا نکل جاتا تھا۔ جو مظلوم عورت شوہر اور عزیزون کے
ستیزے اور ظلم سے بھاگی ہمارے ہی گھر مین آنکر اُسنے پناہ لی۔ جو
رئیس زادے بے انصافی سے اپنے شرعی حق سے محروم کیا گیا اُسکو ہمنے ہی
دامنِ حمایت کی پناہ مین جگہ دی۔ جو لونڈی کسی زندانِ بلا نشان سے
نکلی اُسپر آزادی کا سایہ ہم نے ہی ڈالا۔ جس نامی اور جبر دبار رنڈی کو
کسی شُہدے رئیس زادے نے ستایا اُسکے آڑے ہم ہی آئے۔ اُسکو

بیرحم کے ظلم کے پنجے سے ہم نے بہتونکو نجات دلوائی - ان سبھی کی چارہ جوئی
ہم عدالت سے قانونی طور پر کرکے اُنکے ہر قسم کے حقوق پر اُنکو پوری
طرح قابض کراکے اور اُنکو پنجۂ ظلم سے رہا کرواکے اپنا حق السعی جو کہ
عند اللہ و عند النّاس ہر طرح جائز ہی لیتے تھے - اکثر اوقات ہم فقط
گیدڑ بھبکی سے کام نکال لیتے - ہمارے مکان مین مظلومونکے قدم
رکھتے ہی ظالم اور غاصب لوگون پر وہ رُعب طاری ہوتا تھا کہ
وہ مُصالحہ کرکے عدالت کے باہر ہی فیصلہ کر ڈالتے تھے - اس قسم
کے مظلومون اور ستم رسیدون کی غمگساری مین ہمارے سیکڑون
روپے اپنی جیبِ خاص سے خرچ ہوا کرتے تھے اور ہماری کارروائیونکا
وہ اثر عالمگیر طور سے پھیلا تھا کہ سیکڑون دولتمند خاندانون کے ناجائز
خیالات اکثر امورِ ترکہ وغیرہ مین سُلجھ گئے تھے اور عموماً ہر خاندان کے مردونکا
برتاؤ عورتون کے ساتھ نہایت صحت انگیز اور تشفّی بخش نہج پر آگیا تھا

ہم نے حضراتِ جوری سے بھی خوب باضابطہ ملاقات بڑھا رکھی تھی
حُکّام کی مُلاقات بھی ہم کثرت سے کرتے تھے اور ہمیشہ بعض نہا جبرون
اور نادر معلومات کا ایک خزانہ اُنکے حسبِ مذاق اُنکو نذر دیتے
تھے - مختلف المذاق انگریزون سے مختلف طور سے اُنکے مزاج
آشنا بنکر اپنا کام نکالتے اور اپنی ملاقات کا اثر نہایت منفعت انگیز

طور سے مختلف جانب سے بار پر ڈال کر اپنا وزن اپنے پیشے مین بڑھاتے
تھے۔ خُفیہ طور پر ہمارا کہنا سُننا حکام مین بہت چلتا تھا اور ہمارا کلمہ اگر خیر
کسی کے حق مین کیون نہو گو اُسکے اثر سے جلد کوئی آگاہ نہین ہو سکتا
تھا مگر اُسکے خیال سے کسی کا دل بالکل خالی بھی نہین رہتا تھا۔
دستاویزات چونکہ ہم کثرت سے مُوکّلون کے لیے لکھواتے تھے
اور مُوکّلون کو ہمیشہ کاتب کی ضرورت رہتی تھی اِسلیے ہر طرحکے
کامل الفن کاتبون کی ایک ایسی جماعت بھی ہماری تحویل مین تھی
جسکے ہر رُکن رکین نے اپنے اظہارِ کمال کے صلے مین برسون سرکاری
خاص مہمان خانون مین مہمانِ گورنمنٹ رہ کر مختلف طرح کی محنت
ومشقت اور جسمانی ورزش کا مفید تجربہ حاصل کیا تھا۔ اِس جماعت
مین بڑے بڑے صاحب کمال اور مشاق اور تجربہ کار لوگ تھے
جنکو مختلف زبانون مین مختلف طور سے دستاویز بنانے اور لکھنے کی
مشق تھی۔ فارسی کا کاتب ایک حرف انگریزی سے واقف نہین
مگر بیسیون صفحے انگریزی کے فقط دیکھکر نقل مطابقِ اصل لکھدے۔
مُہر کن بھی ایسے نامی ہمارے یار آشنا تھے جنھون نے ابتدائے مشق
مین ہزارون پتھر رفاہِ عام کے خیال سے پبلک سُسرال مین توڑ توڑ کر
اپنا سکّہ اقلیم مُہر کنی مین بٹھایا تھا۔ اِن لوگون کو اپنی متنوعہ صنعتون

اور ہوش رُبا کمالون کے دکھانے کا موقع ہماری جادو تاثیر اور حکمت آموز
قانونی کارروائیون سے اکثر ملجا یا کرتا تھا۔
کسی کا مقدمہ شہر مین ہوا اُسمین ضرور ایک فریق ہم بھی سمجھے جاتے
تھے ہان نہ مان مین تیرا مہمان کے اُصول پر ہمارا قدم ہر مُعاملے کے
حلقے مین درآتا تھا اور ہماری راے اور صلاح کی قانونی چوکڑی ہر مقدمے
اور ہر دستاویز کے اندر سے چلتی تھی۔ اکثر معاملات اور خانگی مُصالحون
اور پنچایتون مین چونکہ مجبورانہ طور پر ہمکو شریک رہنا پڑتا تھا اِسلیے
لوگ زبردستی بسا اوقات اداے شہادت کے لیے مجبور کرتے تھے
اور چونکہ اداے شہادت شرعًا اور قانونًا نہایت ضروری ہی اسلیے
اکثر عدالتون مین ہمکو گواہ کی حیثیت سے بھی بہ اکراہ حاضر ہونا پڑتا تھا
اور عدالت ایک معتدبہ فیس متخاصمین سے دلوا دیتی تھی۔ اِسکا رشک
بھی ہمارے ہم پیشہ لوگون کو بیشک کسی قدر ہوگا۔ خُلاصہ یہ کہ ہماری
وکالت ایک معقول اور پُرزور قانونی ریاست تھی جسکے تحت مین
اکثر مقامات اور پیشون کے حمیدہ خصال اور صاحب تجربہ لوگ تھے اور
گویا ایک دنیا فنِ مقدمہ بازی و معاملہ سازی مین ہمارے خانگی اسکول
مین تعلیم پاتی تھی۔
عملہ سازی کا کام چونکہ ہمسے بہتر کوئی نہین کرسکتا تھا بہ این سبب

یہ نالائق کام بھی مظلومون کی چارہ جوئی اور دادرسی کے خیال سے اکثر
ہمکو کرنا پڑتا تھا اسمین ہمکو اکثر ایک مارل ناراضامندی رہا اور ہوا کرتی
تھی اسلیے کبھی ہمنے ناجائز اور ناگفتہ بہ امور کی نسبت اُنسے گفتگو نہین
کی بلکہ اپنی محبت اور دوستی اور حکام رسی کا دباؤ ڈالکر اُنسے کام نکالا
اور جہان ویسی ضرورت ہوئی اَور لوگون کو بھیجا تاکہ وہ تمام تفصیلات کو
عمدہ نہج سے ہمارے حسب ہدایت انجام دین۔
اگر کسی مقدمے مین دونون طرف کے لوگ مختلف اوقات مین
مقرر کرنے آئے تو ہم رازداری کے خیال سے ایک کے آنے کا حال
دوسرے سے نہین کہتے تھے اور دونون پہلو کو مقدمے کے سُنکر
فیصلہ کر لیتے تھے کہ حق کسکی جانب ہی ہماری راے مین جس جانب حق
معلوم ہوتا اُسی کا وکالت نامہ لیتے اور اکثر ایسے مقدمون مین ایک
راستبازانہ حکمت عملی کے برتاؤ کی وجہ سے ہمکو سرسبزی ہی حاصل ہوتی تھی
جن اشغال کثیرہ کا ذکر کہ ہم نے کیا اُنسے کہان فرصت تھی کہ قانون
اور نظائر کی کتابون کو دیکھتے علاوہ برین دیکھنے پر سمجھنے کی اُمید کم تھی
ان وجوہات سے ایک خاص طور پر طیار ہوکر مقدمات مین جاتے اور
بہت ہی بے محابا غُل مچاتے تھے۔ ہمنے تجربے سے دیکھ لیا کہ نقتی
اُلٹے اور قانونی نکات نکالنے اور ایک سنجیدہ بوم کیطرح بنچ پر

بیٹھے رہنے سے اِس ہنگامہ آرا پیشے مین کام نہین چل سکتا اِسلیے ہمنے
اپنی رسائی کے حلقے کو وسیع کیا اور ایسی خارجی قوتون کی نہرون کو لاکر
وکالت کے دریا مین بلایا جنکی وجہ سے مُقدّمات کی کشتی پار لگانے مین
بڑی آسانی ہوئی ۔

اِس معزز اور قابل پیشے مین چونکہ بیہودہ سرائی یاوہ گوئی اور
دماغ خراشی کوئی ممنوع اور معیوب بات نہین ہے۔ اور چونکہ اسکے
رُوکنے کی عموماً حُکّام کے پاس تدبیر کم ہی اِسلیے ہمکو اِس پیشے مین چمکنے
مین بہت زیادہ تکلیف نہ ہوئی ۔ ہر حاکم کے رنگ اور مزاج اور مادّۂ
قابلیت کے تجربے کو خود جانچ کر اور کبھی دوسرے اچھّے لوگون سے
سُنکر ایک صحیح اندازہ کرلیتے تھے اور اِسی خیال سے کبھی قصداً خوب
گرجتے برستے اور کہین ڈرتے اور دبتے تھے ۔ کہین خوش آمد کرتے
کہین مدحتِ ناروا کہین حاکم کے خاص مزاج یا مذاق یا خبط کے
دھارے پر اپنی راے کو ایک لاش کی طرح چھوڑ دیتے تھے جس مین
اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وہ لاش زندہ ہوکر ساحلِ مراد پر جالگتی تھی ۔

جعل کے مُقدّمات مین اکثر مدّعا علیہ کے ولد الحرام ثابت کرنے
مین ہمنے کوششِ بلیغ کی اور فریب کے مُجرم کے زمانِ ماضی مین
خفیف مار پیٹ مین قلیل جُرمانے کی سزا پانے پر بہت زور ڈالا

گواہ کے قیافے پر علمِ قیافہ سب خرچ کر دیا اور بحث مین اظہار سے زیادہ اُسکے
لباس و پوشاک سے ہمکنار رہے۔ مداخلتِ بیجا مین بید کی سزا کے لیے حاکم
کی راے مین دخل در معقولات کر کے اور زنا بالجبر کے مقدمات مین بسا اوقات
مجرم کی نامردی ثابت کرنے مین قانونِ شیخ سے مردانہ وار خلافِ قانون دلائل
پیش کر کے لڑے۔ نان و نفقہ کے مقدمے مین ہمیشہ تعزیرات ہند کھول کھولکر
دیکھتے رہے ہیں اور مدعا علیہ سے مچلکا اور فعل ضامنی لینے کے لیے حاکم سے خوب
لڑے۔ پٹواری کو معزول کروانے مین قانونِ لگان پیش کیا اور داخلخارج
کے مقدمے مین بحث کرتے وقت قانون ۳۰ سنہ ۱۸۶۱ء کا پتا دیا۔ سوالات
جرح کی بے ربطی سے اپنے قدح مین سرِ ربار مشغول رہے۔ دفعہ ۱۴۵ ضابطہ
فوجداری کے مقدمے مین مجسٹریٹ کو حق کا فیصلہ کرنے پر مجبور کرنے کی
فکر مین رہکر ہمیشہ دادِ قانون دانی دیتے رہے۔

مقدمہ جیتنے پر اپنی بحث کی قوت کی مدحت مین اجلاس کے
کمرے سے خود عذب البیان نکلے اور ہار جانے پر اجلاس کے دروازے ہی
سے نارضامند اور مجبور لونڈی کی طرح کچھ بڑبڑاتے چلے اور وکالتخانے
پہنچتے پہنچتے حاکم کو ہائی کورٹ سے چشم نمائی بھی کروا دی اور بدلوا بھی دیا
چاہے مقدمہ قابلِ اپیل ہو یا نہو مگر ہمارے موکلون کو خیالی طور پر ہر فیصلے
ماتحت کی ناراضی مین اپیل دائر کرنے مین کبھی الحمد للہ کسی قسم کی معذوری

نہ ہوئی اور برابر اُنکو اسکا یقین ہمنے دلایا کہ اپیل سے فیصلہ ضرور منسوخ ہوگا اور حاکمِ ماتحت سے خرچ بطور ہرجہ دلا ملیگا۔ اپیل کے وکالت نامے پر دستخط کرنے کا شگون عدالتِ ماتحت مین ہمیشہ لیا کیے اور حاکمِ ماتحت کی عدمِ قابلیت کا مرثیہ کچہری کے درختون کے نیچے موکلون کے خوش کرنے کو بہ آوازِ بلند ہمیشہ پڑھا کیے۔ مقدمہ بلا ضرورت بھی بیسیون دفعہ سے ملتوی کروا کر اُسکے ہر پہلو کو زیادہ غور اور توجہ اور تسکین سے سوچنے کا موقع حاصل کیا۔ چاہے مقدمے مین حاضر ہون یا نہون مگر فیس لیکر کبھی کسی موکل کو واپس نہ کی۔ اپنی فیس کی تعریف مین ہمنے اپنی سہولت اور موکل نوازی کے خیال سے ایسی وسعت دی تھی کہ جایدادِ منقولہ وغیر منقولہ جملہ قسم کے حیوانات چارپائے طیور اور ہر طرح کے نباتات وجمادات اُسمین شامل تھے اسلیے ہر درجے کے موکلون کو فیس ادا کرنے مین بڑی آسانی ہوتی تھی۔

حاکم کے اخلاق سے استفادہ کرکے تھوڑی دیر تک کھڑے کھڑے اُس سے اِدھر اُدھر کی گپ کر لی اور موکل کو یہ یقین رہا کہ نفسِ مقدمہ مین حاکم کا مزاج پہچانکر کس مزے سے ہمنے بات کر لی پھر طرفِ ثانی کے وکیل کو سُننے کا موقع نہ دیا کیونکہ اُسکے آنے کے قبل ہی مقدمہ ملتوی کروا کر وہان سے چلدیے۔ وہ وقت چونکہ ہمنے موکل کے لیے خاص رکھا

اور اُسمین دوسرا کام نہین کیا اِسلیے انصافاً ہم فیس پانے کے مستحق ہو گئے اور موکل کو اُسکے دینے مین عذر بھی نہوا -

چونکہ مظلومون کو مصیبت سے بچانے اور معصومون کو قید سے چھڑوانے کی تدبیرون کے کرنے اور منصوبون کے سوچنے مین ہمکو اکثر اوقات قانون کی بیجا اور ظالمانہ پابندیون اور جرائم کی نازک اور پیچیدہ تعریفون کا خیال نہین رہتا تھا اِسلیے بعض مرتبہ ہم خود بھی کینہ سرشت مُفسدون ہم پیشہ بدنیتون کی فتنہ پردازیون سے مصائب مین گرفتار ہوئے تھے اور بعض ناتجربہ کار اور جاہل حکّام نے محض تعصب اور رشک اور بد دیانتی سے ہمکو سرکاری انتظام سے عدالتِ سشن مین چند بیجا اور بے بنیاد تہمت لگا کر بھجوایا تھا اور ہمارے حوائج ضروری کے انصرام کو قلیل عرصے کے لیے سرکاری ملازمون اور سرکاری تحویل سے متعلق کیا تھا مگر عدالت سشن مین حاضر ہونے کے بعد وہ الزاماتِ بیجا کا اُبٹنا آفتابِ انصاف کی تمازت سے خشک ہو کر آن کی آن مین ہمارے جسم سے خود بخود جھڑ گیا اور ہم اُن ناجائز تہمتون کے ابرِ غلیظ سے ایک پاک اور صاف خصلت لیکر ماہِ تابان کی طرح درخشان نکل آئے اور دشمنون اور حاسدون کے مُنہ مین ناکامیابی کی خوب ہی کالک لگی +

ان واقعاتِ عبرت آگین کے بعد سے ہماری ہمدردی مجرمون کے
ساتھہ آگے سے بہت زیادہ ہوگئی اور ہم نے اُس مشکل اور تکلیف کا
پورا اور صحیح اندازہ کیا جسمین مجرم لوگ مبتلا ہوتے ہین - اپنے تمام
مقدمات مین ہمنے خود بحث کی تھی جسپر صاحب جج نے یہ ریمارک کیا
تھا کہ ایسے استقلال اور بے رُعبی کے ساتھہ شاید کم مدعا علیہون نے
ایشیائی ملکون مین بحث کی ہو -

ہم اپنی تعریف سے زیادہ اُس معزز پیشے کی تعریف کرتے ہین
جسمین ہم ایسے جوگوشئہ اور ہشت پہلو خصلت کے تجربہ کار شخص کی
آرام کے ساتھہ باہم کشاکش گنجایش ہوئی اور ہماری خصلت کے
پُرانے بدنما دھبے بھی ہمارے دامنِ حال سے مٹ گئے اور ہمارے
اصلی جوہر بھی اِس عمدگی کے ساتھہ چمکے کہ ہم بار کے دولت و عزت کے
دربار مین ایک بلند مقام اور مرصع مسند پر اپنی کامیابی کا ظفر تکیہ
ٹیکے ہوئے مرجعِ خلائق بنکر سیر فرش کیطرح جم کر بیٹھے -

گیارھوان حصّہ

پیشۂ وکالت کی کفالت نے ہماری حالت کے پروبال مین
ایسی طاقت لادی تھی اور ہمارے عزم اور منصوبے کو ایسا مستقل
کردیا تھا کہ اموراتِ رفاہِ عام اور علی الخصوص لوکل سلف گورنمنٹ

کے کامون مین ہم اپنی پبلک اسپرٹ کی حدّت اور قوت سے
بہت کچھ کام لینے لگے تھے - گو وکالت مین ہم کو دولتمندانہ اور
امیرانہ مرفّہ الحالی تو نہ ہوئی مگر ہم نے اپنی آمدنی کے مدبّرانہ اخفا اور
اپنے ظاہری ساز وسامان اور ٹھاٹ کے چمکانے سے حکّام اور خاص
وعام کے دلون مین اپنا ایک خاص اقتدار اور اعتبار جما لیا تھا
ہماری پبلک اسپرٹ کی تیزی اور تُندی کی کیفیت سے حکّام
بخوبی واقف ہو چکے تھے اور اُسکی بُو اِدھر اُدھر دور تک پھیل
چکی تھی اور لوگ اُسکو پسند بھی کرنے لگے تھے - اِسی زمانے مین
قدیم خاندانی شجرے کے محققانہ طور پر جانچنے سے چند اعلی اور نامی
خاندانون کے ساتھ ہماری قرابت بھی ثابت ہو چکی تھی گو اُن
خاندانون کے اراکین کو بعض خود غرضانہ اور بدنیّتانہ وجوہ سے
قرابت کے قبول کرنے مین کسی قدر خفیف تامّل ہوتا تھا مگر تاریخی
ثبوت کا دباؤ ہم اُن پر ہمیشہ ڈالا اور حکّامِ عالی مقام کے پاس ایسی
قرابتون کے ذریعے سے بھی اپنی افزایشِ اعزاز اور حصولِ اغراض
مین کام نکالا کرتے تھے - ایسے استعمالِ قرابت پر اعتراض کا موقع
بہت کم لوگون کو ملتا تھا اور ہم خود بھی بہت کم موقع اپنے قرابتمندو
اور احباب کو نکتہ چینی کا دیتے تھے - قلیل ہی عرصے مین حکّامِ ضلع پر

یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ ہم کو پبلک کے کامون کے بیگاری
طور پر کرنے کا نہایت ذوق و شوق ہی اور ہم اپنا بیش قیمت
وقت (جو کہ پیشۂ وکالت مین عمدہ طور پر کام مین آسکتا تھا)
صرف کر کے رفاہِ عام اور لوکل سلف گورنمنٹ کے کام مین مدد دینے کے
لیے طیار رہین ۔ اسکا معلوم ہونا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہم میونسپل کمشنر
آنریری مجسٹریٹ اور تعلیمی کمیٹی وغیرہ کے ممبر سب کچھ مقرر ہو گئے اور
دنادن ہمارا نام گزٹ مین چھپنے لگا ۔ کمشنری کی آواز جبس آن سے کہ
ہمارے کان مین پڑی ہم نے اپنی بھاری جوابدہی اور مشکل منصب کا
اندازہ اُسی وقت سے کیا ۔ اور سب سے پہلے ہمارا خیال امور آب
صفائی اور عام صحت کی ترقی کی طرف متوجہ ہوا کیونکہ ہمارا شہر مدت
سے غلیظ تھا اور اِس وجہ سے اِسکی آب و ہوا مین گویا ایک دائمی
روارت رہا کرتی تھی جبس سے ہزارون خلق اللہ کی جانین مفت ضائع
ہوتی تھین ۔ ہمارا اور ہمارے بعض احباب اور قرابت مندون کا
مکان ایسی سڑکون ۔ گلیون اور موقعون پر واقع تھا جدھر ہو کر
بہت کثرت سے لوگون کی آمد و رفت تھی اور جن راہون اور گلیون
سے ہزارون لاکھون من تجارتی اسباب وغیرہ ریل اور دریا کیطرف
جاتا تھا ۔ اِن خیالات سے ہم نے اُن راہون اور گلیون کے ہیہ ای

کرانے مین کوشش کی اور اِس وجہ سے جن غُربا کے گھر یا جن کی
زمین سڑک مین لی گئی اُن کو نہایت دردمندانہ اور ہواخواہانہ
طور سے لڑ جھگڑ کر پوری اور واجبی قیمت دلوائی اور اکثر جب کہ
اُن سے اور میونسپلٹی سے قیمت کی نسبت جھگڑا ہوا اپنی ثالثی
مین معاملے کو ڈالکر رعیت کے حق کی طرف جھکتا ہوا پلّہ رکھکر انصاف
کیا ازین قبیل اپنے اور اپنے احباب یا اَور رفاہ پسند اور نیک
نیت لوگون کے گھر کی قدیم اور میلی اور بیکار مُہریون کو صاف
کرواکر اِس انداز سے غُربا کے گھرون کے اندر سے اُن کو نکالا کہ
برسات مین ایسے وقت جب کہ کوئی اپنے گھر سے نکل نہین سکتا
ہی اور اچھا اور صحت بخش پانی مشکل سے ملتا ہی ہفتہ روز تک
اُن کے آنگنون مین اِس قدر کافی برسات کا صاف اور عمدہ پانی
رہا کرتا تھا کہ جس سے وہ اپنے کھانے پینے اور نہانے دھونے
کے تمام کام بخوبی لے سکتے تھے - علاوہ برین اُن کے صحنِ خانہ
اور خانہ باغ کی زمین مین ایسی تازگی آجاتی تھی کہ سال بھر اُس
مین ہر قسم کی پیداوار کثرت سے ہوتی تھی اور جس کا کل فائدہ
بلا شرکتِ غیرے وہ خود اُٹھاتے اور پاتے تھے - ٹکس کے گھٹانے
بڑھانے مین ہم کبھی خانگی اغراض اور ذاتی خیالات کو دخل نہین

دیتے تھے مگر البتہ رفاہِ عام کا خیال اُس وقت بھی ہم چھوڑ نہین سکتے
تھے۔ بدمعاشون کی سزا کا یہ ایک عمدہ آلہ ہمارے ہاتھ مین تھا
اور اُمرا کے ظلم کو اسی سے ہم کسی قدر روکتے تھے گو ہم نے اپنے
خیال کے مطابق بہت سے غربا کا ٹکس گھٹا دیا مگر ساتھ اِس کے
ہوس ٹکس ہمارے حلقے مین آگے سے ۵۰۰ پانچ سو روپیہ سال
مین زائد ہوا۔ اس کو دیکھکر ہم پہلے بہت متردد ہوئے مگر بعد ازان
غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اِس ۵۰۰ کا زیادہ حصّہ امرا کے بڑے بڑے
دیران اور بیکار اور غیر آباد مکانون پر پڑا۔ میونسپلٹی کے عُمّال
اور مہتر وغیرہ کا دربار ہمیشہ صبح و شام ہمارے گھر رہا کرتا تھا اور
بجائے عصا۔ سونٹے اور مرچھل کے ہم جھاڑو۔ ٹوکری اور دوسری
اسی قسم کی چیزین دیکھا کرتے تھے بعض کامون کے لیے ہم خفیہ
طور پر اپنے وارڈ کے افسرانِ میونسپل سے چندہ بھی لیتے تھے
اور اُس چندے کو بالکل صفائیِ نیّت سے صفائی وغیرہ کے
کام مین خرچ کرتے تھے اِسکے علاوہ اکثر رعایا اور افسرانِ ماتحت
پرب تیوہار وغیرہ مین نذر و تحائف لاتے اور بہت دق کرتے
تھے فقط اُن کی دل شکنی کے خیال اور اپنی اہلیہ صاحبہ کے بیجا
اصرار سے ہم اُن چیزون کو رسماً چھو کر اپنے سامنے سے فوراً ہٹوا

دیتے تھے - میونسپل کے بازار مین روز علی الصّباح ہر فصل مین ہم جاتے اور ہر قسم کی ایسی چیزین جو بغیر پکائے کھائی جا سکتی ہون اُنکو بلا کسی قسم کے خوف کے چکھتے اور اُن کی حالت پر حکیمانہ انداز سے غور کرتے تھے - اِس کام مین گو ہمارے معدے پر اکثر بہت بوجھہ پڑ جاتا تھا اور بدہضمی وغیرہ کا خوف ہوتا تھا مگر ہم ایک شہر کی جان اور صحت کے مقابلے مین اپنی جان اور صحّت کی مطلق پروا نہین کرتے تھے جو اشیا کہ پکانے کے لائق ہین اُنکو ہم حفاظت سے گھر لے آتے تھے اور خوب احتیاط سے پکوا کر اور کھا کر اُن کو جانچتے تھے - اِن چیزون مین سے ایک لقمہ بھی ہمارے گھر مین کوئی اَور نہین کھاتا تھا کیونکہ اوّلاً زائد لایا اور پکایا ہی نہین جاتا تھا - ثانیاً ہم خود اُس مین سے اِس نظر سے نہین چھوڑتے تھے کہ کوئی غیر مستحق پبلک کا مال کھا سکے - اگر ہم حفاظتِ صحتِ رعایا کی فکر مین خود بیمار ہوئے اور ہماری جان پر آ بنی مگر اِدھر صحت ہوئی اور صبح ہمکو لوگون نے میونسپل کے بازار مین کھانے کے کام مین بدل مشغول پایا - ویسے منحوس اور بخیل اُمرا کہ جو میونسپل کے نام سے ایک حبّہ بھی اپنی تحویل سے نکالنے پر راضی نہین ہوتے اور جنھون نے کبھی کسی طرح کی

مد درفاہِ عام کے کامون مین نہین دی اُن سے بھی ہماری حکمت
عملی روپیہ وصول کرلائی گو کی متعدد گاڑیون کے ذریعے سے
ہم نے اُن سے آسانی سے روپیہ وصول کیے اور ایک صاف اور
اچھا کام میلی طرح سے لیا اُن کے گھرون کے آس پاس سے
صبح وشام میلے کی گاڑیان جانے لگین اور میلے کا مدفن اُن کے مکانو
کے قرب مین اس انداز سے کیا گیا کہ دو چار روز مین ناک مین دم آگیا
ناچار اُنھون نے سیکڑون روپیہ میلے کے انتظام و انتقال و دفن و دیگر
امور کے متعلق ادا کیے ۔

سڑکون اور عمارتون کے ٹھیکہ دار جو میونسپلٹی کو لوٹا کرتے ہین
اسکا انسداد بھی ہم نے کیا تاکہ انکو کوئی موقع غریب ٹکس دینے والون کے
روپیہ کے برباد کرنے کا نہ ملے ۔ ہم نے میونسپلٹی کے اکثر کامون کا بے نامی
اور فرضی دوسرون کے نام سے ٹھیکہ لینا شروع کیا اسمین علاوہ میونسپلٹی
کے روپیہ کے بچنے کے ہمارے چند متوسلین اور غریب عزیزون کی پرورش
بھی ایک جائز طریقے سے ہو جاتی تھی اُن کو ہر کام معمولی ٹھیکہ دار سے
کم روپیہ اور کم زمانے مین کرنا پڑتا تھا اور ہم نہایت سختی کے ساتھ
اُنکے کامون کو جانچتے اور دیکھتے تھے برابر اس کا انتظام کرنا پڑتا تھا
کہ سال کے ختم ہونے کے قبل تمام سڑکین ۔ پل وغیرہ جدید مرمت کیے لیے

طیار ہو جائین۔ بلکہ ایک مہینا قبل سے خاک اُڑا اُڑا کر اپنے دامنِ حال کے سوراخ ٹکس دینے والون کو دکھلائین۔ تاکہ آرام طلبی کی انگریزی عادتین ہمارے شہر کے غربا اور محنت کش لوگون مین نہ ہون اور اُنکو ایک ولایتی صاحب بنکر زندگی بسر کرنے کی مجبوری نہو ہم برابر تمام پانی کی گاڑیون کو انگریزی محلّون مین اپنے وارڈ سے بھجوا دیتے تھے جہان اُنکی پوری ضرورت تھی۔

ہندوستانی محلّون مین جاروب کشی کی گاڑی روز صبح کو سڑکون اور گلیون کے صاف کرنے کو آتی تھی۔ اور انگریزی محلّون مین دیر سے جاتی تھی۔ جن گلیون مین کہ لوگ میلا اُٹھانے مین عذر کرتے تھے وہان البتہ گاڑی کے بھیجے جانے مین عذر ہوتا تھا۔ وگرنہ یون میلے کی گاڑیون کے آنے کی شکایت بہت کم تھی ہر پل اور مکان بنانے کی اجازت لینے مین لوگ یہ سمجھتے تھے کہ میونسپل فنڈ مین کچھ ٹکس یا نذرانہ یا فیس دینا ضرور ہی۔ حالانکہ اُس کے لیے کوئی مد نہین صرف سادے کاغذ پر ایک درخواست کافی ہی۔ مگر فرطِ فیاضی سے لوگون کا ایسا خیال ہو گیا تھا کہ وہ ایسی اجازت کے حاصل کرنے مین ہمین کچھ نہ کچھ دینا اپنا فرض سمجھتے تھے اور اِس رقم کو اعلان کے ساتھہ دیتے تھے چون کہ پبلک کے لیے یہ رقم خود بخود

آئی تھی اِس لیے ہم اُسکو خلافِ قانون بھی لیکر میونسپل فنڈ مین اپنے
نام سے جمع کر دیتے تھے - اور نوٹ کر لیا تھا کہ ترمیم قانون کے
وقت اجازتی فیس کی مد بڑہائی جاے -

مذبح کا ٹھیکہ ہمارے بعض عزیزون نے فرضی طور سے لیکر
قصابون کو غلاظت اور کثافت کی چھری سے اہلِ شہر کی صحت کے
ذبح کرنے سے روکا اور تازہ اور طیّار اور صحت بار گوشت کا
بندوبست نہایت مشکل سے اِن کے لیے کیا - تاکہ ہمارا دباؤ
ملازمانِ میونسپلٹی پر رہے - اور پبلک کا کام عمدہ طور
سے انجام پاسے - ہم اکثر جنچے ہوئے آزمودہ کار اور
ذیشعور اقربا اور متوسلین کو اہلکارانِ میونسپلٹی مین بھرتی
کرواتے تھے - اور اُن پر ہمارا خانگی اور سرکاری دونون ہی
قسم کا دباؤ رہتا تھا - جس کو کام کے انجام دیتے وقت
وہ لوگ ہرگز اُٹھا نہین سکتے تھے - اور اِس وجہ سے ہر کام آسانی
اور خوبی سے انجام پاتا تھا -

آنریری بنچ پر ہم اَور بھی زیادہ چمکے اور ہمارے قانونی اور
طبیعی جوہر خوب ہی کھلے - ہم پر اناڑی مجسٹریٹ کا الزام تو لگ ہی
نہین سکتا تھا کیونکہ ہم تو ایک قانون دان اور تجربہ کار وکیل تھے -

چند عرصے مین ہمنے اپنی حکومت اور داب و رُعب کا سکّہ اہلِ شہر
خصوصًا بدمعاشون کے دلون پر بٹھادیا اور مثل مشاہرہ دار مخبرین
کے اپنے ذمّے کے مشکل کامون کو پوری آزادی سے انجام دینے
لگے۔ ہمارے احباب وُکلا اور مختارون کی وکالت ہمارے ظلِ حمایت
مین خود بخود ترقی پکڑنے لگی اور ہمارے خاص خاص معتقد
لوگون کا اثر متخاصمین پر بے اختیار انہ پڑنا شروع ہوا۔ مقدمات
کے سارے نِکات ابتدا انتہا اور جملہ حالات سے ہم باوجود قصد
نہ کرنے کے پہلے ہی سے واقف ہوجاتے تھے۔ بہت سے حضرات
بالکنایہ مُقدمون کا ذکر کردیتے تھے اور بعض کو سفارش کا پیرایہ اختیار
کرنے مین بھی خوف اور لحاظ نہین ہوتا تھا۔ اہلِ معاملہ اپنے دوسرے
عزیزون کے نام سے ڈالیان تحائف بھجواتے تھے اور ہم غایت
مُروّت اور پابندیِ رسم کی وجہ سے اُنکے قبول کرنے
سے اِنکار کرنے مین خوف کھاتے تھے۔ اکثر شہر کے بدمعاشون نے
نرالے وقتون مین دور سے ہمکو دھمکایا بھی تھا اِسکے سوا اور طرح
بھی ہماری راے پر اثر ڈالنے کی تدبیر کرتے تھے۔ بعض رسا اور صاحب
اختیار عورتین بھی خاص خاص وقتون مین موقع پاکر بعض مجرمون کی
نسبت درپردہ راے زنی کرجاتی تھین اور قبل اِسکے کہ ہم اُنکو ایسے

ناجائز امر کے بیان کرنے سے باز رکھین وہ سارا حال یا اہل حال کہ گذرتی تھین یہ ساری خرابیان فقط ہماری سوسائٹی کی عدم تہذیب یا فتگی کی وجہ سے تھین جس سے ہمکو بہت کچھ دلی تکلیف اور مالی آزار ہمیشہ پہنچا کرتا تھا۔ گو صحیح معلومات کے ذخیرے سے تجویز معاملات مین بڑی مدد ملتی تھی مگر ہم کبھی ان خارجی باتون کا اثر اپنے تجویزی خیالات پر نہین ہونے دیتے تھے اگرچہ ہمارے دشمن اور اعدا اسکو نہین مانتے تھے۔ اکثر مجرمون کو رحمدلانہ بزدلی سے ہم خفیف سزا دیتے اور اکثر مقدمات مین حکمت عملی کی قوت سے صلح کرا دیتے۔ شاہراہون کے بیحیائی سے غلیظ اور ناپاک کرنے کا ایسا انسداد سنگین سزا دے دے کر ہمنے کر دیا تھا کہ شہر کے عوام بے تمیزی سے ہگنا موتنا بھول گئے تھے اور لوگون کو فرط احتیاط کے سبب اپنے پاخانون اور گھر کے آس پاس کی افتادہ زمینون مین بھی بے تکلفی اور آزادی سے بول براز کرتے وقت اکثر غیر ضروری تامل ہوتا تھا گویا ہمارے رعب کا پہرہ فطرتی دروازون پر بھی بیٹھ گیا تھا۔ عمال کی پرورش برابر ہمکو مد نظر رہتی تھی۔ انکو اپنی عظمت کے بڑھانے اور سامان پرورش کے مہیا کرنے مین ہم ایسی مدد دیتے تھے جو واقعی ہمارا ایک اخلاقی فعل خیال کیا جاتا تھا اور جس سے چند غریب بھلے مانسونکی

پرورش بلا مضرت غیر سے ہوجاتی تھی - عمالِ بیچ اکثر اپنی خانگی تقریبون
یا اَور ایسے ہی مواقع پر تحف وہدایا ہمارے لیے نہایت خلوص اور محبت
اور حسنِ عقیدت کے ساتھہ لاتے تھے اور ہمکو مجبوری سے نہایت اکراہ اور
نفرت کے ساتھہ قبول کرنا پڑتا تھا کیونکہ پھیر دینا اُنکی دل شکنی اور دل
آزاری کا باعث ہوتا ع

دل میازار و ہرچہ خواہی کن

کبھی کبھی اُنکا ایسے سامان سے آنا کچھہ چندان قابلِ اعتراض نہ تھا مگر
چونکہ یہ لوگ کثرت سے تقریبات کیا کرتے تھے اور گویا ہر مہینے ہمارے
پاس کھانے کھلانے کی چیزین لیکر آتے تھے اِسلیے ہماری نظرون سے
وہ روز بروز اُترتے اور برعکس اِسکے ہماری بیگم صاحبہ کی آنکھون مین
غیر محسوس طور پر بلند جگہ پاتے جاتے تھے -

تعلیمی کمیٹی مین بھی ہم اپنا بہت وقت دیتے تھے اور اپنے
تجربون سے بہت سی تعلیمی دقتون کو گھٹاتے تھے - تقرر وغیرہ کے
وقت ہم اِس کمیٹی مین زیادہ محنت اِس نظر سے کرتے تھے کہ اچھے
لوگ صیغۂ تعلیم مین مقرر ہون - جب کوئی عہدہ خالی ہوتا ہمارے
گھر پر بغیر کسی کو بُلائے نہایت ہجوم ہوجاتا تھا اور ہمارے عزیز و اقارب
سے اُس زمانے مین اُمیدوار لوگ زیادہ ملاقات کرنے لگتے تھے

تاکہ اُنکی واقعی قابلیت کی کیفیت سے ہمکو خانگی طور سے اطلاع ہو عجب
تماشا اِس ملک مین ہی کہ صیغہ تعلیم ایسے معصوم صفت سر رشتے مین بھی
امیدوار لوگ ممبرون پر الگ تھلگ زرپاشی سے اثرافشانی کیا چاہتے
ہین چنانچہ دو ایک مرتبہ ہم اِس وقت مین خواہ مخواہ پھنسکر مفت مین
کسی قدر بدنام ہوئے - ایک اُمیدوار ہمارے لیے لکھنؤ سے حلوا سوہن
اور پیڑی لایا تھا - گو ہم نے قبول کرنے سے انکار کیا مگر یار لوگون نے
اِسکو اَور طور پر مشہور کرکے خوب زہر اُگلا - البتہ ہم اکثر غریب ہیڈ ماسٹرکی
تائید بہت سی ترکیبون سے کیا کرتے تھے کیونکہ وہ شخص ہماری رائے مین
اُمرا کے لڑکون سے تائید کا مستحق تھا اکثر جلسون مین ہم ایک بڑا لمبا
چوڑا مسودہ امورات تعلیم کی ترمیم اور اصلاح کی نسبت پیش کردیا کرتے
تھے اور بعد بحث و تکرار کے گو وہ مسودہ ہمیشہ نامنظور ہوتا تھا مگر ہماری
کوشش بلیغ کا اثر ممبرون پر بے پڑے نہین رہتا تھا کبھی نصاب
کے بدلنے پر رائے دے دی - کبھی ماسٹرون کی تعداد بڑھانے پر
زور ڈالا - کبھی مولوی کا مشاہرہ بڑھانے پر بے معنی اڑ پڑے اور غل
مچا دیا - کبھی دوسرے ضلع کی تعلیمی حالت دیکھنے کے لیے سفر اختیار
کرکے اخبارون مین دھوم سے اُسکا حال چھپوا دیا -
ممتحن ہونے کی حالت مین ہمنے کبھی انگریزی دیانت اور

پاکبازی کے خیال کو اپنے قریب پھٹکنے نہ دیا گو ہم اُس سے بخوبی واقف
تھے اور اکثر موقع پر اُسکی مدحت بھی کرتے تھے۔ ہمارے مُلک اور ہماری
قوم کی تعلیمی حالت ایسی گھٹی ہوئی تھی کہ اگر امتحان لینے مین سختی
کیجاتی اور انگریزی خشک اور بے فیض دیانت سے کام لیا جاتا تو
اِن اضلاع مین دس بیس آدمی بھی شاید ہی تعلیم یافتہ مِلتے۔ امورات
خیر اور دوسرون کی بھلائی مین کوشش کرنے کے اُس وسیع اصول کو
ہمنے ممتحن ہونے کی حیثیت اور حالت مین بھی برابر دِل مین رکھا جسکو
دامے درمے قلمے قدمے + کے مقولے مین کسی نیک باطن اور صاحب
خیر شخص نے منضبط کیا ہی۔ ہم اکثر طلبہ کی واقعی حالت تعلیمی خانگی طور یا
اور وسائل سے دریافت کر کے اُسی لحاظ سے نمبر دیتے تھے اور اِس
فیاضانہ اور نیک نیتانہ طرز امتحان پر جو اکثر حاسدین ہمکو طعن سے
یاد کرتے تھے انکو شاید اسکی خبر نہ تھی کہ ہمارا مُلک ہنوز تک ایسے
سخت امتحانون کے لیے طیار نہین تھا اور شاید آج بھی پورا طیار نہین ہی
جسکا ثبوت ہر امتحان سے ہو سکتا ہی۔ ہم ایسی شکایتون کی پروا نہین
کرتے تھے کیونکہ ہماری نیّت سراسر بخیر تھی۔ سیکڑون آدمی کی پرورش کا
سامان مہیا کرنے مین اگر کسی قدر بے ضابطگی بھی ہوتی ہو تو وہ کوئی
جُرم یا گناہ نہین ہے اگر شراب خوری جُرعۂ فشان بر خاک +

ازان گناہ کہ نفعے رسد بہ غیر چہ باک ❊

بارھوان حصّہ

پیشۂ وکالت مین بہت سے وجوہ سے کہ جو ناگفتہ بہ ہین ہمکو حسب خواہ روپیہ کمانے اور ایک کافی سرمایہ جمع کرنے کا موقع نہین ملا مگر الحمدللہ اسکی کسر پولٹکل لائف مین ہماری زرریز اور حکمت آمیز حسبت وغیرہ سے بہت کچھ نکل گئی اور ہماری ظاہری اور باطنی حالت برابر فوق البھڑک رہی ناواقفون کو ہماری حالت کے انقلاب سے تعجب ہوتا تھا - اور واقفکار اور راز شناس حسد کی آنکھ سے دیکھتے تھے - اِس نئی زندگی کے دنگل کو ہمنے نہایت پرجوش اور پُرشورش پایا اور اِس میدان مین ہمنے بڑے بڑے نوّابون زمینداردن اور عہدہ دارون کو حکمت عملی کے پیچ پر چڑھا چڑھا کر دے دے مارا - گاہے ماہے ہمنے بھی ایک آدھ گھِسّا اور رلنگی سخت کھائی جسکا صدمہ ایک عرصے تک رہا - ہماری تجربے کی جڑین ایسی بے لاگ آب زیرکاہی اُصول پر چلتی تھین کہ ہمارے مارے ہوتے نے اکثر کم پانی مانگا - اِس پولٹیکل لڑائی مین اکثر ہمارے ہاتھون سے دانستہ اور نادانستہ طور پر بڑے بڑے لوگونکو سخت صدمہ پہنچا - بعض تو عمر بھر کے لیے کنور ٹے ہوگئے اور بعض کو خود بخود شہر بدر ہونا پڑا - ہماری خاص حُکّام رسی کی قوت نے بڑے بڑے سند یافتہ

لوگون کے زہرے آب کر دیے تھے اور تمام شہر بلکہ ضلع بھر مین ہماری رسائی اور اختیارات کا ڈنکا بجا ہوا تھا - دونون وقت ہمارے گھر پر صاف دربار کا طور رہتا تھا اور مختلف طرح کے پولٹیکل امید وار صلاح وتایید اور بھی ہمارے تمدنی تھپیڑ کی ضرب سے محفوظ رہنے کے خیال اور خوف سے مجبورانہ ہماری درباداری کرتے تھے - یہ وہ زمانہ تھا کہ اکثر انگریزی اور اُردو اخبارون مین ہمارا نام مختلف صیغون مین چھپتا تھا اور شاید ہمارے صوبے مین کوئی کمیٹی رفاہِ عام کے کامون کی ایسی کم تھی کہ بغیر دریافت حال و مقاصد کے ہم اُسکے ممبر نہ ہو گئے ہون - بہت سے لوگون نے ہمکو ممبر وغیرہ بنانے کے لیے درخواستین بھی کی تھین - یہ ہمارا روزانہ دربار واقعی طور پر بہت سے اسباب کے مجتمع ہونے کے سبب دربار بھی تھا گو بہ ظاہر اُسکی اصلی چمک خیرہ چشم لوگ نہین دیکھ سکتے تھے - مقامِ غور ہے کہ ہم سا باکمار اور مشغول آدمی کیونکر اپنا اسقدر بیش قیمت وقت مُفت ضائع کر سکتا تھا اور کیونکر عقل اِس بات کی اجازت دے سکتی تھی -

پبلک لائف مین نہایت آسانی سے ہمکو بہت سے مُفید کامون کا پُختہ تجربہ حاصل ہو گیا تھا - سلوتری کا کام ہم خوب کرتے تھے خاصکر ولایتی گھوڑون کے علاج مین ہمارا نام بہت مشہور تھا - مکان جو سب

سجاتے تھے۔ جلسے کے اسباب لعاریت خوب منگواتے تھے۔ گاڑی گھوڑے کی دلالی بہت شایستہ عنوان سے ہم سے بن پڑتی تھی۔ عاشق و معشوق کے مزہ دار اور لذّت بار جھگڑون کو ہم اِس نزاکت اور متانت سے چکاتے تھے کہ صلح کے بعد لڑائی کی بدمزگی مطلق نہین رہتی تھی بلکہ سابق کی شکر رنجی کا تصوّر شکر ریزا ور شکر بیز ہو جاتا تھا۔ خلاصہ یہ کہ ہر روشِ زندگی مین ہم نے اپنے کو ایک بہت ہی خوشگوار اور منفعت بار طور سے استعمال کر کے اپنا اور دوسرون کا کام بنایا تھا اور یہی وجہ تھی کہ ہمارے حلقۂ خاص کے لوگ ہمکو چشمۂ فیض اور مرجعِ خلائق کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ ہماری تمام تر خواہش اعلیٰ درجۂ ترقی پر پہنچنے کی ہو چکی تھی اور ہمارا نام بھی بہت سے عام اور خاص وسائل سے گورنمنٹ تک پہنچ چکا تھا۔ یہ بات ایک زمانے کے تجربے سے ثابت ہو چکی تھی کہ ترقی کے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا بغیر دار السلطنۃ مین قیام کرنے اور وہان کی تمدّنی اور اخلاقی گھڑ دوڑ مین بازی لیجانے کے غیر ممکن ہی۔ مگر ہماری مالی حالت اِس قابل نہ تھی کہ ہم کلکتے مین جا کر ایک آزادانہ لائف مین رہتے اور رہر مطلع پر ساتھ پورے سر و سامان کے چمکتے اِس خیال سے ہمارا دل اکثر سست رہا کرتا تھا اور اکثر ہم

اِس مشکل سے نِکلنے کی تدبیر سوچا کرتے تھے۔ دُنیا کے تاریخی حالات اور موجودہ واقعات پر نظر ڈالنے سے یہ امر ثابت ہو گیا تھا کہ یکایک دولتمند بننے اور عیش کرنے کی کوئی تدبیر ایک دولتمند بی بی کے مُیسّر آنے سے بہتر نہین ہی۔ ہم دیکھتے تھے کہ شادی کے ذریعے سے ہزارون آدمی ولایت اور ہندوستان مین امیر بن چُکے ہین اور روزانہ بنتے چلے جاتے ہین۔ ابتداے عمر مین عدمِ تجربہ کے باعث اِس ضروری مسئلے کی طرف ہماری پوری توجّہ نہین ہوئی اور اِس غلطی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمکو ایک معمولی نیک سیرت اور خوبصورت بیگم سے ایسا محبّت انگیز تعلق پیدا ہو گیا کہ نادان اور ناتجربہ کار لوگ اُسکو ہماری بی بی کے لقب سے مشہور کرتے تھے اور یہ نہین سمجھتے تھے کہ ایک شریف اور تہذیب یافتہ آدمی کے آلہ رفع ضرورت (خواہ وہ شرعی ہو یا عرفی) اور اُسکی بی بی مین آسمان و زمین کا فرق ہی اور ایسے ایک معمولی تعلق کے پیدا کرنے سے کوئی شخص عمدہ شادی یا نکاح کے لیے ناقابل نہین تصوّر کیا جا سکتا۔ خیالات کی پستی اور مختلف قسم کی بدظنی کی وجہ سے ہمارے معاندین اِس تعلقِ ضروری و مخفی کو اِس انداز سے شہرت دیتے تھے کہ جس سے ہمارے نقصان کا بہت گمان تھا بلکہ اسقدر تو ہو بھی چُکا تھا

کہ اپنے ملک مین ہم کوئی حسب خواہ شادی یا نکاح نہین کر سکے اور بمجبوری دوسرے شہرون کی طرف ہمکو سونے کی چڑیا کی تلاش مین حکمت عملی کا پھندا لیکر جانا پڑا۔ کلکتہ ایک مدت دراز سے اِس قسم کی سونے کی چڑیا کے لیے موصوف تھا اور وہان اعلیٰ درجے کی تعلیمی ترقی اور مختلف پیشون اور ملکون کے نو دولت لوگون کے جمع ہونے کے سبب ایسی چڑیا کی خریداری بہت آسان تھی بلکہ چڑیا والے خود بھی خریدار کی تلاش قدردانی کے ساتھ کرتے تھے۔ مختلف قسم اور ملک کے نو دولت امیر اور بعض خاص قسم کے تجارِ عالی وقار معاملاتِ ازدواجی کو نہایت وسیع نظر سے دیکھتے تھے اور بڑی آزادی اور کشادہ پیشانی سے چٹ منگنی پٹ بیاہ کے اصول پر اِن معاملون کو انجام بھی دیتے تھے۔

اِن تمام پہلوؤن کو سوچ کر اور اپنی آیندہ کارروائیون کا ایک برجستہ نقشہ ذہن مین کھینچکر ہم نے سامانِ سفر کلکتہ درست کرنا شروع کیا اور ایک قلیل عرصے مین اپنے سارے سفری پرپرزے درست کرکے ہم جانبِ کلکتہ روانہ ہو گئے اور تھوڑے ہی دنون مین مع الخیر منزلِ مقصود کو پہنچ گئے۔ پہلے سے ایک انگریزی محلے مین ہمارے لیے ایک اوسط درجے کا مکان ایگریمنٹ کے ذریعے سے

لیا جا چکا تھا۔ وہان پہنچکر ہم نے اپنی ظاہری حالت کو ایک پبلک لائف کا نفیس اور سنجیدہ پیرایہ دیدیا اور خانگی اور دوسری حالتون کو بعض مصلحت سے نوابی کے رنگ مین گہرا رنگا اور اپنے کو اپنے شہر کا ایک مال دار رئیس مشہور کروادیا۔ ہمارے ساتھ ہمارے مدح خوانون کی تجربہ کار جماعت مصاحبون کے نام سے تھی یہ لوگ مختلف حلقون مین پہنچ کر ہماری صفاتِ حسنہ کی ایک لمبی فہرست بیان کرتے تھے اور ہر روز ہماری رسائی کے حلقے کو زیادہ وسیع بناتے تھے۔ ایک ہفتے مین ساز و سامان سے آراستہ ہوکر اور مکان کو اچھی طرح سجا کر ہم نہایت زرق برق لباس سے حکام عالی مقام کی ملاقات کو نکلے اور ایک مہینے مین ساری چورنگی اور تمام دفاتر کی خاک اڑا ڈالی۔ ملاقات مین یہ بات صاف معلوم ہوتی تھی کہ ہماری مجموعی حالت اور گفتار اور رفتار کا اثر حکام پر اچھا پڑتا تھا اور ہماری غیر محدود معلومات سے وہ لوگ نہایت متحیر اور مسرور ہوتے تھے۔ جو حکام کہ ہماری خاص سرپرستی فرماتے تھے اُنھون نے اپنے طور پر بھی ہماری نسبت عمدہ راے ظاہر کی تھی اور یہ کہ دیا تھا کہ ہمارے اصلی جوہر کے چلنے کے لیے کلکتے سے عمدہ کوئی مقام نہ تھا۔ ہمارے ہندوستانی احباب بھی ہم کو

سے اڑے اور انھون نے بھی انگریزی اور ہندوستانی سوسائٹی مین
ہم کو ایک غیر معمولی قابلیت نادر تجربے اور اعلیٰ منصوبے کا آدمی
بیان کرکے اپنا رنگ جمایا - شام کے بعد ہمنے ایک مختصر سی چا ے کی
صحبت بھی اس غرض سے مقرر کردی کہ ہر قسم کے لوگ خصوصًا
شہر خبرے ہمارے ہان آئین اور گھر بیٹھے ہمکو خبرین معلوم ہوا کرین -
کلکتے مین ہندوستانی سوسائٹی کے ساتھ ہم نے بہت غور سے
ہوا کا رُخ دیکھکر سلسلۂ موافقت واتحاد بڑھادیا تھا کیونکہ اگر
اِس خصوص مین ہم غلطی کرتے تو ہمارا کسیقدر نقصان ضرور ہوتا
اور ہمکو اپنی حکمتِ عملی سے آخر پچھتانا پڑتا - دو تین مہینے مین ہمارے
دوستون نے غُل کردیا کہ ہم سا گویا قابل اور پبلک مین بیکار نہین
رکھا جا سکتا اور مسلمانون کی ایسی بڑی تمدنی کمائی مفت ضائع نہین
کیجا سکتی پھر تو تابڑ توڑ آج ایک کمیٹی اور کل دوسرے جلسے اور
اور پرسون تیسری انجمن کے ممبر لائف ممبر اور آنریری سکرٹری
مقرر ہونے لگے - دو چار جلسون مین ہمنے تقریر بھی کی اور اخبارون
مین ہمارا نام بھی رویداد کے ساتھ چھپا - طرفہ تو یہ تھا کہ جو کچھ ہم بک
آتے تھے اُسمین ابتدا اور اخیر کے چند لفظون کے سوا اِس وضع
کی تراش خراش کیجاتی تھی کہ اپنی اسپیچ پڑھکر خود ہم کو ایک

پُرلطف شک پیدا ہوتا تھا بعض بعض اسپتال خیرات خانون اور رفاہ
کے کامون مین ہمنے قلیل چندہ وغیرہ بھی دے دیا اور اب ایسا
انتظام ہوگیا کہ سیزن بھر ہمارا نام ہر ہفتے ڈیلی اخبارون مین
نکلنے لگا۔ پبلک لائف مین قدم جماکر اور اپنے نام کو ایک اوسط درجے
کی شہرت کے زینے پر چڑھاکر ہم نے اپنی عنانِ توجہ کو ازدواجی ترقی
کی طرف آہستہ سے موڑ دیا۔

ہمارے نوابی ٹھاٹھہ کا اثر ایسا پڑا تھا کہ ادھر اُدھر شکاری لوگ
آپس مین اس امر کو دریافت کرنے لگے تھے کہ آیا ہم متاہل تھے یا مجرّد
ہمارے مصاحبون نے ہم کو برابر مجرّد مشہور کیا اور یہی واقعی امر بھی
تھا۔ ہماری جایداد و ریاست و لیاقت کی نسبت بھی بعض گوشون
سے گوش بہ گوش استفسار ہونے لگا تھا جسکے جواب مین ہمارے احباب
اور متوسلین ایک مطوّل فہرست پیش کرتے تھے اور ہر متلاشی کے
استفسار کی پیاس کو معلومات کے آبِ سرد و شیرین سے اچھّی
طرح بجھا دیتے تھے۔ رفتہ رفتہ اِس مضمون کو بھی شہرت ہوئی کہ ہمارا
کلکتے مین شادی کا قصد ہی اور بعض خانگی وجوہ سے ہم دارالسلطنۃ کو
اپنا وطن بھی بنایا چاہتے ہین بہ شرطیکہ ہماری پسند اور مرضی کے مطابق
سامانِ خانہ آبادی مہیّا ہوجائے۔ قلیل ہی عرصے مین بڑے بڑے

مہتر ان قوم گوشت کے لحیم و شحیم اور اقسام نباتات خشک و تر کے
سر سبز تھے تا بہ بعض آزاد خیال اور دولتمند بیگمات اور بعض قدیم خاندان
کی ایسی جہان دیدہ اور دوربین خاتونون کے ہان سے کہ جنکے خاندان
عظمت نشان مین علم موسیقی کے بڑے بڑے کامل الفن گزرے
تھے شادی اور نکاح کا پیام و سلام آنے لگا اور ہم اُسپر غور کرنے اور
ہر ایک معاملے کو اُسکے تمام تعلقات کے ساتھ جانچنے اور تولنے لگے

تیرھوان حصہ

یہ پیام چونکہ معمولی گھرون کے نہ تھے اور غربت مین ایک نکاح
کر کے جو مصیبت کہ ہمنے اُٹھائی تھی وہ بھی ہم کو یاد تھی اسلیے ہر پیام
مسرت فرجام کے پہلوؤن پر ہمنے خوب غور کیا اور ہر ایک کے فائدے
اور نقصان اور مشکلات کا مقابلہ صحیح طور سے کر کے ہر ایک کو خوب جانچا
کیونکہ بزرگون نے فرمایا ہی ع

چرا کارے کند عاقل کہ بار آرد پشیمانی

انھین سے ایک پیام کسی ایسے علم دوست ملک التجار کی اکلوتی
نواسی کا (جسکو علم نباتات اور فن باغبانی وغیرہ اُسکی خاص شاخون
کے ساتھ ایک ازلی مناسبت تھی) نہایت بے خلش اور پر منفعت
تھا۔ اُس گھر مین کوئی مرد وارث یا قرابت دار نہ تھا اور کُل اختیارات

اور انتظامات ریاست کی عنان ایک سن رسیدہ اور نیم بدحواس خاتون
کے ہاتھ مین تھی - یہ ملک التجار مرحوم کی بیوہ تھی اور اُسکی وارث فقط
ایک کم سن ناکتخدا نواسی تھی - القصہ یہان سے جب باضابطہ شادی
کی گفتگو چھڑی تو دُلھن والون نے بعد معمولی اور ضروری ابتدائی مراتب
طے پانے کے ہم سے ہمارے خاندان کا نسب نامہ طلب کیا - یہان تو
سالہا سال پیشتر سے بہ مصداق ع

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

ہمنے نہایت محنت اور جانفشانی سے کتب تواریخ اور تذکرۃ الاولیا
وغیرہ کی مدد سے ایک پُر شوکت اور نستعلیق نسب نامہ درست کر رکھا
تھا جسکی مختلف شاخین ہمارے ملک کے قریب قریب تمام بڑے
بڑے نامی خاندانون سے ملی ہوئی تھین - فوراً اس نسب نامے کو
ایک کمخواب کے غلاف مین رکھکر ہم نے دُلھن والون کے حوالے کر دیا
اِسکے معاینے سے اُنکی آنکھین کھل گئین کیونکہ یہ کوئی معمولی دست آویز
تو تھی تھین بلکہ برسون کی کوشش اور تلاش اور کاوش مین فن تاریخ
اور ہماری ذہانت کی مدد سے درست ہوئی تھی - یہان تک تو خیریت
تھی مگر بڑی مشکل اُسوقت پیش ہوئی جب کہ اُن لوگون نے ہماری
جایداد اور سامان ریاست کے متعلق تحقیقات شروع کی کیونکہ اِس

مدین یہان سوا اللہ ہی اللہ کے اَور کیا تھا - مگر خیریت یہ ہوئی کہ
اِن اُمور کے دریافت کرنے مین اُنکو اَور لوگون سے مدد لینی پڑی
اور اُنھی کے قول پر مجبوری سے تکیہ کرنا پڑا اِس خصوص مین ہمارے
اکثر روشن خیال نیک نیّت اور راز دار احباب نے بڑی مدد فرمائی
اور دُلھن والون کو ایسا آرستہ اور پیراستہ باغ سبز ہماری جایداد
اور سرو سامان کا دکھایا اور ایسا نفیس خیالی نقشہ کھینچکر پیش کیا
کہ وہ لٹّو ہی تو ہو گئے -

جب کہ ہر طرح سے بات منقّح ہو گئی اور ہم نے اُنکی سخت اور
جابرانہ شرو طِ خانہ دامادی کو بہ کشادہ پیشانی قبول کر لیا اور بَرَہ
دکھائی کی رسم سے فرصت ملی اور ہماری طرف سے نشانی
بھی چڑھ گئی تو ایک مبارک اور مسعود دن دیکھکر شادی کی تاریخ
مقرر ہوئی اور چونکہ ہم نے جز و رسانہ خیال سے پردۂ اتّقا مین عُرفی
طریقۂ شادی سے قطعی انکار کیا تھا اسلیے بالکل شرعی طور پر
شادی انجام پائی اور چار طرف سے مُبارک سلامت کا غُلغلہ
بلند ہوا - شادی کے ہفتے عشرے کے بعد ہی سے حسب شروطِ
کابین نامہ ہم اپنی سُسرال کی عالیشان کوٹھی مین رہنے لگے
اور اپنے فضول سامان کو ہر طرح سے کم کر دیا - ہفتے عشرے گئے بعد

ہمنے دیکھا کہ اُس بڑی ریاست کا کوئی دیکھنے والا نہ تھا۔ نہایت درجے
کی بے انتظامی اُمورات ریاست مین پھیلی ہوئی تھی۔ کاغذات
کے معاینے اور تاریخی خاندانی حالات کے معتبر اہلکارون سے سُننے
سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہماری بیوی کے مورثِ اعلیٰ پچھم کے
کسی مقام سے سرکاری فوجی تعلقات کی وجہ سے دارالسلطنۃ
مین آکر بسے تھے اور برہما اور کابل اور پنجاب کی لڑائیون مین اُنسے
بڑے بڑے کارِ نمایان خیرخواہی سرکارِ دولتمدار مین ظہور مین آئے
تھے اور یہ کل ریاست اُنکی قوتِ بازو کی کمائی تھی۔ چند روز مین
ہمنے کُل تفصیلاتِ کاروبار کو دیکھ بھالکر ایسا عُمدہ انتظام کر دیا کہ کُل
جایداد بجمیع الوجوہ محفوظ ہوگئی۔ ہماری شادی کا چرچا حکّام مین
بھی ہوا اور اُن لوگون نے بھی اِس محمود قرابت کو پسند فرمایا اور
بعض دوستون نے مُبارکباد کا خط بھی لکھا۔ ناقص العقل عورتون
کے ہاتھ مین چونکہ نقدیات اور جواہرات وغیرہ کا رکھنا نہایت
خوف کی بات ہے اور کمپنی کاغذ اور دیگر اقسامِ نوٹ اور روپیہ بنک
مین اُنکے نام سے جمع رہنے مین پردے کی رسم بیجا کی وجہ سے چونکہ
سیکڑون طرح کی دقّتین عائد ہوتی تھین اِسلیے ہمنے رفتہ رفتہ نہایت
آسانی سے کُل نقدیات اور جواہرات کو اپنے خاص قبضے مین اور کُل

کمپنی کا غذ وغیرہ کو فقط حفاظت اور کار و بار کی آسانی کی نظر سے اپنے
نام کر لیا تھا اور اسطرح کہ اسکی خبر ہماری اہلیہ اور بُڈیا ساس کو مطلق
نہ تھی - ہماری بیوی چونکہ تعلیم نسوان سے مغربی اُصول پر اعلیٰ درجے کا
فائدہ اُٹھائے ہوئے تھین اسلیے ہمکو گھر ہی مین قریب کُل کے مزے
باہر کے مل رہتے تھے اسلیے اور بھی آگو نقصانات کے خیال سے ہم نے
اپنی باہر کی سیر و تفریح کو بہت کچھ ترمیم کر دیا تھا اور ہماری کُل کارروائی
اور خصلت اور برتاؤ کا نہایت عُمدہ اثر سسرال والون پر پڑا تھا -
یون تو ہر طرح ہم کُل ریاست پر قابض و دخیل تھے مگر وہ منحوس
اور موت کو گھور نے والی بڑھیا ایک ایسی خلش تھی کہ ہر آن کانٹے کی
طرح ہماری آنکھون مین کھٹکا کرتی تھی اور جسکی غیر معمولی سخت جانی سے
مرنے کی اُمید ایک مدت تک کم ہوتی جاتی تھی - اسکا بند و بست بھی
ہمنے آسانی سے ایسا چُست کیا کہ برس روز کے اندر ہی وہ فرط یابت
اور موٹا گٹری دونون کی متحد قوت کی سیلی سے زبردستی سرائے
جاودانی کو (جہان اُنکی بہت شدید ضرورت اور انتظار تھا) اُفتان
وخیزان عقلمند عزیزون کو ہنساتی اور احمق دردمندون کو رُلاتی ہوئی
تشریف لے گئین - چونکہ عمر طبیعی کا زینہ وہ مدت ہوئی طے کر چکی
تھین اُنکا مرنا کوئی تعجب انگیز اور حسرتناک بات نہ تھی بلکہ ایک

معمولی واقعہ تھا اسلیے ہماری اہلِ خانہ کو کچھ بہت زیادہ ملال نہوا اور جو کچھ ہوا بھی وہ اُس مرحومہ کی خاص تحویل کی اشرفیوں اور زیورات کے ملجانے سے کسی قدر مسرت سے مُبدّل ہوگیا۔

ان تمام انتظامی کاموں سے (کہ جنہیں سب سے مشکل اور نازک کام اُس مرحومہ اور مغفورہ کا سراسے جاودانی کو عجلت کے ساتھ روانہ کرنا تھا) فراغت حاصل کرکے ہم ایک صاف دماغ اور ایک پاک اور قوی دل لیکر مشاغلِ عالیہ تمدّن واخلاق کی طرف مصروف ہوئے۔

اب ہم ایک مستقل رئیسِ کلکتہ ہونے کی حیثیت سے سوسائٹی مین ملنے جلنے اور اپنی جگہ حکمت اور زور سے لینے لگے۔ ہماری اِس غیر معمولی ترقی کا نہایت جانگداز اور روح فرسا رشک حاسدین کو ہوا مگر وہ سوا دم بخود رہنے کے بظاہر اور کیا کرسکتے تھے۔ اب ہم نے ہر چندے کی فہرست مین بڑے بڑے سربرآوردہ رؤسا اور رسا لوگون سے مقابلہ کرنا اور اپنی دولت سرشت شہ زوری کا اثر حکمتِ عملی کے ذریعے سے دکھانا شروع کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ہم سوا گورنر جنرل لفٹنٹ گورنر اور ممبرانِ کونسل و بورڈ وغیرہ کے دوسرے حُکّام کا ذکر بھی اپنے حلقون مین کم کرتے تھے اور ہر ایک

عالی قدر یورپین سے غایت درجے کی بے تکلفی اور دوستی کا اظہار کرکے ناواقف کارون اور ڈھل مل یقینون کو اپنے اثر اقتدار کے دام مین اکثر پھنساتے تھے۔ علی الصباح میل ٹرین آتے وقت اکثر ہماری گاڑی ہیڈ اسٹیشن مین ہوتی تھی اور میل اسٹیمر کے کھلنے کے دِن ہم ضرور مٹیابرج جاتے تھے اور اِن دونون مواقع پر جو معزز انگریز آتے یا جاتے ملجاتے تھے اُنپر اپنے اطوار سے ہم اِس بات کو ثابت کرتے تھے کہ اُنھی کو لینے یا رخصت کرنے گئے تھے اور اسطرح اُن سے زبردستی شکریہ بھی لیتے تھے۔ سُفارشی خطون کا ایک بندھا ہوا فارم تھا۔ جو اُمیدوار آتا اُسکو بے دھڑک انگریزون کے نام اُسی فارم کے مطابق خطِ سُفارشی دیکر ممنون کرتے اور اپنی نیک نامی پھیلاتے تھے۔ وہ خطوط انگریز حکّام کے ہاتھ سے یکسر مَیلے کاغذ کی ٹوکریون مین سرنگون جاتے تھے۔ گو یہ امر ہم کو بھی بخوبی معلوم تھا مگر با آباز دریا بخشیدن ٭ کے اصول پر ہمکو سُفارشی خطون کے دینے مین مطلق تامّل نہین ہوتا تھا۔ جو کوئی مسلمان کہین کسی عُہدے پر مقرّر یا مامور ہوتا تھا اُسکے تقرّر مین خواہ مخواہ ہماری مدد اور شرکت ضرور ہو جاتی تھی اور ہر مسلمان عُہدہ دار کی ترقّی یا تقرّر کی دُم کے ساتھ ہم ضرور بالضرور اپنی رسائی کوشش اور ہمدردی کی دُم کو

بلاضرورت مضبوط باندھہ دیتے تھے اور تقرر اور ترقی کی خفیہ خبر کے ملتے ہی اُسکو یا اُسکے عزیزون کو مختلف اضلاع مین ایک ایسے انداز سے مبارکباد لکھہ بھیجتے تھے کہ اُسپر اِسکا اثر بالکنایہ پڑجاتا تھا کہ ہمنے بھی کلکتے مین اُسکے لیے ضرور کچھہ نہ کچھہ کوشش کی تھی یا کوئی کلمتہ الخیر کہا تھا۔ خطاب وغیرہ کے مژدۃ الحال امیدوار بھی ہماری حکمت عملی کے دانے کی چمک اور خوشبو دیکھکر آگرتے اور ہمارے جال مین محض آسانی سے پھنس جاتے تھے۔ کسی کو تار سے ہم مارتے تھے اور کسی کو خط سے شکار کرتے تھے۔ بعض ناتجربہ کار مفصل کے لوگون کو ہم اِس انداز سے خط لکھہ دیتے تھے کہ اُسکو کوئی عمدہ عہدہ ملنے کی اُمید ہوجاتی تھی اور اِس امیدواری کے زمانے مین اُس سے بہت سے کام نکلتے تھے۔ کم فرصتی کا شدید سا مرض اور لاعلاج روگ بھی ہمکو اِسی زمانے مین لگا جسکے علاج سے سارے ڈاکٹر اور اطبائے یونانی ہمت ہار بیٹھے تھے۔ اِس کثرت سے مسلمان مسلمانونکی ترقی۔ مسلمانون کی تعلیم۔ اور مسلمانون کی بھلائی کا مالا ہر دم اور ہر آن ہر انسان اور حیوان سکے سامنے ہم جپا کرتے اور اِس رقتِ قلب کے ساتھہ ہم اُنکی حالتِ زار پر آنسوون کا دریا بہاتے رہتے تھے کہ بعض طبیبون کو علاوہ مرضِ سخت کم فرصتی کے جسمین ہم مبتلا تھے ہماری بک بک سے مالیخولیائے مراقی کا بھی گمان تھا

گو اُنکا خیال سراسر مجنونانہ اور مہمل تھا کیونکہ کوئی شخص جو قوم کی بھلائی کا بیڑا صدق دل سے اُٹھاتا ہی اور تمدنی دنگل مین لڑنے کو طیار ہو کر آتا ہی اُسکو ہاتھ پاون دِل دماغ اور سب سے زیادہ اپنی زبان سے ضرور ہی کام لینا پڑتا ہی اور بغیر اِسکے کہ اپنے خیالات اور آراکو پُراثر طریقے سے ظاہر کرے وہ شخص کبھی لوگون کے دلون پر پورا اثر نہین ڈال سکتا اور نہ کبھی اِس مشکل کام مین بغیر اِسکے کامیاب ہو سکتا ہی +

حکامِ یورپین مین چونکہ مختلف مذہبی خیالات کے لوگ ہین اِسلیے اُنکی ہمدردی اور توجہ کو اپنی طرف مائل کرنے کی غرض سے ہم اکثر اُنکا حال اِس خصوص مین قبلِ مُلاقات یا عندالملاقات دریافت کر لیتے تھے اور جس کو جس انداز یا جس رنگ کا پاتے تھے اُسی کے مطابق اُسکے خیال کے ساتھ اپنی ہمدردی اور اُسکے خاص مشرب کی جانب اپنا دلی رُجحان ایک حکیمانہ اور فلسفیانہ انداز سے ظاہر کرتے تھے کہین ہم تھیاسوفسٹ کہین پازیٹوسٹ کہین تھیئسٹ اور کہین بودھسٹ بنجاتے تھے اور اُن حکام سے اُس مذہب کے اصول اور تاریخ کے مُتعلق کتابین مانگ مانگ کر پڑھنے کے لیے لاتے تھے اسی لیے ہر انگریز ہم پر ایک خاص توجہ رکھتا تھا اور ہمجھتا تھا

کہ ہم تاریک خیال کے کوئی متعصب مسلمان نہین ہین بلکہ ہر اچھے خیال اور مذہب کی طرف ہمارا دل صفائی اور خلوص سے متوجہ ہوتا ہی اور ہم مذہب کے عمدہ اور عام پسند اصول کو پسند کرتے ہین - ان باتون کا جاننا غیر لوگون کے لیے غیر ممکن تھا اور اسلیے اپنی سوسائیٹی مین اِن خیالات کے ضرر سے ہم ہمیشہ محفوظ رہتے تھے اور اُن حکام سے بہت کچھ لطف و التفات کا فائدہ پاتے تھے -

جب کسی کے حق مین کانٹے بونے یا کسی کو حکام کی نظر سے گرانے کی تمدّنی ضرورت ہوتی تو اِس کام مین ہملوگ کسی قسم کا غُل شور نہین کرتے تھے بلکہ آسانی سے کام نکال لیتے تھے - ہمارے جو چند روشن خیال احباب تھے اُن مین سے ہر شخص حکام رس اور ذی رتبہ تھا اور ہملوگون کے آپس مین اموراتِ تمدّن و رفاہِ عام مین خاصی فریمیسنی کیفیت تھی - جہان کسی کو سزا دینے یا اُکھاڑنے یا اُسکے نیش سے اپنی خاص ذات یا اپنی جماعت کو بچانے کی ضرورت ہوئی بس فوراً ہم یا کوئی دوسرا دوست حاکم کے ہان پہنچا اور حکمت عملی کا فلیتا داغ کر چل دیا - اِسکے دو ہی چار روز بعد ہم یا کوئی اَور صاحب پہنچے اور بعض بے غرضانہ اور آزادانہ پیرایے مین اُس پہلے شخص کے قول کی تصدیق کر دی (کیونکہ حکّام کے عادات مین سے تحقیق

بھی ہی) پھر چند روز بعد موقع سے تیسرے نے رشتہ باندھ دیا۔ رفتہ رفتہ وہ بات حاکم کے دل مین بیٹھ گئی اور ہم لوگون کا مطلب پورا ہو گیا۔ ہم لوگون نے یہ التزام رکھا تھا کہ آپس کی زیادہ دوستی بے تکلفی اور متحد الاغراض ہونے کا ذکر کبھی حکام مین نہین کرتے تھے کیونکہ اُسمین ہماری حکمت عملی کی قوت کے گھٹنے کا خوف تھا۔ بہت سے رذیل النفس حاسد اِس تمدنی کارروائی کی بدنفسی اور چغلی سے تعبیر کرتے تھے حالانکہ اِس سے زیادہ محفوظ اور تیر بہدف طریقہ مخالفت کے میدان سے خس وخاشاک کے دور کرنے اور خراب اور بدذات لوگون کے بُرے اثر سے سوسائٹی اور سروس کو بچانے کا نہین ہی اور تمام تہذیب یافتہ ممالک مین یہ اور اِس سے زیادہ عمدہ اور پُر اثر طریقے آتشِ مخالفت کے فرو کرنے اور منافع قومی کی حفاظت کے سیکڑون مروّج ہین۔ مسلمانون کی سوسائٹی کی یہ کسی قدر صفائی ہم ہی لوگون کی ناچیز کوشش کا نتیجہ ہی ورنہ آج خودغرض اور بے اصول لوگ ہماری غریب اور کمزور قوم کو تباہ وبرباد کر کے رہتے +

تمام اعلیٰ درجے کی صحبتون اور کمیٹیون اور دربارون مین ہماری آمد و رفت دھڑلے سے جاری تھی اور ہمارے خاص خاص

رسا اور ذی اقتدار احباب حکّام کے خیالی چور دروازون سے انکی
خاص توجہ کے کمرے مین پہنچکر ہماری حُسنِ خدمات کے صلے مین
ہمکو اعلیٰ درجے کے خطاب دلوانے کے لیے سفید تحریکین
کرتے تھے اور ادھر اخبار والے ہر خطاب کی فہرست کے چھپنے پر
ہماری حق تلفی اور ہمارے ساتھ جو بے انصافی ہوتی تھی اُسپر مُرغ
بے ہنگام کی طرح بے انتہا شور و غُل مچاتے اور ہمارے پبلک حقوق کو
برا ہین ساطعہ کے ساتھ پیش کرکے حُکّام کی توجہ کو خاص اُسطرف
متوجہ کرتے تھے۔ اُنکی راے مین اعلیٰ تعلیمی مسائل اور مشکل تمدنی
مسوّدات پر اعلیٰ درجے کی قومی مجالسِ شوریٰ مین ہم سے زیادہ
راے دینے کے قابل کوئی شخص نہین تھا۔ منجملہ اَور باتون کے مسلمانون
کی ابتر حالت اور انمین قابل لوگون کی حسرت انگیز کمیابی بھی ہمارے
حقوق کی تائید مین پیش کیجاتی تھی اور یہ کہا جاتا تھا کہ جب کہ ہمارے
فرقے کی طرف سے اعلیٰ مجالسِ شوریٰ مین کوئی نائب اور وکیل
نہوگا تو مُسلمانون کی اصلاح کی کیا اُمید۔ اِس زمانے مین صلۂ
حُسنِ خدمات کے پانے کے انتظار در بغل اور جنون بر سر سوار
اُمید مین ہماری بلا مبالغہ وہ حالت تھی کہ جسطرح کوئی بھوکا جنس گرسنہ
بر لبِ دریا سڑی ہوئی لاش کی اُمید اور تلاش مین اپنا مُنہہ

نہایت بدنما اور حریصانہ انداز سے کھولے ہوئے بیٹھا ہو - زیادہ
عرصہ گزرنے نہین پایا تھا کہ اندرونی اور بیرونی تیرِ تدبیر ہدفِ مُراد پہ
بیٹھے اور مصداق ؎

للّٰہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آمد آخر زپسِ پردۂ تقدیر برون

ہماری ساری اُمیدین برآئین اور ہمکو ہماری عمر بھر کی
پبلک خدمات کا کافی صلہ ہر طرح کے ازدیادِ مراتب و اختیارات
کے ساتھ مِلا اور ہمنے اُس انگریزی مقولے پر عمل کرنے کا پُورا پُورا
فائدہ اُٹھایا + انتظار سے نہ گھبراؤ اور برابر کام کرتے چلے جاؤ +
(ورک اینڈ ویٹ)

چودھوان حصّہ

یہ وہ زمانہ تھا کہ ہم ہر قسم کی ترقی سے ہمکنار اور ہر طرح کی
کامیابی سے ہم آغوش تھے - ہمارے منصوبے اور خیالات بڑے
اوج پر جا رہے تھے - اور ہمین بہت دور دور کی سوجھا کرتی تھی
مختلف مشکل اور پیچیدہ مسائلِ تمدن و اخلاق پر ہماری انگریزی
تحریرین اکثر ہندوستان اور ولایت کے نامی اخباروں اور ماہانہ اور کوارٹرلی
ریویوز خصوصاً انیسوین صدی وغیرہ مین چھپا کرتی

رپورٹ پھر دھوم دھام سے تار کے ذریعے سے ولایت سے ہندوستان اور ہندوستان سے ولایت آیا جایا کرتی تھی - ان تحریرون کے صحیح پڑھنے کی قدرت ہم اصلا نہین رکھتے تھے اور انکے مضامین کا تصور کبھی خواب وخیال مین بھی ہمکو نہ ہوتا تھا مگر چونکہ تمدنی دنیا مین عمل مچانے کے لیے انکی اشد ضرورت تھی اسلیے زر کثیر کے صرف سے یہان ہندوستان اور بھی ولایت مین یہ تحریرین بڑے بڑے مشہور قابل لوگون سے بہ اجرت لکھائی جاتی تھین اور ہماری قابلیت کا شکرہ اس مشہور اصول پر پلا کرتا تھا - ہندوستان سے زیادہ ہماری قابلیت عالی دماغی اور روشن خیالی کا غلغلہ ولایت مین تھا اور کیون نہو ع

لعل قیمت کو پہنچتا ہی بدخشان چھوڑ کر

جو رئیس یا والیہ ریاست کسی مصیبت مین گرفتار ہو کر چارہ دہی اور تدبیر کے خیال سے کلکتے مین آتے تھے انکے ساتھ ہمکو ہموطن ہونے کے سبب ایک دلی ہمدردی ہوتی تھی اور ہماری یہ دلی خواہش رہتی تھی کہ ہم اپنی ساری قوت اور رسائی کے ساتھ انکی مصیبت مین کام آئین اور انکو پنجہ جور وظلم سے چھڑانے مین بیدریغ جان لڑائین - ہمارا دل انکی پریشانی کے سرون پر پھرنے کے لیے ہر وقت طیار رہتا تھا

اور اکثر مُصیبت زدہ رئیس اور رانی کی طوفانی کشتی ریاست ہماری مدد سے ساحلِ مُراد پر لگ جاتی تھی - اِن وقت انگیز اور نازک کامون مین ہمارا وقت بہت صرف ہوتا تھا اور خُفیہ طور بغیر حساب وکتاب مختلف تدبیرون مین بے دریغ روپیہ خرچ کرنے کے بعد جمع خرچ کے درست کرنے مین ایک خاص مشکل ہوتی تھی اور اکثر اوقات حساب کے ذرا سے اُلٹ پھیر مین اعدا کو نیش زنی اور اُس رئیس یا رئیسہ کو بدظنی کا موقع ملتا تھا مگر چونکہ یہ نیم وحشی لوگ دارالسلطنۃ کے مہذّب اور پیچیدہ پولیٹکل ہتکھنڈون سے بالکل ناواقف ہوتے تھے اِسلیے اُنکی تشفّی ایک طرح پر ہو جاتی تھی اور مطلب حاصل ہو جانے پر ایک دولتمند شخص کو حساب وکتاب کی تفصیلات سے زیادہ بحث نہین رہتی تھی اور پھر ہم ایسے عالی رتبہ شخص کی نسبت کب کسی کی مجال تھی کہ بُرے تیور سے دیکھتا - یہ تو معلوم ہی کہ ایسے امورِ عظام بغیر ناجائز طریقون سے تدبیر کیے ہوئے انجام پا نہین سکتے پھر کسی کی شکایت کا کیا محل - ایسے کامون کا نہ کوئی تجربہ کار پورا پورا حساب مانگ سکتا ہی اور نہ کوئی عقلمند دے سکتا ہی -

بعض رئیسون کا دوستانہ طور پر جو ہم اکثر خرید و فروخت کا

کام اپنے ملازمون کے ذریعے سے کلکتے مین کروا دیتے تھے اور اِس پیرایے مین اُنپر ایک معمولی دوستانہ احسان کا بوجھ ڈالتے تھے تو حاسدین اسکی بدنیتانہ تعبیر ایجلنٹی اور دلالی سے کرکے اِسکو اپنی عدمِ بصیرت کے سبب ناحق ہماری خودغرضی اور کم نیتی پر محمول کرتے تھے۔

ہم نے پردہ نشین عورتون کو آزادی دلوانے۔ اُنکو ایک زندہ در گور حالت سے نجات دینے۔ اور اُنکی معصوم زبانون کو اخلاقی معاشرت کی لذت سے آشنا کرنے مین ابتداے عمر مین کیسی کیسی محنتین کی تھین اور اِس بدنصیب گروہ کے لیے کیا کیا مصیبتین جھیلی تھین اِس سے ناظرین بخوبی واقف ہین۔ اب اِس زمانۂ اوجِ ترقی مین جب کہ ہمارے آزادانہ خیالات اور بلند ہوئے تھے جبکہ یورپ کے زندہ دل بزرگون کے ساتھ برابری کے زینے پر ہم ملتے جلتے تھے۔ جبکہ ہمارے نام مین خطاب کا دُم چھلا لگ چکا تھا۔ جبکہ اخلاقی رفارمر تمام دُنیا مین ہم مشہور رہتے تھے۔ جب کہ بادۂ تمدّن شبانہ روز ہمارے دماغ کے قرابے مین جوشان رہتا تھا۔ جبکہ ہر طرح کی سرسبزی سے ہر وقت ہمکو ہری ہری سوجھنے لگی تھی۔ جبکہ اخلاقی آزادی کے اکھاڑے مین ہم روزانہ لڑا بھڑا کرتے تھے۔ جبکہ ہمارے گھر پر ایک ایسی تربیت و تہذیب یافتہ

بی بی کا سایہ تھا جسکا نمبر بہ اعتبار ایک آزاد مہذب انسان ہونے کے
ہمسے کسی قدر بڑھا ہی ہوا تھا ہمارا خیال اُن اخلاقی پاک لذتون کے
حاصل کرنے کی طرف نہایت ہی رغبت سے تھا جنکا پورا لطف بغیر ایک
سچی اور تہذیب یافتہ شریکِ رنج و راحت کے اُٹھہ نہین سکتا تھا۔
خیال کا متوجہ ہونا تھا کہ یکا یک دو خیالی جھرنون کا پانی بڑے زور سے
بغلگیر ہو کر ایک اخلاقی مخرج سے دوگنی قوت کے ساتھ بہنے اور اپنے
آگے سے تمام خس و خاشاکِ جہالت و تعصب کو بہ زور ہٹانے لگا
سب سے پہلے ہم لوگ کسی قدر مغرب کے بعد ایڈن گارڈن کی
جان پرور ہوا کھانے اور میدان اور دریائی پُر فضا سیر دیکھنے ایک
بروم گاڑی مین بے تکلف کھڑکی اُٹھا کر جایا کرتے تھے اور اپنی صحبت
کو چمکاتے تھے۔ پارسی تھیٹر مین کسی قدر تبدیل لباس کے ساتھ
اپنی بیگم صاحبہ کو ہم اِس نظر سے اکثر لیکے خاص بکس مین جاتے تھے
کہ وہان کے سامان اور سین دیکھکر اُنکی آنکھین کھلین۔ اُنکے خیالات
وسیع ہون۔ اُنکی زندگی مین تازگی آئے۔ اُنکی شرمِ بیجا (جو کسی قدر
باقی تھی) دفع ہو جائے۔ اور وہ ہر ملک اور وضع اور مذہب کے
مردون کی صورت کا ایک صحیح اندازہ کر سکین اور پارسیون کے تماشون
سے (جنمین مسلمانون کی خانگی ذلت اور اخلاقی خرابی بہت صفائی سے

دکھائی جاتی تھی) مسلمانون کی اخلاقی خرابیون اور خانگی برائیونکو
صاف صاف دیکھ سکھین۔ اُس مرکزِ عیش و نشاط مین دو چار مرتبہ
کی آمد و رفت کے بعد اب ہمارے ساتھ وہ تماشون کی داد کی نظر سے
تالی بھی بجانے لگین اور وہان بعض روشن خیال اور تہذیب یافتہ
نوجوانون سے اُنسے معرفت اور ملاقات بھی ہوئی۔ ہم اکثر انکو خاص
مہذّب اور روشن خیال نوجوان احباب کے ساتھ قصدًا بھی اپنے
بکس مین چھوڑکر ادھر اُدھر ایک بے تکلفی اور بے پروائی کی ادا سے
ٹل جایا کرتے تھے تاکہ یہ غنچۂ ناشگفتہ مردانہ نسیم اخلاق سے اچھی طرح
شگفتہ ہو۔ تھوڑے دِنون مین ہم اُس نیکبخت کو بغل مین داب کر لندن
ہوٹل کے آراستہ اور تفریح انگیز کمرون مین خورونوش کی غرض سے
آنے جانے اور مختلف قسم کی ولایتی لذیذ چیزین کھانے کِھلانے لگے
وہان کبھی کبھی ہماری بیگم کے بعض خاص تہذیب یافتہ دوست بھی
مدعو ہوتے تھے اور گھنٹے دو گھنٹے ایک تخلیے کی بہت ہی مہذب صحبت
گرم رہتی تھی۔ انگریزن اُستانیون اور بعض خاص میمون سے اب ہماری
بیگم صاحبہ بے تکلف مِلنے جُلنے اور مختلف اوقات مین اپنی عورت
دوستون اور زنانخیون کے گھر بے دھڑک آزادی کی پالکی مین بیٹھکر
اُس آزاد گروہ کی مدد سے آنے جانے لگین جو کلکتے مین برابر پریون کے

اُڑن کھٹولے اِدھر اُدھر اُڑائے پھرتا ہی اور کبھی کبھی اُنکو نیم رضامندی
کے عالم مین بھی موقع پاکر اندر کے خالی اکھاڑے مین تماشا کرنے کی غرض
سے جا اُتارتا ہی - اِدھر ہم باہر کے ہر حلقے مین ایک گیند کی طرح اُڑتے
پھرتے تھے اور اُدھر ہماری بیگم اپنی گرما گرم مہذّب گردشون سے عورتون کی
صحبتون مین ایک صحت انگیز اخلاقی اثر آہستہ آہستہ پھیلاتی جاتی تھین اور
تربیت یافتہ نا تجربہ کار مسلمان نوجوانون کو نہایت شفقت سے
اسکا سبق بتاتی تھین کہ ایک معزز اور مہذّب خاتون کے ساتھ
اخلاقی زینے پر ایک نوجوان کو ملکر کیونکر ایک دوسرے سے مبادلہ
خیالات کرنا اور ایک کو دوسرے سے ہر طرحکا اخلاقی فائدہ اُٹھانا
مناسب ہی - تعلیم - تربیت - فیض صحبت - آزادی اور تجربے
نے ہماری میم صاحبہ کو وہ نایاب گر بنا دیا تھا کہ ہر درجے کی نیش دار
مکھیان اکثر اوقات خوشبوے اخلاق کے سونگھنے کے لیے چمٹی
رہتی تھین گو ایک کو بھی چاٹنے کی قدرت اور ہمت نہین ہوتی تھی
بیگم صاحبہ کے اخلاقی مشاغل کی کثرت نے ہمکو بھی کبھی قدر
اِدھر اُدھر چلنے پھرنے کی فرصت دی تھی اور ہم بھی اپنے پرانے احباب
سے کولو ٹولے کے اطراف مین کبھی کبھی مل آیا کرتے تھے مگر اپنے
پھرنے چلنے کے تفصیلی حالات سے ہمیشہ اُنکو واقف رکھتے تھے تاکہ

اُنکے وہم مین بھی ہماری طرف سے بیوفائی کا مضمون نہ آئے
اور کوئی دشمن ہماری غیبت مین ہماری طرف سے اُنکے دل کو
بُرا نہ کرے - ہماری بیگم کے اخلاقی مصارف آگے سے زیادہ
تو ہو ہی چکے تھے مگر اب وہ اِس دریادلی سے خرچ کرنے لگین کہ وہ
رقمِ معیّن جو ہم اُنکو اخراجاتِ ضروری کے لیے دیتے تھے کمی کرنے
لگی اکثر اُنکو ہزار دو ہزار ہر سہ ماہی مین معمولی خرچ سے زیادہ دینا
پڑتا تھا - اور یہ امر ہمارے دل کو کسی قدر ناگوار تھا کیونکہ اُن
اخراجاتِ اخلاقی کی مصلحت مین ہم کو شک ہونے لگا تھا اور اِس
شک کی وجہ بعض احباب کی بعض بے موقع قیامت خیز چشمک
اور ہماری بیگم کے بعض نوجوان مُہذّب دوستون کی غیر معمولی
خلافِ اُمید اور ذلّت انگیز مرفّہ الحالی تھی - گو ہم کبھی کبھی اپنے معصوم
دل کی اِس بات سے تشفی بھی کیا چاہتے تھے کہ ایک لیڈی کے
فیضِ صحبتِ سراپا برکت و منفعت سے بیشک نوجوانون کی ہر طرح
کی حالت کی اصلاح ہو سکتی ہی مگر تجربے کی پُر زور ہوا اِس خیالی
تسکین کے تاش کے گھر کو ایک آن مین اپنی قوّت سے ڈھا دیتی تھی
اور ہمارے اوراقِ خیال کو پریشان کرکے منتشر کر دیتی تھی -
ہم ولایتی نیک نیّتی اور معصومیت کی سپر لیکر اگرچہ شک کے

کالے خیالات کی ہندوستانی کالی بلا کو اپنے دل پر ہجوم لانے سے
روکتے اور دفع کرتے تھے مگر کسی طرح وہ خار خلش کلیتہً ہمارے خیال
کے سینے سے نہین نکلتا تھا اور اُسکی اذیّت سے ایک قسم کی ہلکی
دل آزار تسکین سوز حرارت ہمکو رہا کرتی تھی - اِس خاص قسم کی
تپ صفراوی کے علاج کے تصوّر سے ہمکو سخت لرزے سے خوف
اور ذلّت کا بخار چڑھ آتا تھا اور ہم فقط ایک حکیمانہ اور جوان مردانہ
ضبط سے اِسکا علاج کرتے اور حتّی الوسع اِس مرض کو شک پر محمول
کرکے اپنے کو صحیح جاننے کا قصد رکھتے تھے اور دل ہی دل مین
یہ مصرع پڑھتے تھے - ع

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

جہان تک ممکن تھا ہم اپنے خیالات کو چھپاتے اور اپنے
تیور پر دلی بخارات کا اثر آنے نہ دیتے تھے مگر خدا جانے کیونکر ہماری
لیڈی صاحبہ کے دل مین بھی کسی قسم کا شک ہماری طرف سے پیدا
ہو گیا اور اِسکا اثر ہمکو اُنکے برتاؤ سے محسوس ہونے لگا - اِس شک کو
ہم کوئی خوفناک اور مشکل چیز نہین جانتے تھے اور معمولی تصوّر کرکے اپنی
تسکین کر لیتے تھے - اُنکے اخراجات روز افزون ہونے لگے اور اُنسے
مزہ اور فائدہ ہم روز بروز کم پانے لگے - اُنکی آزادی اور فضول خرچی

اِس طرح طشت از بام ہوئی کہ متعصب اور تاریک خیال لوگون کو ہمارے
پاک اور صاف خانگی تعلقات اور ہماری بیگم کی اخلاق آمیز ملاقات
احباب وغیرہ کی نسبت طرح طرح کی ذلت سرشت افواہون اور دلشکن
خبرون کے مشہور کرنے کا موقع ملا۔ اگھر کے معصوم معاملات اور
اخلاقی باتین ذلیل اور خراب پیرایون مین باہر کے حلقون مین مشہور
ہوکر ہم کو ناحق ایذا پہنچانے لگین اور واقعی آیندہ کی نسبت ہمارے
دل مین (گو غلط ہی سہی) ایک طرح کا ڈر پیدا ہوگیا اور ہم بھی پیش
بینی اور کابین نامے کی سخت شروط کے لحاظ سے اپنے مالی اور
قانونی پرپرزے آگے سے زیادہ چست اور درست کرنے لگے
اور آیندہ زمانہ کیا تماشا دکھلائے اِسکے ایک کانپتے ہوئے دل کے
ساتھ منتظر رہے۔ اِس زمانے مین لیڈی صاحبہ سے اور ہم سے باوجود
ایک گھر مین رہنے کے تسکین سے گھنٹے دو گھنٹے بھی ملاقات نہین
رہتی تھی کیونکہ اُنکو اپنے نوجوان مرد احباب کے ساتھ گنجفہ اور بلیرڈ
کھیلنے اور ہارمونیم بجانے سے کہان فرصت تھی علاوہ اِسکے اکثر
اوقات باغ مین اور اپنی ہمجولی عورت دوستون کے مکان مین
ہماری بے اطلاع چلی جاتی اور رات رات اور دن دن بھر گھر سے
غائب رہتی تھین۔ یہ سب باتین ہماری راے مین اعتدال کی

حد سے گزر چکی تھین اور اسلیے باوجود انکی خصلت پر ہر طرح کا اعتماد رکھنے کے بھی ہمارا دل ہندوستانی فطرتی بزدلی کے سبب اندر سے سہما اور ڈرا چلا جاتا تھا اور مآلِ کار پر ہم اکثر مُضطربانہ اور مایوسانہ غور کرنے لگ جاتے تھے۔ ہماری ظاہری حالت اور بشرے کی اداؤن سے ہمارے بے تکلف اور پرانے احباب اضطراب اور انقلاب کے آثار بتائے اور ہم سے مختلف اوقات مین ناگفتہ بہ سوالات کرنے لگے تھے۔

پندرھوان حصہ

اِس زمانے مین ہم عجب رنج اور کشمکش و پیچ مین مبتلا تھے۔ چارون طرف دل آزار اور فتنہ آثار خبرون کی شُہرت تھی۔ گھر کے ہر شخص کی ادا مین ایک تذبذب کی بات پائی جاتی تھی۔ غیرون کے تیور سے بھی ایک غیر معمولی بات نِکلتی تھی۔ ہر دوست ہم کو ایک عجب حسرتناک نگاہ سے دیکھتا تھا۔ ہر مُلازم کی حرکت سے ایک ہلکی سی مخالفت ٹپکتی تھی۔ عمّالِ خانگی بھی کچھ برسرِ حساب معلوم ہوتے تھے۔ گھر کی ماما دائیون کا رنگ بھی بدلا ہوا نظر آتا تھا۔ بیگم صاحبہ کے مجموعی سلوک کا نقشہ بھی بے طور تھا۔ خلاصہ یہ کہ ہر طرف سے مصیبت کی مُہیب اور وحشت ناک کالی گھٹا بلاے ناگہانی اور آفت آسمانی کے

مثلِ ہمارے خانۂ دلِ تردّد منزل کے ڈھانے اور ہمارے نقشِ
تسکین وننگ و ناموس کے مٹانے کو آندھی ہوئی چلی آتی تھی۔
ایسی آفتِ عظیم کے نازل ہونے کے تصوّر سے ہمارا قلب چور
ہوا چلا جاتا تھا اسکے ٹالنے کے لیے ہم ہر قسم کی دعا اور تعویذ اور
نقش اور منتر وغیرہ سے کام لیتے تھے اور کسی طرح اپنے دل کی
تسکین کرتے تھے۔ باوجود گھر مین رہنے کے ہفتہ ہفتہ بھر تک
بیگم صاحبہ کی صورت دیکھنے کو ترس جاتے تھے اور رات رات
بھر اُنکے عیش ونشاط اور آزادانہ اخلاقی کرشمون کے ظلم سے
سو نہین سکتے تھے۔ جہان پیر فقیرون سے خلافِ اصول انسانی
کمزوری کے دباؤ سے مدد لیتے تھے وہان اپنے معاملات کو بھی سمیٹتے
اور کُل فرضی کاروبار کی کلون کی چولون کو بھی کستے چلے جاتے
تھے کیونکہ ہماری عقلِ معمولی اور تجربے نے روشن طور سے ہمکو دکھا
اور بتا دیا تھا کہ ایک جان ستان اور ایذا رسان اور آفت نشان
بم کے گولے کے فتیلے کو مخالف اور دشمن حکمت عملی اور افساد کی
بتی سے داغ چکے ہین اور وہ عنقریب اُڑکر ہماری ساری ترقی
کامیابی اور عافیت کے برج کو نہایت ہولناک انداز سے اُڑانے والا ہی
ہمارے گویندے بھی چارون طرف چھوٹے ہوتے تھے اور ہمارے

احباب خاص بھی ہماری بیگم کے معتمد اور بے تکلف نوجوان احباب کی
کارروائیون اور پتیرون کو پوشیدہ طور پر نظر غور سے دیکھتے جاتے
تھے اِس عرصے مین اُن نوجوانون کی آمد و شد بعض اٹرنیون اور
کونسلیون کے دفاتر اور مکانون مین کثرت سے دیکھی جاتی تھی اور
بعض مُفسد اور دغا باز مقدّمہ بازون کے مکان مین بھی اُنکو آتے
جاتے ہوے لوگون نے دیکھا تھا اور پولیس کورٹ کے آس
پاس بھی وہ لوگ بعض روز نظر آتے تھے - اُنکی تمام حرکات
سے یہ بات ثابت ہوتی تھی کہ وہ کسی خفیہ اور مشکل اور فساد
انگیز کام مین بہ دل و جان مشغول ہین - یہ تردّد اثر خبرین آ ہی
رہی تھین کہ ایک روز صبح کو ہمنے اپنے محفوظ صندوق کو جو کہ
ہمارے خاص کمرے مین رہتا تھا ٹوٹا ہوا پایا اور اُسمین سے
ہماری بیش قیمت اور ضروری اسناد کا بکس غائب نظر آیا -
اِسکا دیکھنا تھا کہ ہمارے ہاتھ کے طوطے اُڑ گئے - اور اتنی مدت
کے بعد اب ہم سمجھے کہ تقدیر نے ہمکو جواب دیا اور وہ آفت کہ
جسکا اندیشہ ہمکو ایک زمانے سے تھا آن پڑی -

اِس واقعۂ ہوش رُبا کے مُتعلق وکلا اور کونسلیون سے
صلاح کرنے کے لیے ہمنے گھر سے نکلنے کا قصد کیا اپنی گھر کی گاڑی

طیار کرنے کو جو کہا تو ملازمین ٹالے بالے بتانے لگے اور جب کہ ہمنے
بگڑکر کوچبان وغیرہ کو سرزنش کے خیال سے بلایا تو اُن لوگون نے
ہمارے حکم کے ماننے سے صاف انکار کیا اور کہہ دیا کہ ہم بیگم صاحبہ
کے نوکر ہین اُنکے حکم کے خلاف مین ہرگز کوئی کام نہین کرسکتے
اِسکے بعد ایک خون آلودہ دل اور اشکبار آنکھہ لیکر ہم ایک کرائے
کی گاڑی پر سوار ہوکر کاغذات و اسنادِ مسروقہ کے متعلق قانونی
کارروائی کرنے اور پولیس مین اطلاع دینے کی غرض سے گھر سے
نکلے - گول تالاب کی موڑ پر ہماری گاڑی پہنچی تھی کہ یکایک یورپین
سارجن اور چند پولیس کے پیادون نے ڈپٹ کر ہماری گاڑی کو
رکوایا اور وہ انگریز سارجن گاڑی کا پٹ کھولکر اندر چلا آیا - اُس
ہلاکو نے ایک ہاتھہ ہمارے ہاتھہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھہ سے
وارنٹِ گرفتاری ہمکو دکھلایا اور کہا کہ فلان بیگم (یعنی ہماری اہلیہ)
کی طرف سے پولیس کورٹ مین دغا و فریب کی نالش دائر ہوئی ہے
اور ہمنے تمکو مجسٹریٹ کے حکم کے مطابق گرفتار کرلیا ہے - ہماری
آنکھون کے آگے دُنیا تاریک ہوگئی اور اُسوقت ہمنے اپنے دل مین
نہایت عبرت سے یہ سوچا کہ تقدیر بھی آخر کوئی چیز ہے - پولیس کے
قبضے مین مالدار اسامی یا مجرم کے پڑنے سے اُسکے ساتھہ کیا سلوک

ہوتا ہی اور اُس بدنصیب کا روپیہ گلانے کے لیے کس کس
طرح بیدردی اور بے مُروّتی سے اُسکا گلا دبایا جاتا ہی اسکا
کامل تجربہ ہمکو اُسوقت ہوا - خلاصہ یہ کہ وہان سے اہلکاران پولیس ہمکو

ع سر بہ دستِ دگرے پاے بہ دستِ دگرے

کے پورے اصول پر پولیس کورٹ مین مجسٹریٹ کے پاس لے گئے -
وہان پولیس کورٹ مین ہمنے اپنی بیگم کے نوجوان دوستون کا ایک
قافلہ دو تین بڑے بڑے نامی کونسلیون کے ساتھ دیکھا - اُنھی مین
وہ خاص خوش رو اور بدسیرت نوجوان بھی تھا جو ہماری ذلت
اور خانہ بربادی و تباہی کا اصلی باعث ہوا تھا - اِس مقدمے کی
وجہ سے عدالت مین خلقت کا ہجوم اور ہنگامہ تھا اور ہمارے بعض
خاص احباب بھی وہان شاداں و فرحان پھرتے چلتے نظر آئے
اور بیگانہ وار بڑی ڈھٹائی سے ہمسے آنکھین ملانے لگے ہماری
طرف سے کوئی اتنا بھی نہ تھا کہ ایک وکیل مقرر کرکے ہماری
ضمانت کی فکر کرتا - جس طرف اُمید کی آنکھ جاتی تھی ہزار مایوسی
وحسرت واپس آتی تھی - ہم مجرمون کے کٹہرے مین سو چورون کے
ایک چور اور ہزار دغابازون کے ایک دغاباز بنکر با چشمِ پُرآب
اور با دلِ صد چاک کھڑے تھے اور مغربی تہذیب اور نسوانی

آزادی کے دقیق نکات اور پر لطف باریکیون کے پہلو ذہن پر جو غور کرتے تھے تو ہر مسئلہ نہایت صفائی کے ساتھہ آسانی سے حل ہوکر ہمکو اُس قانونی پُر عذاب شکنجے مین بہت بے کل کرتا تھا اور مشکل سے ہم اپنے دل کو رُوک سکتے تھے - ہمنے پھر استقلال سے کام لیا اور اپنے مضطر دل کو ہاتھون سے تھام لیا اور تعلیم یافتہ ہونیکے بعد وہی پہلی بھول مشکل مین پھنس کر مشکل سے نہایت خجالت اور حسرت کے ساتھہ دلی زبان سے خدا کا نام لیا - اِس نام کے لیتے ہی ایک عجب طلسماتی طور سے ہمارے دل مین قوت آگئی جسکے بیان کرنے سے ہم مجبور ہین اور جسکی کوئی حکیمانہ تاویل اور فلسفیانہ شرح ہم نہین کرسکتے ہین -

مُدعیہ کی طرف کے کونسلی نے یکے بعدِ دیگرے اپنے گواہون کو سُنوانا شروع کیا - اِنمین سے اکثر حضرات وہ تھے جو سالہا سال ہمارے شریکِ نائے ونوش رہے تھے اور جنکو ہم یقینی طور پر برابر اور علے الخصوص مقدمہ دائر ہونے کے چند ہفتہ بلکہ دوچار روز قبل تک اپنا سچا ہوا خواہ اور راز دار دوست جانتے تھے اور جنسے خود ہمنے اپنی بیگم صاحبہ سے بہ اصرار مُلاقات کروائی تھی - کونسلیون کے سُوالات سے تھوڑے عرصے مین یہ بات کھل گئی کہ ایک زمانہ دراز

سے اِس فساد کا مصالح ہمارے اعدا نہایت اہتمام سے جمع کر رہے تھے۔ کُل فرضی اسناد اور کُل بے نامی معاملات کے کاغذات (کہ جو محض نیک نیّتی سے استحفاظِ خاندان کی غرض سے طیّار کیے گئے تھے) اُنکے قبضے مین موجود تھے اور اِنمین سے اکثر کی باضابطہ نقلین بھی مہیّا کر چکے تھے اور ہماری کُل راز کی باتون سے اُنکو پوری واقفیت حاصل ہو چکی تھی۔ یہ رنگ دیکھکر ہمارے تو چھکے چھوٹ گئے۔ اِن گواہون مین سے ہر شخص اِس بے رُعبی اور بے شرمی اور بے رُخی سے گواہی دیتا تھا کہ جیسے ہم سے کبھی کی جان پہچان ہی نہ تھی اور گویا ایک مُجرم کے مقابل مین چند غیر متعلق ایماندار اور ناطرفدار اشخاص اداے شہادت کرنے حاضر ہوئے تھے۔ مُدّعیہ کے گواہون کے اظہار ختم ہونے کے قریب ہم نے حاکم سے اِس بات کی درخواست کی کہ ہم کو جرح کے ملتوی کرنے کی اجازت دیجاے تاکہ تمام گواہون پر ہم ایکبار جرح کرین چنانچہ ہمکو یہ اجازت مِلی۔ کچہری برخاست ہونے کے بعد پھر ایک یوروپین سارجن اور چند پیادے آئے اور ہم کو ایک بہت بڑی شان دار سرکاری گاڑی مین اہتمام سے اَور چند سرکاری مہمانون کے ساتھ سوار کروا کر قلعے کے میدان

کی ایک رفیع الشان مہمان سرا مین لے گئے - وہی ہماری زندگی مین پہلا دا۔ تھا کہ جب ہماری گاڑی کو ایک یوروپین کوچبان ہانک کر لیگیا تھا - معاذ اللہ ہماری یہ ایک پرانی تمنا کس آفت انگیز عنوان سے کب برآئی - دوسرے روز دس بجے پھر ہم اُسی اہتمام کے ساتھ اُس سرکاری مہمانسرا سے ہمدرد رفقا کے ساتھ عدالت مین لائے گئے اور مقدمہ پھر پیش ہوا مدعیہ کے باقی گواہون کے اظہار کے بعد ہمنے اُنپر ایک آتشبار جرح کی ایسی بوچھار کی کہ فریق ثانی کے کونسلیون کا رنگ فق ہوگیا - مجسٹریٹ سکتے کے عالم مین تھا اور گواہون کی نہایت ہی بری گت ہوئی - ہر گواہ اختلافات کے گرداب مین متواتر ڈبکیان کھارہا تھا اور بعض بیہوش ہو کر بھی پڑے - ہم نے ایک سرے سے سارا بھانڈا پھوڑ دیا - سارے عقدے کھول دیے - ہر ایک گواہ کی ایمانداری کی دھجیان اُڑا کر رکھدین - کچہری مین ایک قیامت خیز معرکہ تھا - بڑے بڑے رسا عالی رتبہ اور مہذب حضرات کے دامن خصلت پر سیکڑون دھبے لگ گئے - اصل یہ ہی کہ ہمنے اپنی جرح کو "مرتا کیا نہ کرتا" کے اصول پر درست کیا تھا - ہر سوال فرقۂ مخالف

کے سامنے پر ایک رائفل کی گواہی کے طور پر پڑتا تھا۔ حاکم نے
ہماری جرح کا رنگ دیکھکر ہمسے دریافت کیا کہ کیا تمنے قانونی
تعلیم بھی پائی ہے۔ اسپر ہمنے اپنے پیشہ وکالت کی کامیابی کا حال
مختصر لفظون مین موقع سے بیان کیا جسکو سُنکر ہمارے ہم پیشہ
حضرات پر گھڑون پانی پڑگیا اور دریائے ندامت و حسرت مین
غرق ہوگئے۔ یہ معلوم تھا کہ ایسے مفسدون کے بیہودہ سے
سوچے ہوئے اور مشکل الزامات سے باوجود ایسی ہماری خفیفت
اور بے سروسامانی کے پاک صاف نکل جانا غیر ممکن تھا مگر ہمنے
بھی دل مین ٹھان لیا تھا کہ کوئی تسمہ باقی نہ رہجاے اور کوئی
راز پوشیدہ اور کوئی بات اُٹھا نہ رہے۔ جرح کے بعد حاکم نے
ہمکو ضمانت پر رہا کیا اور ہمارے قدیم ہموطن ملازمون مین سے
ایک شخص نے ہماری ضمانت کر لی۔ ضمانت سے آزادی تو
مل گیئی مگر سوا اپنی ذاتی قابلیت اور پُرانے تجربے کے یہان دھرا ہی
کیا تھا کہ ہم مقدمے مین خرچ کرتے۔ مقدمہ دائر ہونے کے ساتھ
تمام اخبارون مین مخالفون کی طرف سے سازشی تحریرین ہمارے
خلاف مین حاکم کو برگشتہ اور ہماری خصلت کو شکستہ کرنے کی
نیت سے چھپنے لگین اور ہمارے گزشتہ سوانح عمری کا حال دریافت

کر کے اُسپر سخت لے دے شروع ہو گئی۔ سارے ڈیلی اور ویکلی اخبار ہمارے نامۂ اعمال کی نقل سے سیاہ نظر آتے تھے اور جس دوست اور پروردہ اور احسان دیدہ شخص کے پاس ہم ہمدردی اور حمایت کی اُمید سے جاتے تھے کوئی بے مروّت اور بے محبّت ملاقات تو کیا آنکھ تک برابر نہین کرتا تھا اور کہین تو دربان ہی جھڑک کر ہمکو پھاٹک پر سے نکالتا تھا۔ ہمارے سُسرالی مکان مین برج باسیون کا ایک زبردست گارڈ اسلیے مقرّر تھا کہ ہم اُس گلی سے ہو کر بھی نکل سکین اور اگر ہم اُدھر کا قصد کرین تو ہمارے ہاتھ پاؤن کی خبر پوری طرح لین۔ تمام بنک وغیرہ مین نوٹس دے دیا گیا تھا کہ ہمکو کوئی روپیہ نہ دے کیونکہ ہم فوجداری مین مُجرم تھے مختارنامے کے استرداد کے لیے الگ کارروائی ہو چکی تھی +

دوسری پیشی مین جواب داخل کرنے کے بعد (جو کہ ہمنے بہ ورق پر لکھا تھا اور جو کہ ہماری قابلیت۔ قانون دانی۔ ذہانت۔ ہمّت۔ اور استقلال کی یادگار کے طور پر مدّت تک دنیا مین قائم رہے گا) چونکہ معلوم تھا کہ ہماری صفائی مین کوئی ایک حرف بھی نہین کہے گا اور نہ اُمید کیجاتی تھی کہ کوئی بھی ایمانداری سے کام لے گا ناچار ہمنے بیکار عدالت کا وقت ضائع کرنا مناسب نہ جانا

اور فقط بیگم صاحبہ کو اِس نظر سے اپنی صفائی کا گواہ مانا کہ اُنپر جرح کرکے
اُس مفسدانہ اور ظالمانہ کارروائی کی حقیقت سے عدالت اور
اہلِ عالم کو پوری طرح واقف کردین تاکہ ہمارا معاملہ ہمارے اور
ابناے جنس کے لیے ایک عمدہ دیرپا اور یادگار سبق ہو۔
بیگم صاحبہ کو پردہ نشین قرار دیکر پردے سے اظہار کرنے پر
بڑا زور دیا گیا مگر گواہون کی جرح مین اُنکا پردہ اسطرح فاش ہو چکا
تھا کہ حاکم نے اُنکو پردے مین رہکر اظہار دینے کی اجازت نہین دی
اور آخر اُنکو گواہ کے کٹھرے مین کھڑا ہونا اور ظاہر ہو کر اظہار
دینا پڑا - پھر تو جرح مین اُنکی ایسی قلعی کھلی کہ تین مرتبہ اُنکو اظہار
کے اندر غش آیا - اُنکے سارے ناجائز تعلقات اور راسِ فساد کی
اصلی وجوہات اور کُل بدذات دشمنون کے فسادات کا بھانڈا
ہمنے اِسطرح سے پھوڑ دیا کہ ساری کچہری مین چار و نطرف ہماری
ذہانت - ہمت - اور قابلیت کی ستایش مین بے اختیار مرحبا
اور حبذا کا غل بلند ہوا اور وہ بدنصیب عورت ایک چور دل
ایک سیاہ چہرہ - ایک داغدار خصلت ایک پژمردہ حالت -
اور ایک دائمی ذلت لیکر گواہون کے کٹھرے سے ایک بیجان
لاش کی طرح نکلی - اِسکے بعد جب ہماری باری آئی ہمنے ایک

نہایت پُر اثر۔ ماتم انگیز۔ اور عبرت خیز بحث کی۔ حاضرین عدالت نے
آنکھوں پر رومال رکھ رکھ لیے اور بہت سے بیتاب ہو کر عدالت سے
باہر نکل گئے۔ دوسرے روز عدالت نے اُس پُر ذلت اور پُر عبرت
مقدمے مین حکم دیا اور ہمکو ایک زمانہ معتد بہ کے لیے اپنے حکم کے
ذریعے سے سرکار دولتمدار کا مہمان اُس رفیع الشان مکان مین کیا
کہ جسکی ظاہری آرایش اور شان وشوکت چو رنگی کی بہت سی عمدہ
کوٹھیون سے بڑھی ہوئی تھی جسکا احاطہ ایک بڑے پارک سے زیادہ
تھا۔ جسکے باغ کی آرایش ایڈن گارڈن کی آرایش سے بہت سی
باتون مین مشابہت رکھتی تھی۔ اور جسکے ایوانِ عالیشان فورٹ ولیم
کی رفیع الشان اور خوبصورت بارکون کا جواب دیتے تھے۔ جس
پُر شوکت گاڑی پر سوار ہو کر ہم اِس سرکاری مہمانسرا کے صدر
دروازے تک پہنچے تھے اسمین ہمارے جان پہچان لوگون مین سے
جنھون نے ہمکو سوار دیکھا ہوگا اُنکو ضرور اِس بات کا خیال پیدا
ہوا ہوگا کہ ہم کسی نئے فیشن کی بیش قیمت گاڑی پر اپنے خاص احباب
کے ساتھ ریس کورس کی طرف ہوا خوری کو جا رہے تھے۔ پریسیڈنسی
مہمانسرا کے دروازے کے اندر جب کہ ہملوگ داخل ہوئے وہان
سپاہیون نے ہملوگون کا استقبال کیا اور یکایک ایک فوج لا دی پنجہ

آن کر ہماری گردن پر جم گیا جس سے ہمکو اپنی گردن پر گلاس لگنے کا
دھوکا ہوا - اُس کی کشش اور اثر سے ہماری آنکھوں مین کسیقدر
تاریکی چھا گئی - اِس تاریکی کے صاف ہوتے ہوتے ہمنے اپنے کو
ایک نفیس کمرے مین ایک یوروپین عہدہ دار اور وارڈر کے
پاس پایا - احباب سے تو کچہری ہی مین رخصت ہو چکے تھے
یہان آکر ہمکو اپنے غیر مُہذب لباس سے ایک مایوسی اور حسرت
کی ادا سے رخصت ہونا پڑا اور لطف یہ کہ پاجامہ اُتارتے وقت
بھی شاید مغربی تہذیب کے اصول سے ہمکو کوئی لنگی یا چادر
وغیرہ نہین مِلی - سرکاری لباس ہمکو بڑی آسانی سے پہنا دیا گیا
اور اُسکے پہنتے پہنتے ہماری رگ و پے مین ایک عجب طرحکی
طلسماتی چستی آگئی - پھر اُس عہدہ دار نے ہمارے تولنے کا
حکم دیا - فوراً ہم ایک نہایت مستحکم اور عمدہ ترازو پر ایک
جابرانہ اُصول پر چڑھا دیے گئے اور ہمارا وزن لکھ لیا گیا -
پھر ہمارے کمرے کا نمبر وغیرہ دُرست ہو کر ہم ایک معزز یوروپین
سرجن کے پاس تفصیلی امتحانِ صحت کے لیے بھیجے گئے وہان
ہمارا پورا امتحان ہوا اور اُس سرجن نے کچھ لکھکر دیا - بعد اسکے
ہم اندر کے مکان مین گئے - واقعی اُسکے اندر کے قطعون مین

ہمنے ایک مہذب مگر مختصر دنیا آباد پائی - رات کو ایک وسیع
دالان مین ہمکو اَور مہمانون کے ساتھہ سونے کی اجازت ملی
اور باتھہ رُوم (غسل خانے) کا نفیس سائنٹفک انتظام کمرے
کے اندر تھا اور ہوا کے آنے جانے کا ایسا معقول انتظام تھا
کہ باوجود گرمیون کی فصل کے مطلق پنکھے کی حاجت نہ تھی صبح
کے وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک خاص قسم کے ہندوستانی
سپاہی عہدہ دار عمدہ وردی پہنے ہوئے جب کے پچاس پچاس
رو پیہ کے قفل کھولکر ہملوگون کو کمرون سے نکالنے آئے - باوجودیکہ
صبح ہوگئی تھی مگر اِن عہدہ دارون کی آنکھین مشعل کی طرح روشن
نظر آتی تھین - غور سے دیکھا تو معلوم ہوا وہ اسی رنگ کی
گویا بنی ہوئی تھین - حوائج ضروری سے فارغ ہونے کے بعد ہمکو
ارنڈی کا تیل نکالنے کی کل مین کام سیکھنے اور کام کرنے کا حکم ہوا
کیونکہ انسان بیکار اور سست اور بلا ورزش رہنے سے اُسکی
صحت خراب ہو جاتی ہے - ہر طرح کا کارخانہ اور ہر قسم کی کلین وہان
موجود تھین مگر ہمارے لیے یہی تجویز ہوا - اِس کارخانے مین جاتے
وقت پھر ہم نے اپنی گردن پر پنجے کا گلاس لگا ہوا پایا - زبانی طور
پر بھی وارڈر لوگون نے ہمکو کسی قدر مجرب چڑیا سمجھکر اُن خاص لغات اور

محاورات سے ہماری خدمت شروع کی جنسے ہمارے کان مُطلق
آشنا نہ تھے مگر وہ انکے روزمرّے مین داخل تھے - شاید اِس سے
کسرِ نفس کی تعلیم مقصود تھی اُس مہانسرا مین ہمنے مختلف ملک کے
کاملین بدنصیب اور مظلومین دیکھے - ہر شخص کی ایک عجیب وغریب
تاریخ زندگی تھی - سیکڑون ہماری طرح مکّار اور پُرفریب عورتون
کی فساد انگیز کارروائیون کے مارے ہوئے تھے - بیسیون پولیس
کی شرارت سے پھنس کر ناحق وہان مہمان بنائے گئے تھے بہرحال
مبادلہ خیالات و آرا اور تجربے کو وسعت دینے کا عجب بے بہا
موقع ہمکو ملا - ایک ایک بزرگ کے سوانح عمری اور کمالاتِ صوری
ومعنوی کا حال سُنکر عقل دنگ ہو جاتی تھی - ہر شخص کو اُسکے
مرتبے اور قابلیت کے لائق کام ملتا تھا اور اُسکے ساتھ مراسم
مہمانداری اُسی کے مطابق برتے جاتے تھے - بڑے بڑے صناع
نہایت نامی سیّاح اور صاحبِ ہنر وہان موجود تھے کہ ہم
اپنے کو اُنکے مقابلے مین واللہ ایک طفلِ مکتب پاتے تھے - اُن
بزرگوارون کی صحبتِ سراپا برکت سے ہمکو بڑی تسکین اور نہایت
فائدہ ہوا اور بعض بیرونی کارروائی سے ملازمینِ مہانسرا کا حُسنِ
سلوک بھی ہمارے ساتھ روبہ ترقی رہا - اُس ارنڈی کے تیل کے

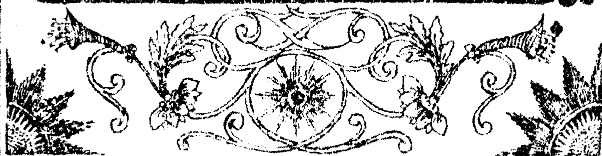
کام کو ہمنے جلد سیکھ لیا - اُسکے بعد ہماری بدلی پرنٹنگ ڈپارٹمنٹ مین ہوئی - یہان ہم کو قابل مہانون کے ساتھ ملنے جُلنے کے موقع اور پڑھنے لکھنے کے کثرت سے بہانے ہاتھ آئے چوری چھپے بعض اخبار بھی مِل جاتے تھے اور ہملوگون کی چٹھیان وغیرہ بھی گاہے ماہے پوسٹ ہوجاتی تھین - ہمارے جوہرِ ذاتی کے معاینے سے سپرنٹنڈنٹ پرنٹنگ ہوس بہت خوش ہوا اور جب کہ اُسکو ہمارے پبلک کیریکٹر کا حال معلوم ہوا تو ہماری بے انتہا خاطر کرنے لگا یہان تک کہ ہمکو اُسنے اپنے خاص خانگی کامون پر مقرر کر لیا - ہملوگون کی غذا کا نہایت حکیمانہ انتظام تھا - ہر شخص کی بھوک اور قوتِ ہاضمہ کے پیمانے سے غذا تُل کر ملتی تھی اور ہر ہفتہ ہملوگ تُلے جاتے تھے تاکہ صحت کا اندازہ صحیح رہے اور غلیظ اور خراب اور مُضر چربی جسم مین پیدا ہونے نہ پائے - کھانا اُسقدر غیر مُہذّب طور سے خلافِ اصولِ طِب نہین پکایا جاتا تھا کہ معدے کو اُسپر کچھ فعل کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے اور قوّتِ ہاضمہ معطّل ہوجاے بلکہ بہت عمدہ نیم خام طور سے پکایا جاتا تھا - خاص اپنے باغ کی نفیس اور تازہ ترکاری اور ساگ پات اور مختلف قسم کی مزہ دار چیزین کھانے مین آتی تھین - وقت کی پابندی غذا مین ایسی سخت تھی کہ

ایک منٹ تو وقت ٹلنے ہی نہین پاتا تھا اور ایک مُعیّن زمانے مین سب کھانا کھالینا پڑتا تھا - وارڈرصاحب کی ترش روئی کی چٹنی سے اکثر غذا کے فرو کرنے اور مزے سے کھانے مین بہت مدد ملتی تھی - آبِ مُصفّا و مقطّر پینے کے لیے افراط سے مُیسّر آتا تھا - ہر ہفتے عمائدِ شہر جنمین بڑے بڑے حُکّام عالیشان اور رؤسارِ نامدار ہوتے تھے ہملوگون سے ملنے جُلنے اور ہملوگونکی خیر و عافیت دریافت کرنے حسبِ ایماے سرکار بہادر اُس مہانسرا مین تشریف لاتے تھے - گھنٹون اِدھر سے اُدھر پھرا کرتے اور ہر چیز کو غور سے ملاحظہ فرماتے تھے اور ہملوگون کی ہر قسم کی تکلیف کو رفع کرتے تھے اور ہر شخص سے جُداگانہ مزاج پوچھتے تھے اور ہر شخص کی خاص ضرورت کی خبر لیتے تھے - اِن رؤسا اور حُکّام کے آنے جانے سے سوشل مزہ بھی گویا تازہ ہوجاتا تھا اور ہملوگون کی مہمانداری کے انتظام مین زیادہ عمدگی ہوتی تھی -

یہ دلچسپ تعلیم کا زمانہ بھی ہم تمام عمر بھول نہین سکتے - ہماری راے مین ہر فن کے کامل کی تکمیل بغیر اِس آموزشگاہ مین رہے ہو نہین سکتی یہان سے ہم عجب تجربہ عجب صحبت اور عجب خیالات لیکر نکلے - اِس تعلیم اور اِس صحبت کے ساتھ آزادی بھی

جو ملی تو ہم نے اس موقع فرصت کو غنیمت جانا اور اپنے طلسماتی
عبرت انگیز حکمت آموز اور تجربہ در بغل سوانح عمری کو نہایت
صحت کے ساتھ اپنے ابناے جنس ہموطن اور ہمقوم لوگونکی
غرض سے بڑی محنت و جانفشانی سے لکھ ڈالا - اگر ہمارے
تجربون سے ہمارے ہمقوم اور اہل وطن فائدہ اٹھائینگے ہم بجا
اپنی محنت اور مصیبت کا پورا پورا صلہ عند اللہ اور عند الناس
پا جائینگے - گردش روزگار سے فرصت ملی اور آئندہ زندگی
مین اور بھی بعض مفید ہوش افزا - اور عقل روشن
کن واقعات پیش آئے تو ہم اسکا حتمی وعدہ کرتے ہین
کہ انکے فوائد بیشمار سے کبھی ہرگز ہرگز اپنے ہموطنون اور
ہمقومون کو محروم نہ رکھینگے بلکہ ایک صاف دل اور ایک
پاک خیال سے ہدیۃً جس طرح بن پڑیگا پیش کرینگے - خدا حافظ

تمت بالخیر



کتب کامل الطبع جو فروخت کے لیے موجود ہیں

(۱) موعظۂ حسنہ - جناب مولوی محمد نذیر احمد صاحب خان بہادر کے اصلی مکتوبات نصیحت آیات کا ایک عجیب مجموعہ ۔ قیمت [illegible]

(۲) فسانۂ مبتلا الملقب بہ محصنات - تعدد ازدواج کی برائیاں ایک دلکش قصے کے پیرایے میں ۔ قیمت [illegible]

(۳) مالغنیت فی الصرف - مسائل صرف عربی - عام فہم اردو عبارت میں ۔ قیمت [illegible]

(۴) چند پند - اخلاقی اور مذہبی مضامین مبتدیوں کے مفید حال ۔ قیمت [illegible]

(۵) منتخب الحکایات - اخلاقی حکایات بطرز امثال لقمان - قیمت [illegible]

یہ پانچوں کتابیں جناب مولوی محمد نذیر احمد صاحب خان بہادر مصنف مشہور دہلی کی تصانیف [illegible] زبان [illegible] اردو [illegible]

(۶) [illegible] مذہب [illegible] کا محققانہ مورخانہ اور مدبرانہ رد - زبان اردو ۔ قیمت [illegible]

(۷) مقالات جمالیہ - مضامین مفید اصلاح اخلاق و عادات و ترغیب علوم و فنون و اشاعت تمدن بہ طرز جدید - زبان فارسی نہایت شستہ و رفتہ ۔ قیمت [illegible]

یہ دونوں کتابیں حضرت مولانا سید جمال الدین [illegible] کی [illegible] لطیف سے ہیں

(۸) طبی قانون عدالت - [illegible] عدالت دیوانی و فوجداری [illegible] میں جن طبی امور [illegible] نہایت عام فہم شافی بیان حسب [illegible] جناب [illegible] مولوی [illegible] صاحب جناب ڈاکٹر [illegible] کی کتاب [illegible] زبان اردو و انگریزی میں ترجمہ کیا [illegible]

(۹) فسانۂ خورشیدی - دو طالب و دو مطلوب کا ایک نہایت نصیحت خیز اور وحشت [illegible] قصہ - [illegible] تعلیم نسوان نکاح ثانی - ذمہ داری شادی - تمدن جدید پابندی [illegible] غیرہ کا عمدہ سبق حاصل ہوتا ہے - مجلد [illegible] غیر مجلد [illegible]

(۱۰) دیوان آزاد - حضرت [illegible] سید محمود صاحب آزاد جہانگیر نگری کے فارسی اور ریختہ کلام کا نہایت بیش بہا مجموعہ - قیمت [illegible]

(۱۱) مسدس آزاد - حضرت [illegible] کا فارسی مسدس قاآنی کی روش میں - ابر و باراں و باغ و بہار کی کیفیت - حکمت خیز آغاز عبرت انگیز انجام - قیمت [illegible]

(۱۲) خلاصۃ العلاج - فن ہومیوپیتھی - بارہ دواؤں سے معمولی بیماریوں کا علاج ۔ قیمت ۱۲

(۱۳) علاج السیلان - فن قابلہ - سیلان خون قبل و بعد ولادت کی نہایت شافی و کافی تحقیق - قیمت ۴

(۱۴) راز سربستہ - ایک انگریزی دلچسپ ناول کا ترجمہ - قیمت [illegible]

المشتہر

سید محمد عبد الغفور شہباز بہاری - چوہٹہ - باقی پور - پٹنہ

سیرتِ خسروی

یعنی

سوانح عمری حضرتِ امیر خسرو دہلوی

مجھ کو مدتون سے حضرتِ امیر خسرو دہلوی کے حالات و خیالات کو سوانح عمری کے پیرایے
مین مرتب کرنے کا خیال ہے مگر مشاغلِ معیشتی کی جہت سے فرصت حکم عنقا رکھتی ہے
اس لیے آج تک اس امرِ خطیر کی انجام دہی پر قادر نہین ہوسکا - بہرحال تھوڑا بہت جس قدر
بن پڑتا ہے وقتاً فوقتاً کیے جاتا ہون - نوٹ کرتے کرتے مضامین جو جمع ہو گئے ہین
اُن کی مقدار کچھ کم نہین ہے - لیکن بعض مضامین کے لیے کسی قدر کتابون کی ضرورت
ہے حضرت امیر خسرو کے حالات مین لکھا ہے کہ آپ کی خاص تصنیف سے کوئی ننانوے
کتابین ہین اعدادِ اسماءِ حسنیٰ کے برابر - ان مین سے جو متداول ہین اکثر ہم پہنچ گئی ہین
صرف یہ چند کتابین نہین ملین جنکی سخت تلاش ہے - دواوین خمسہ مین نہایۃ الکمال اور
وسط الحیوۃ - مثنویون مین نہ سپہر اور تغلق نامہ - اور سات شعر کی مثنوی بحرِ طویل مین -
رسالون مین فنِ معما اور فنِ موسیقی کے رسالے - نثر مین گلستان کا جواب -
علاوہ برین ہندی کلام کا مجموعہ - مقالہ خلفاے اربعہ کے احوال مین - انشاے
امیر خسرو - جواہر البحر - پنج گنج - جو صاحب ان کتابون کا پتا ارشاد کرین گے یا بشرطِ
وجوہ دیکھ دنون کے لیے اپنے کتب خانے کا نسخہ عاریۃً عنایت فرمائین گے بعید از احسان
نہ ہوگا - جن زندہ دل حضرات کو حافظے کی قوت اور تفحص و تلاش کی گدگدی نے حضرت
امیر کے سوانح عمری کے متعلق لطیفے اور دلچسپ حکایات اور پُر مذاق نادر لطائف
اور دل آویز دوہرون مکریون پہیلیون دوسخنون ڈھکوسلون وغیرہ کا مالک بنایا ہو
اُن کی بھی نظرِ لطف کا طلبگار رہون -

الملتمس

سید محمد عبد الغفور شہباز بہاری

چوہٹہ - باقی پور - ضلع پٹنہ -